

صحیفۃ الزہراء



Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

عَلَامَةُ السَّيِّدِ فَرِيْشَانَ حَيْدَرِ جَوَادِي طَانْزَاه

صحیفۃ الزہراء

سید زہرا علیہا السلام
کراچی ۲۰۱۹
۶-۶-۲۰۱۹

علامہ السید نریشان حمید جوادی اعلیٰ القادری

عصمہ ایپلیکیشنز

بی۔ او باکس نمبر:- 18168 کراچی 74700 پاکستان

(۱۱۰ / ۷۸۶)

مولائے کائنات

ابوالائمہ حضرت امام علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام

کی مناجاتوں میں سے ایک مناجات

إِلٰهِ كَفَىٰ بِي عِزًّا أَنْ أكونَ لَكَ عَبْدًا وَكَفَىٰ
بِي فَخْرًا أَنْ تُكونَ لِي رَبًّا أَنْتَ كَمَا أُحِبُّ
فَاَجْعَلْني كَمَا تُحِبُّ

میرے اللہ میری عزت کے لئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں
اور میرے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے۔ تو ویسا ہی
ہے جیسا کہ چاہتا ہوں، پس تو مجھ کو ویسا بنا لے جیسا تو چاہتا ہے

اشتراک:

IDAARA-E-TARVEEJ-E-SOAZKHWANI

ادارہ ترویج سوز خوانی

Post Box No. 10979, Karachi-74700



○ مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ○

نام کتاب	: صحیفۃ الزہراء
مؤلف	: علامہ سید ذیشان حیدر جوادی ظاہر
ناشر	: عصمہ پبلیکیشنز کراچی
تعداد اشاعت	: 500
تاریخ اشاعت	: اپریل ۲۰۰۸ء
طباعت	: عالم پرنٹنگ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی
شہر ڈیلکن ایڈیشن	: چہلا ایڈیشن
ہڈ پینا	: 120 روپیہ
دیگر قانون	: پروفیسر سید سبط جعفر زیدی ایڈوکیٹ
	: جناب شیخ رضوی ایڈوکیٹ (ہائی کورٹ)
سرگودق (انٹیل جنٹلنگ)	: سید امتیاز عباس

اسٹاک اسٹک

ذاتی طور پر اسلام آباد میں شہرہ آفاق
 شہرہ آفاق اور معروف اداروں کے
 زیر نگرانی اور نگرانی میں اشاعت شدہ ہزاروں
 کتب پبلیکیشنز سے مشغول ہو کر ہزاروں
 کتب پبلیکیشنز کو شہرہ آفاق بنانے
 میں عزم و تہمت ہے۔ اس کی سی سی - ۱۱۱
 گزٹی کی ایک کاپی - ۱۱۱ گزٹی کی ایک کاپی
 سوسائٹس رجسٹریشن اور دیگر قانونی
 جانچیں کی گئی ہیں۔ وہم و گمان
 حسن علی کو ڈیوٹی کی گواہی
 صحت اور ایک ایسی ہی گواہی
 صحت اور ایک ایسی ہی گواہی
 فرسٹ ایک سٹیٹ رجسٹرڈ ڈاکٹر
 اور ایک ڈیوٹی - صاحب سہیلی گزٹی
 انکم ٹیکس ریٹرنڈ کراچی
 جیل توکات پتھر پتھر کراچی
 اور ایک سٹیٹ رجسٹرڈ ڈاکٹر
 اور ایک سٹیٹ رجسٹرڈ ڈاکٹر

السَّلَامُ عَلَيَّكَ يَا نَبِيَّ مُحَمَّدُ

الْمُظَلَّمِ

الْمُضْطَّهِكُ

الشَّهِيدِ

فَاظْنِرْنَا

فہرست مطالب

۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

۳۶	شہادت
۳۷	ارشادات
۳۸	تفسیر قرآن
۳۹	اعادیت پیغمبر اسلام بروایت جناب فاطمہ
۴۰	فضائل امیر المومنین بروایت جناب فاطمہ
۴۱	تفصیلت اولاد زہرا زہرا زبان زہرا
۴۲	فصل اول ادعیہ معصومہ عالم
۴۳	دعاے تسبیح
۴۴	تیسری تاریخ کی دعا
۴۵	بلند ترین اخلاق کی دعا
۴۶	دنیا و آخرت کے مقاصد کی دعا
۴۷	ناز و تر کے بعد کی دعا
۴۸	تعمیر نماز ظہر
۴۹	تعمیر نماز عصر
۵۰	تعمیرات نماز مغرب
۵۱	تعمیرات نماز عشا
۵۲	ہر نماز کے بعد کی دعا
۵۳	دعاے حریق
۵۴	صبح و شام کی دعا
۵۵	تعمیرات حواج کی دعا

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱	پیش گفتار
۲	نقش زندگانی
۳	تعارف
۴	اجتہاد زندگی
۵	ہجرت
۶	عقد
۷	امور خانہ و اولاد
۸	اولاد
۹	علم و عمل
۱۰	دینی خدمات
۱۱	منزل مصائب
۱۲	غصب فدک
۱۳	جہاد

۲۶۶
۲۶۲
۲۸۱
۲۹۸
۲۹۵
۲۹۶
۲۰۷
۲۰۹
۲۱۱
۲۱۳

مختلف خطبات
توصیف افراد و جماعت
منتخب کلمات
استغاثہ
قطعہ
مدح زہرا
اخک غم
چادر
جنت فاطمہ کی ہے
عکس زندگی

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

۱۳۰ قضاے حوائج کی دعا
۱۳۲ ادائے قرض کی دعا
۱۳۳ دفع شدائد کی دعا
۱۳۶ عظیم مسائل کے لئے دعا
۱۳۸ قضاے حوائج اور رنج و غم کے ازالہ کی دعا
۱۳۶ ہلاکتوں سے نجات کی دعا
۱۳۹ خطرات سے بچنے کی دعا
۱۳۹ بخاری کی دعا
۱۵۲ بخار کا تعویذ
۱۵۶ دعائے روزِ شنبہ و یکشنبہ
۱۵۸ دعائے ہذرد و شنبہ و سہ شنبہ
۱۶۰ دعائے روزِ چار شنبہ و پنجشنبہ
۱۶۲ دعائے روزِ جمعہ
۱۶۳ دعائے روزِ جمعہ
۱۶۶ ماہِ مبارک کے چاند کی دعا
۱۷۱ ہنگامِ خواب کی دعائیں
۱۷۶ مختلف افراد کے بارے میں دعائیں
۱۸۵ روزِ قیامت سے متعلق دعائیں
۲۰۳ مختلف امور سے متعلق دعائیں
۲۱۷ خطبہ فدک

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

از شمع بہ آفتاب

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی بات میں دو بالکل متضاد نظریات پائے جاتے ہیں کہ اگر پہلی فکر صحیح ہے تو دوسری بالکل غلط، اور اگر دوسرا خیال درست ہے تو پہلا نظریہ، نظریہ غلط اور انہیں باتوں میں تنقید کرنا بھی شامل ہے کہ کچھ لوگوں کی نظر میں تنقید زندگی کا سب سے پہلا و آسان کام ہوتا ہے کہ جب بھی جس پر بھی اور جو بھی جاہا کہتا ہی نہیں بلکہ لگتا ہی شروع کرتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں زندگی کا مشکل ترین امر تنقید و تبصرہ کرنا ہے پہلے وہ خود اپنی ہی ذات پر کیوں نہ ہو — اور پھر — جب کس کسی برتر پر، ناچیز کسی عزیز پر اور گناہ کسی صاحب نام و مقام پر تبصرہ کرنے کے لئے قلم اٹھائے — اور اس سے بھی سخت تر مرحلہ تب ہوتا ہے جب بیٹے کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے والد کی ذات و حیات، خدمات و برکات اور آثار و اثرات پر قلم اٹھائے۔

میں نے جب سے لکھیں کہولیں اور ہوش سنبھالا والد محترم، حضرت علامہ السید ذیشان حیدر جوادی (اعلیٰ اللہ مقامہ) کو تین محوروں کے گرد گردش کرتے دیکھا۔ وہ ہمیشہ یا تو محراب میں ہوئے یا منبر پر یا پھر چاہاں کہیں بھی ہوئے دست بقلم نظر آتے۔ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ انہوں نے تبلیغ دین کا آغاز اس عمر سے کیا جب بچے اپنا وقت صرف کھیل کود میں گزارتے

اور اسی کا نتیجہ تھا کہ تبلیغ و ترویج دین میں ان کی زندگی کا حصہ اور جزو تھا بن گئی تھی۔ اس راہ میں جس بات کی بھی انہوں نے ضرورت محسوس اسے انجام دیا اور کبھی اس سے متعلق زحمات و مشکلات کو خاطر میں نہ لائے۔ ساجد سے نمازیوں کی تعمیہ تک امام بارگاہوں سے حسینوں کی تعلیم تک اور اجہم و تالیفات سے کتب بینی کی تشویق تک ان کا شعار اور مشغلہ تھا۔

چنانچہ واجبات کا کیا ذکر، ان کے مسجبات بھی کبھی قضا نہ ہوتے اور صرف یہی نہیں بلکہ مومنین میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جنہوں نے ان کی ذات کی برکات سے نہ جانے کتنے اعمال و اور اد سے آشنائی پیدا کی۔ اگر ان کی پوری زندگی کے دنوں کا شمار کیا جائے تو مجالس و تقاریر اور دروس و مواعظ کی تعداد یقیناً ان سے زیادہ ہے جس میں ہمیشہ عمومی روش سے ہٹ کر بیانات ہوئے اور اکثر موضوع سخن وہ مباحث ہوتے جو عموماً حوزات علیہ کے جلسات درس میں ہی اٹھائے جاتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ عوام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے — اور ان کے تحریر کردہ صفحات کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے جس کا بہت بڑا حصہ نامساعد حالات اور ان کی مصروف زندگی کی بنیاد پر محفوظ نہ رہ سکا، یا خود انہوں نے اسے نظر انداز کر دیا۔ اس کے باوجود کچھ شائع ہو کر نظروں کے سامنے آیا صرف اس کو دیکھ کر ہر صاحب نظر یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ اپنی قوم کو علم کی کس منزل پر دیکھنا چاہتے تھے۔

ورنہ ایسے زمانہ میں جب مذہبی قدریں دم توڑ رہی ہوں اور مذہب ایسی کمپرسی کے عالم میں زندگی کے دن گزار رہا ہو کہ خود اسلام کا کلمہ پڑھنے والے بھی صرف اسلامی قوانین کو چھوڑ کر سب کچھ اپنالینا چاہتے ہوں اور احکام اسلامی پر عمل کرنے میں شرمندگی محسوس کر رہے ہوں، کسی انسان کا قرآن مجید کی تربیتی

تفسیر کرنا، بیخ بلاغہ کے تعمیری پیلوں کو اجاگر کرنا اور اصول و فروع، ذکر و فکر ہی نہیں بلکہ علم رجال و علم حدیث اور قواعد فقہیہ جیسے مباحث پر سیر حاصل بحث کرنا اس انسان کے ارادوں کا پتہ دیتا ہے۔

ارشاد و ہدایت کے تینوں محاذوں پر ہمیشہ ان کا ایک ہی ہفت ہوتا تھا اور وہ ہے کہ دار و سیرت محمد وآل محمد علیہم السلام کا تعارف اور ان کے حقوق کی ترویج و دفاع، جس کا اندازہ ان کی پہلی تحریر سے لے کر آخری کتاب تک میں لگایا جاسکتا ہے اور اسی کا ایک نمونہ زیر نظر کتاب "صحیفۃ الزہراء" بھی ہے جسے ان کا ارمان اور ان کی خواہش کا نام دیا جاسکتا ہے۔ کتاب کے ترجمہ سے لیکر اس کے مقدمہ کے طور پر "سیرت الزہراء کا ترجمہ کرنا، ثابت کرنا، نامہ اسکی تصحیح کرنا اور پھر ان حضرات کی مسلسل حوصلہ افزائی کرتے رہنا جنھوں نے اس کی طباعت کی ذمہ داری رضا کارانہ طور پر اپنے ذمہ لے لی اور پھر جلد سے جلد اس کے شائع ہونے کی فکر کرتے رہے۔ مگر افسوس کہ وہ آج ہمارے درمیان نہیں کہ اپنی کاوشوں کے ثمرات دیکھیں۔

زیر نظر کتاب اول سے آخر تک اسلام کی ایسی شخصیت سے منسوب ہے جسے کبھی اس کا وہ حق نہ ملا جس کی وہ مستحق تھی۔ ولادت ایسے حالات میں ہوئی کہ پورے سماج کی عورتوں نے اس کی والدہ کا بائیکاٹ کر دیا تھا اور کوئی ایک عورت ان حالات میں بھی نہ آئی جب عورت کو عورتوں ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچپن اس طرح گذرا کہ ہر طرف سے باپ کی مخالفتیں ہو رہی تھیں اور چند لوگوں کو چھوڑ کر پورا معاشرہ جانی دشمن بنا ہوا تھا۔ جوانی کی دہلیز پر ایسے زمانے میں قدم رکھا جب اسلام پر سلسل فوجی اور سیاسی حملے ہو رہے تھے اور باپ کے ساتھ شوہر بھی آئے دن دفاع مذہب کی خاطر میدان جنگ میں نظر آتا تھا عامل

زندگی اس عالم میں گذری کہ بچوں کی ولادت کے موقع پر ہی ان کی شہادت کی خبر ملتی اور وہ بھی ظاہراً دین کا کلمہ پڑھنے والوں کے ہاتھوں سے — اور زندگی کا اختتام ایسے مصائب و آلام پر ہوا کہ آنکھوں میں آنسو، لبوں پر فریاد اور زبان پر مرثیہ تھا اور زندگی کے بدوہ سب کچھ کیا گیا جو دشمنان اسلام کے ساتھ بھی نہ کیا گیا (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ)

ان سب کے باوجود بھی دعا و مناجات پروردگار کا اتنا عظیم سرمایہ چھوڑنا یقیناً اسی ذات بابرکات کا حصہ تھا۔ اور حتماً وہ "صحیفہ" ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی مشکلات کو حل اور اپنے رنج و غم کو رفع بھی کر سکتا ہے اور جس کے مضامین پر عمل کر کے حقیقی محب اہلبیت بھی بن سکتا ہے۔

قابل مبارکباد ہیں وہ تمام افراد جو اس کتاب کے آپ کے ہاتھوں تک پہنچنے میں دخیل رہے کہ خداوند کریم نے انھیں اس عظیم خدمت کے قابل سمجھ کر ان سے یہ کام لیا۔

آخر میں دست بدعا ہوں کہ پروردگار عالم اس کو والد علام حضرت علامہ السید ذیشان حیدر جوادی کے لئے وسیلۂ نجات اور ہمارے لئے ذریعہ تعمیر و تصلیح قرار دے۔ آمین

والسلام

السید احسان حیدر جوادی

۲۵ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ

تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن کسی ایک معصوم کے اقوال کا بیشتر حصہ ایک کتاب پر درج نہیں کیا جاسکا اور اس کا سبب اپنی عدم فرصتی اور اس کے ساتھ ذمہ داریوں کی کثرت بھی ہے۔

منصوبہ کے اعتبار سے بیچ البلاغہ کی شرح تمام کرنے کے بعد ارادہ تھا کہ صحیفہ کاملہ پر کام کیا جائے اور اس طرح ایک ایسا کام معصوم کے ارشادات کا مکمل مجموعہ منظر علم پر لایا جاسکے۔ لیکن ایک طرف تو اس موضوع پر بہت کچھ کام ہو چکا تھا اور نئے کام کے امکانات بہت کم تھے اور دوسری طرف یہ احساس بھی تھا کہ اس طرح کام بے ترتیب ہو جائے گا اور درمیان کی کڑیاں باقی رہ جائیں گی۔ حسن اتفاق کہ اس دوران دو کتابیں زیر نظر آئیں

ایک کا نام تھا "مسند فاطمہ الزہراء" جسے علامہ السید حسین شیخ الاسلامی نے مرتب کیا تھا اور اس کی تحقیق کا کام علامہ السید محمد جواد الحسینی الجلالی نے انجام دیا تھا۔ اور دوسری کا نام تھا "صحیفہ الزہراء" جسے علامہ جواد القیومی الاصفہانی نے مرتب کیا تھا اور جامعہ المدرسین قم کے زیر اثر اس کی اشاعت ہوئی تھی۔

دوسرے مجموعہ کی خوبی یہ تھی کہ اس کی ترتیب و تنظیم کا کام نسبتاً زیادہ سلیقہ سے ہوا تھا اور اس کی کتابت بھی ایسی تھی کہ اسے بنیاد بنا کر کتابت کی زحمت سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا تھا۔ اس لئے اسی کو بنیاد بنا کر کام شروع کر دیا اور خدا کا شکر ہے کہ پانچ سات دن کے اندر یہ کام مکمل ہو گیا جس کا واقعی سہرا مولف محترم کے سر ہے جنہوں نے معصومہ عالم کے ارشادات کو ایک مقام پہنچ کر کے حقیر کو جمع آوری کی زحمت سے بچایا۔ اور دوسرا شرف عزیز محترم قمر عباس (شارح) کا حصہ ہے جنہوں نے "انوار القرآن" کا تالیفیشن

پیش گفتار

ایک عرصہ سے اس بات کی آرزو تھی کہ مختلف معصومین علیہم السلام کے ارشادات کے مکمل مجموعہ منظر علم پر لائے جائیں اور دنیا کے بدلتے ہوئے مزاج کے پیش نظر ان شخصیتوں کا آثار و اوراق تاریخ میں محفوظ و مناسبتی کرامات کے ساتھ ان کے اقوال و ارشادات کے ذریعہ لایا جائے۔ اس لئے کہ فضائل و کرامات پر یہ الزام بھی لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں مخلصین نے اپنی عقیدت کے نتیجے میں یا اپنے عقیدہ کی تائید میں تیار کر لیا ہے۔ لیکن اقوال و ارشادات کی افادیت تو ہر دور میں سلامت رہتی ہے اور اسے نہ استدلال سے قابل انکار بنایا جاسکتا ہے اور نہ قصہ پارینہ کہہ کر ٹھکرایا جاسکتا ہے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

ہمارے قومی خطابات و بیانات کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ان میں رہنمایاں نہیں کی گئیں فضائل و کمالات اور مناقب و کرامات کا ذکر تو ہوتا ہے۔ لیکن ان کے ارشادات و ہدایات اور اقوال و تعلیمات کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ بات دور حاضر کے ذوق کے پیش نظر انتہائی خطرناک ہے اور کسی وقت بھی ہمارے بیانات کو اختیار کے لئے بدلے میں سمجھا اور غیر مفید قرار دے سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں حقیر کے متعدد رسائل، مقالات اور کتابچے منظر عام پر آچکے ہیں اور ان میں مختلف معصومین کے ارشادات کا

مورخین اہلسنت میں طبری ۲ ص ۳۲۳، مقاتل الطالبيين ص ۱۳۱
 ۱۶۳، مطالب السؤل ص ۹ التبيين الاشراف ص ۲۵ نے سال ولادت پانچ
 قبل بعثت قرار دیا ہے جو کئی اعتبارات سے ناقابل قبول ہے اور سب سے بڑی
 بات یہ ہے کہ ایسے موضوعات میں مجتہدین اہلبیت کے بیانات و روایات کے اعتباراً
 سے زیادہ قابل توجہ ہیں کہ انھوں نے اپنے مکتوبات کا ذکر خانوادہ رسالت
 کو قرار دیا ہے اور ان سے بہتر ان مسائل کو کوئی نہیں جانتا ہے۔

پانچ سال بعد بعثت کا ذکر کافی ص ۲۱۹، مسأله الشیعہ ص ۶

اعلام الوری ص ۹، دلائل الامات ص ۱۱۲، کشف الغمہ ص ۱۳۵
 ص ۳۳ ص ۳۴، حاشیہ امرأة العقول ص ۲۸۱، روضة الواعظین ص ۱۲۴ میں پایا
 جاتا ہے۔ جو دو سال بعد بعثت سے زیادہ متبر ہے جس کی طرف شیخ مفید
 یعقوبی، مصباح طوسی، مصباح کفعمی میں اشارہ کیا ہے۔

محل ولادت — کہ مکہ میں مروہ کے قریب رفاق العطارین ہے۔
 جہاں ایک مسجد تھی اور اسے فی الحال بند کر دیا گیا ہے جس طرح کہ دو سال قبل
 سعودی حکومت نے اس مسجد کو بھی بند کر دیا ہے جو میدان خندق میں مسجد فاطمہ
 کے نام سے مشہور تھی اور جس کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔

ابتدائی زندگی

ابھی آپ کی زندگی کے دو سال بھی نہیں گزرے تھے کہ فاطمہ قریش نے
 پیغمبر اسلام کو ایسی اذیتوں میں مبتلا کر دیا کہ جناب ابوطالب اس بات پر
 مجبور ہو گئے کہ سارے خاندان کو لے کر ایک غار میں چلے جائیں اور وہیں زندگی
 کے شب و روز گزاریں۔

تعارف

مصورہ عالم جناب فاطمہ زہرا کی عظمت کے لئے انتہائی کافی ہے کہ
 پروردگار عالم نے آپ کو ایسے خصوصیات عنایت فرمائے ہیں جن میں اولین و
 آخرین میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔

آپ کے والد بزرگوار فرمودات و اختتام کائنات میں علم ہیں تو آپ کے
 شوہر زنا مہر مولائے کائنات حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔ اولاد میں سرداران
 جوانان جنت للمحسن و حسین ہیں اور دختران میں جناب زینب و ام کلثوم ہیں
 جنہیں بجا طور پر کربلا کی شیر دل خاتون اور شریکۃ الحسین کہا جاسکتا ہے۔
 ذاتی طور پر مالک کائنات نے آپ کی چادر کو محل نزول آیہ تطہیر بنا لیا
 تھا تو یہاں آپ کو گواہ صداقت پیغمبر قرار دیا تھا۔ منزل مودت میں آپ کی
 موت کو اچھ رسالت قرار دیا ہے تو منزل ولادت میں آپ کی تخمین سبب جنت سے
 ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ کا عقد بھی عرش عظم پر ہوا ہے اور جشن عروسی بھی
 جنت النعیم میں منعقد کیا گیا ہے۔

آپ کے بارے میں جس نظر و رویہ سے کہ آپ ۲۰ سالہ تھیں بعثت
 میں پیدا ہوئی ہیں اور آپ بیٹیوں میں رسول اکرم کی اکلوتی بیٹی ہیں جس کی کھمبل
 تحقیق علامہ جعفر تطنی معالی نے اپنے رسالہ میں کر دی ہے اور اس میں کسی
 بحث کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔

مصائب کا یہ سلسلہ تین سال تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ نبی ہاشم درختوں کے پتوں پر گزارا کرنے لگے اور پروردگار نے اپنی رحمت خاص سے اس محاصرہ کے توڑنے کا انتظام کر دیا اور خاندان نبی ہاشم نے چین کا سانس لیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کس قانون کے حالات اور رنج و غم کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس نے یہ سارے مصائب دو سال کی عمر میں برداشت کئے تھے۔

ایسا انسان کسی انفرادی خصوصیت کا حامل نہ بھی ہوتا تو زندگی کے یہ تلخ تجربات ہی عقیدہ کے استحکام اور مظالم کے مقابلہ کے لئے کافی ہو جاتے۔ چہ جائیکہ اگر شخصیت شریک کار و رسالت اور بھروسہ الرسول ہو تو ان مصائب سے اس کی شخصیت اور کمالات کس طرح منظر عام پر آئیں گے۔ اس کا کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا ہے۔

کمال کردار تو یہ ہے کہ اس کسبی کے عالم میں بھی باپ کی تسکین خاطر کا ذریعہ بنی رہیں اور انھیں قریش کے مظالم کا مطلق احساس نہ ہونے دیا یہاں تک کہ جب مشرکین نے مسکرا کے قتل کا ارادہ کر لیا تو اس سے باپ کو باخبر کر دیا اور اسے منصوص کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ (مستدرک حاکم ۳: ۱۵۵، دلائل الامتہ ۲: ۱۵۵)

ہجرت

ابھی زندگی کے آٹھ سال بھی مکمل نہ ہوئے تھے کہ رسول اکرم کو پروردگار کی طرف سے حکم ہجرت مل گیا۔ کہ اب مکہ کا تبلیغی مشن مکمل بھی ہو چکا ہے اور آپ کے دونوں اصلی مددگار جناب ابوطالب اور جناب خدیجہ بچہ بیٹا سے رخصت ہو چکے ہیں لہذا مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کا رخ کر لیں۔

کھلی ہوئی بات ہے کہ ۵ سال کی عمر میں ماں کا انتقال کس بچی کے لئے

عظیم ترین حادثہ تھا لیکن جناب فاطمہ شعب ابی طالب میں اتنے مصائب کا سامنا ہو چکی تھیں کہ آپ کے لئے اس مصیبت کا برداشت کر لینا بھی کوئی مشکل نہیں رہ گیا تھا۔ اور ہجرت کی رات کا مرحلہ سر کر لینا بھی ناممکن نہیں رہ گیا تھا اگرچہ جہربان باپ مکہ سے جا چکا تھا اور گھر چاروں طرف سے تلواروں میں گھرا ہوا تھا۔

دنیا کا کوئی دوسرا انسان ہوتا تو سکتے قلب کا شکار ہو جاتا اور زندہ نہ رہ سکتا۔ لیکن یہ حوصلہ تھا جناب فاطمہ کا کہ تمام رات گھر دشمنوں کے محاصرہ میں رہا اور گھر کا محافظ حکم پیغمبر سے ستر رسالت پر سوتا رہا۔ مگر تاریخ کے کسی گوشے سے جناب فاطمہ کے رونے کی آواز نہیں سنائی دی بلکہ آپ نے اسی سکون کے ساتھ جاگ کر رات گزاری جس طرح مولائے کائنات نے اس خطرناک اور دہشت ناک ماحول میں سو کر رات گزاری۔

صبح ہونے کے بعد بھی جب امیر المؤمنین جناب فاطمہ بنت محمدؑ جناب فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت زبیر کا قافلہ لے کر چلے اور کھانے ماست روک کر سلع مزاحمت کی تو اس وقت بھی جناب فاطمہ کے خوف و ہراس کا کوئی تذکرہ کسی تاریخ میں نہیں ملتا ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کو پروردگار نے اس حوصلے سے نوازا تھا جو کسی مرد کو بھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

عقد

ہجرت کے بعد سرکارِ دو عالم کو مدینہ میں بھی سکون نہ مل سکا اور مقامی یہودیوں کی سازشوں کے علاوہ مکہ والوں کی ریشہ دوانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا جس کا سلسلہ دو سال کے اندر جنگ بدر کی شکل میں ظاہر ہوا اور

حضور کو میدان بدر میں ۹۵۰ کفار کا مقابلہ ۳۱۳ نہتے مسلمانوں کے ساتھ کرنا پڑا کہ اگر پروردگار اپنی مخصوص نصرت و عنایت نہ کر دیتا تو اسلام اور ذمہ دار اسلام دونوں کی بقا بھی مشکل ہو جاتی

میدان جنگ میں امیر المؤمنین کے مجاہدانہ حملے اور گھر میں جناب فاطمہ کا تسلی بخش برتاؤ وہی تھا جس نے حضور کو ہر طرح کے جسمانی اور روحانی صدمہ سے محفوظ رکھا اور آپ کے حوصلوں میں کسی طرح کے ضعف کو محسوس نہیں ہونے دیا۔

اسی جنگ بدر کے مال غنیمت میں ایک زرہ امیر المؤمنین کے حصہ میں آئی تھی۔ جو اس وقت کام آئی جب آپ کا عقد جناب فاطمہ سے ہوا جناب فاطمہ کا پیغام تو مکہ کے بہت سے بڑے بڑے افراد نے بھی دیا تھا لیکن رسول اکرم نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ معاملہ مالک کے ہاتھوں میں ہے۔
(السيرة الحلبية ۲ ص ۲۱۴، صواعق ص ۸۴، تاریخ الخلیفہ ص ۴۰۴ کشف الغمہ ص ۳۵۳، طبقات ابن سعدہ ص ۱۹، ذخائر العقبیٰ ص ۳، فضائل فاطمہ ابن شاہین ص ۵۵)

لیکن جب حضرت علی نے پیغام دیا تو فوراً حکم خدا سے منظور کر لیا اور جناب فاطمہ نے بھی اس رشتہ سے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ (کشف الغمہ ص ۳۵۳، طبقات ابن سعدہ ص ۱۹، الامالی طوسی ص ۳۵)

ہر کی رقم ۵۰۰ درہم زرہ کو بیچ کر ادا کی گئی (بحار ۲۳ ص ۱۳) اور حسن اتفاق یہ کہ مقدار مالیت کے اعتبار سے وہی مقدار تھی جو جناب خدیجہ کے ہر کی تھی یعنی بارہ اوقیہ اور نش جس کی مقدار ۱۰ اوقیہ ہوتی ہے اور اوقیہ ۴۰ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

مخلف عقد مسجد پیغمبر میں منعقد ہوئی اور صیغہ عقد رسول اکرم نے جاری کیا۔ جس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مخلف عقد کے لئے بہترین جگہ مسجد ہے اور باپ خود بھی اپنی بیٹی کا صیغہ عقد جاری کر سکتا ہے۔ بلکہ یہی سنت پیغمبر ہے۔ مگر افسوس کہ مہل تہذیب اور شوق لہو و لعب نے صیغہ عقد کو پنڈالوں کے حوالہ کر دیا اور مسجدوں کو مخلف عقد کے بجائے مجلس فاتحہ خوانی میں استعمال کیا جانے لگا کہ یہاں عقد کی رنگینیوں کی گنجائش نہیں تھی۔

اس مقام پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عقد کے بعد معصومہ عالم ایک سال تک یا کم سے کم اگلے ماہ تک اپنے ہی گھر میں رہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ پہلے ہی دن لڑکی کو گھر سے رخصت کر دینا چند ستانی رسم ہے۔ اسلامی رسم نہیں ہے۔ کاش ہمارا سماج کسی بھی معاملہ میں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دیدیتا اور ہماری بہنیں ملک رسوں کو یاد کرنے کے بجائے معصومین کے طریقہ حیات کو یاد رکھنے کی کوشش کرتیں اور جھوٹی غیرت کو عین اسلام نہ بنا دیتیں۔

ذی الحجہ کے ہینہ میں سرکارِ دو عالم نے ایک مختصر سامان خانہ کے ساتھ جناب فاطمہ کو شوہر کے گھر رخصت کیا جو سامان بھی ہر کی رقم سے خرید گیا تھا اور یہ ہمارے سماج کے لئے ایک تازیانہ عبرت و غیرت تھا کہ یہاں ہر ادا کرنے کے بجائے شادی کو زرخش کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے اور شوہر کا گزارا ایک مدت تک بیوی کے سامان جینز پر ہوتا ہے۔ اللہ ہمارے سماج کو غیرت و حیا سے نوازے اور مردوں کو خود شناسی کا شعور عطا فرمائے۔

گھر کی زندگی کا نقشہ یہ تھا کہ مرسل اعظم نے بیٹی کی فرمائش پر تقسیم کار کا

کام انجام دیا تھا اور فرمایا تھا کہ دروانہ کے اندر کی ذمہ داری فاطمہ کی ہے اور دروازہ کے باہر کی ذمہ داری علیؑ کی ہے۔ اور معصومہ عالم تاجیٰ اسی طریقہ کار کی پابند رہیں اور امیر المؤمنین کے ہر مسئلہ میں آپ کا ہاتھ بھی بٹاتی رہیں۔

امور خانہ داری

سرکارِ دو عالم کے مقرر کئے ہوئے تقسیم کار کے اصول کی بنا پر گھر کے اندر کی ذمہ داری معصومہؑ عالم کی تھی اور گھر کے باہر کی ذمہ داری مولائے کائنات کی تھی لیکن دونوں کے بارے میں یہ بات مسلمت میں ہے کہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے اور دنیا دار افراد کی طرح نہ اس کو اپنی شان کے خلاف تصور کرتے تھے اور نہ کبھی اس خیال کو قریب آنے دیا کہ جو جس کی ذمہ داری ہے وہ اسے انجام دینا چاہئے بلکہ اس میں شرکت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ صدیقہؑ مطاہرہ جب کھانا پکانے کا انتظام کرتی تھیں تو مولائے کائنات آپ کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے وال کو صاف کرنے میں لگ جاتے تھے اور اسی طرح جب مولائے کائنات چادریں نمونہ کی بنا پر میدانِ جہاد کی طرح پٹے جاتے تھے تو گھر سے متعلق باہر کا انتظام بھی صدیقہؑ مطاہرہ خود ہی کیا کرتی تھیں۔

جس صورت حال سے متاثر ہو کر مولائے کائنات نے خود مشورہ دیا تھا کہ اپنی ملک کے لئے بابائے کسی خادمہ کا مطالبہ کریں جس کے بعد رسول اکرمؐ نے ایک تسبیح کی تعلیم دیدی تھی جو دنیا میں بھی کام آنے والی تھی اور آخرت میں

بھی کام آنے والی تھی۔

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ذکر پروردگار صرف عاقبت بنانے کا سہارا نہیں ہے بلکہ اس سے دنیا کے مسائل بھی حل کئے جاسکتے ہیں اور جو انسان ذکر خدا میں مصروف رہتا ہے اسے پروردگار اس قدر ہمت، طاقت اور حوصلہ بھی دیدیتا ہے کہ اسے کاموں میں ٹھکن کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے یا پھر اپنی طرف سے ایسے فرشتے تعین کر دیتا ہے جو اس کے کاموں کو مکمل کر دیا کرتے ہیں اور اس کے کام کو تام نہیں رہ جاتے ہیں۔

یہی وہ حقیقت ہے جس کے ادراک سے اہل دنیا عاجز ہیں اور خشک تقدس والے دیندار بھی محروم ہیں کہ ان کا بھی یہی خیال ہے کہ ذکر خدا اور عبادت ترک دنیا کا ذریعہ ہے اس سے دنیا کے کام نہیں لےئے جاسکتے ہیں جبکہ اسلام نے بار بار سمجھایا ہے کہ تقویٰ آخرت سے پہلے دنیا کے جملہ اہم مسائل کا حل ہے۔ ومن یتق الله یجعل له مخرجاً ویرزقه من حیث یرتیباً پروردگار تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے مصائب سے بچنے کے راستے بھی بناتا ہے اور ان مقامات سے رزق بھی دیتا ہے جو ان کے تصور میں بھی نہ ہوں۔

ان تمام باتوں کے بعد جب رسول اعظمؐ نے بیٹی کے حالات کو دیکھ کر ایک خادمہ کا انتظام کر دیا تو بھی معصومہؑ عالم نے یہ اصول بنایا کہ ایک دن گھر کا کام خود کرتی تھیں اور نضہ کو آرام کی دعوت دیتی تھیں اور ایک دن گھر کا کام نضہ کرتی تھیں اور آپ عبادتِ الہی میں وقت گزارتی تھیں

دنیا میں کون صاحب حیثیت اس کردار کا تصور کر سکتا ہے کہ صاحب خانہ کام کرے اور نوکر یا غلام آرام کرتا رہے۔ اس کے علاوہ اس روایت کا مفہوم

دبائے۔ (تفسیر عیاشی ص ۱۱۱، عوالم العلوم ۱۱ ص ۱۹)

اولاد

تاریخ کے اتفاق کے مطابق پروردگار عالم نے آپ کو پانچ اولاد میں عنایت فرمائی تھیں۔

- ۱۔ امام حسنؑ جن کی ولادت ۱۵ رمضان ۶۰۰ء میں ہوئی اور شہادت ۲۸ صفر ۶۰۰ء میں ہوئی۔
- ۲۔ امام حسینؑ جن کی ولادت ۳ شعبان ۶۰۰ء میں ہوئی اور شہادت ۱۰ محرم ۶۱۰ء میں ہوئی۔
- ۳۔ جناب زینبؑ جن کی ولادت ۵ شعبان ۶۰۰ء میں ہوئی اور وفات ۱۴ رجب ۶۰۰ء کو ہوئی۔
- ۴۔ جناب ام کلثومؑ جن کی ولادت ۵ شعبان ۶۰۰ء میں ہوئی اور وفات بروایت کربلا سے واپسی پر ۲۴ جینے دس دن کے بعد ہو گئی۔ جو المصاب
- ۵۔ حسنؑ جن کی شہادت شکم مادر میں ظالموں کے ظلم کے زیر اثر ہو گئی اور جن کا مسن نام ہوئی اگر تم نے معین کیا تھا (دفاعۃ الصدیقہ مرقم ص ۱۱۱، تنقیح النشانی ص ۲۱۵)

علم و عمل

جیسا کہ تاریخ اسلام نے اس عظیم شخصیتوں کے حالات و مرتبے کے اور نہج جانِ اہلبیتؑ کو مرتب کرنے کا موقع دیا اور اس طرح امت اسلامیہ علم و عمل کے ایک عظیم ذخیرہ سے محروم ہو گئی۔ اگرچہ اس کے بعد بھی جو کچھ

یہ نہیں ہے کہ ایک دن پھٹی دیدی جائے کہ خادماہ اپنے گھر میں آرام کرے بلکہ لوایت کا مصافحہ مہوم یہ ہے کہ فضلہ اسی گھر میں رہ کر آرام کریں اور مصوٰطلم ان کے کھانے کا بھی انتظام کریں یشائہ یہی وہ فرصت کے لحاظ سے تھے جنہیں فضلہ نے علم قرآن پر صرف کر دیا تھا اور نتیجہ میں تاریخ اسلام میں پہلے شکلہ بالقرآن خاتون قرار پانگی تھیں اور یہ سارا اثر جناب فاطمہؑ کے گھر کی روحانی فضاؤں کا تھا جو آج تک ساری امت اسلامیہ کو اور بالخصوص اولاد فاطمہؑ میں شمار ہونے والے سادات کو آواز دے رہا ہے کہ اگر تم نے اپنے گھر کا ماحول قرآنی بنا لیا ہوتا تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ تمہارے بچے علم قرآن سے محروم رہ جاتے جبکہ تمہاری گھر کی کنیزیں بھی اس شرف سے محروم نہ رہ سکیں انسوس صد انسوس کہ اولاد زہراؑ کنیزان زہراؑ کے برابر بھی نہ رہ جائے اور پھر ساری دنیا سے احترام سیادت کا مطالبہ بھی کرے۔!

مصوٰطلم عالم اور مولائے کائنات کے درمیان باہمی تعاون کے بعد لاکھ احسان مسکونیت اس منزل پر تھا کہ وقت آخر دونوں حضرات نے ایک دوسرے سے عذر دے کی کہ اگر کوئی کوتاہی ہو گئی تو معاف کر دیجئے گا جبکہ مصوٰطلم کی زندگی میں کسی کوتاہی کا کوئی تصور ہرگز نہیں ہو سکتا ہے تاکہ امت اسلامیہ کو ہوش آجائے اور گھروں کے اندر وہ صورت حال نہ پیدا ہو جو اکثر گھروں میں پائی جاتی ہے کہ امت نے عقیدت و محبت کا دعویٰ کیا ہے۔ سیرت و کردار سے کوئی رابطہ نہیں رکھا ہے۔

صدیقہ ظاہرہ مولائے کائنات کے ساتھ تقریباً ۹ سال رہیں لیکن اس طویل مدت میں ایک چیز کا بھی سوال نہیں کیا کہ سرکارِ دو عالم نے فرمایا تھا کہ عورت کا سب سے بڑا شرف یہ ہے کہ اپنے شوہر کو مطاہات کے وجہ سے بچے

منظر عام پر آگیا وہ شخصیت کے تعارف کے لئے بہت کافی ہے۔

آپ کی ملی شخصیت کے لئے زیر نظر کتاب ہی کافی ہے جس میں زندگی کے ہر موضوع پر آپ کا بیان موجود ہے اور اس کے علاوہ مستند قاطعہ وغیرہ میں تفسیر قرآن سے لے کر احادیث و روایات تک ایک ذخیرہ ہے جسے آپ نے امت اسلامیہ کے حوالہ کیا ہے۔ اور تاریخ اہلبیت کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ سب سے پہلی کتاب کائنات کے حوادث و وقائع سے متعلق آپ ہی کی کتاب ہے جسے رسول اکرم نے املاء کرایا تھا اور امیر المؤمنین نے آپ کیلئے اپنے قلم مبارک سے لکھا تھا اور جسے آج تک مصحف قاطعہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جس کے لفظ مصحف کو دیکھ کر بعض ضعیف الطبع افراد نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ شیعوں کا دوسرا قرآن ہے جبکہ اس کے تعارف میں یہ بات ہمیشہ کہی جاتی ہے کہ اس کتاب کا قرآن ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سنیہ اکرم کی احادیث کا مجموعہ ہے جو آپ نے اپنی بیٹی کے لئے مرتب کرایا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ جس لفظ مصحف کو قرآن بنانے کی دلیل قرار دیا گیا ہے اس لفظ کو قرآن مجید نے ہی خدا اپنے لئے استعمال کیا ہے اور نہ کبھی رسول اکرم نے قرآن کو مصحف کہا ہے۔ یہ امت کی اپنی بدعت ہے جسے دلیل بنا کر فاطمی مصحف کو قرآن کا نام دیا جا رہا ہے اور بلا سبب ایک قوم کو تہم کر کے اس کے خون کو مباح بنایا جا رہا ہے۔

آپ کے تعلیمی کارناموں میں گھر کے افراد کے علاوہ گھر کی فلاحی خدمت کا مسئلہ بالقرآن ہونا بھی شامل ہے جس کی مثال آج تک دنیا کے کسی گھرانہ میں نہیں پیدا ہو سکی ہے اور اگر کہیں ایسے افراد پیدا ہوئے ہیں تو وہ بھی فاطمہ زہرا ہی کے گھر نے اور ان کی اولاد ہی کے افراد میں جنہوں نے جدو جہد مابعدہ کے کردار کو

مخلو میں رکھ کر گھر کے ماحول کی تشکیل کی ہے اور بالآخر اس کا نتیجہ حاصل کر لیا ہے۔

کاش امت اسلامیہ میں واقعات یہ شعور بیدار ہو جائے اور ہر گھر سے تلاوت قرآن کی آواز بلند ہونے لگے اور امت دوبارہ فہم قرآن کے راستے پر لگ جائے۔

عملی زندگی میں خدمت خاندانہ تربیت اور شرکت کار و رسالت کے علاوہ عبادت الہی کا وہ شغف تھا کہ رات بھر صلی پر کھڑے رہنے کی بنا پر پیروں پر ورم آجاتا تھا جبکہ آپ کی کل زندگی ۱۸ سال کی ہے۔

(حیاء السیدۃ الزہراء ص ۱۸)

حسن بصری نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ امت اسلامیہ میں اس وقت جناب قاطعہ سے زیادہ عابد و زاہد کوئی نہیں تھا۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص ۳۳۱، ریح الاربار ۲ ص ۱۱۴)

دینی خدمات

جناب منصورہ عالم کے دینی خدمات میں وہ تمام رشتے بھی شامل ہیں جن سے دین اسلام منظر عام پر آیا یا باقی نہ گیا۔

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اسلام دنیا میں آیا تو جناب منصورہ کے ہر بزرگوار کے ذریعے۔ اور پچھلے تو ان کے شوہر

کے بچا پرات کے ذریعے اور باقی رہ گیا تو ان کے فرزندوں کی قربانی سے کہ ذریعہ اس کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ آپ جس باب و شوہر یا بچوں کی خدمت کی تھیں اور انہیں کسی بھی طرح کا سہارا دیتی تھیں تو یہ رشتہ کی خدمت نہیں تھی بلکہ دین

انہی کی خدمت تھی۔

جس کا واقعہ ثبوت سرکارِ دو عالم کا دیا ہوا لقب "ام ایما" ہے کہ جس طرح فرزندِ نیا کے مصائب کے برداشت کرنے کے بعد جب ماں کے زیر سایہ آجاتے ہیں تو اسے ایک گونہ سکون مل جاتا ہے۔۔۔ اس طرح میرے لئے فاطمہ کا وجود ہے کہ جب مصائب کی دھوپ سے اور جہاد کی منزلوں سے گزر کر گھر آتا ہوں تو فاطمہ کا وجود میرے لئے نئے سکون اور نئے حوصلہ کا باعث بن جاتا ہے۔

یہی کیفیت خدمتِ امیر المؤمنینؑ کی تھی کہ اگر آپ ان کی طوار کو صاف حرقی تھیں تو یہ ایک شوہر کی خدمت نہیں تھی بلکہ دینِ اسلام کی خدمت تھی اور اس کا بہترین ثبوت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی عورت کبھی عورت اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی ہے کہ اس کا شوہر ایسے سرکوں میں چلا جائے جہاں جگہ کا کوئی ساز و سامان نہ ہو اور مقابلہ کا انجام بظاہر قتل کے علاوہ کچھ نہ ہو لیکن جناب فاطمہ نے ایک مرتبہ بھی یہ نہ کہا کہ آپ دوسرے مسلمانوں کو جانے دیجئے اور دخترِ میرے کے سہاگ کا تحفظ کیجئے جس کے پچھے آپ کا جذبہ قربانی بھی تھا اور تبلیغ و ترویج دین کی آگ بھی تھی جبکہ دنیا میں اس سے بڑی خدمت دین کا تصور بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد ان تمام ملاحات سے بالاتر یہ صورتِ حال ہے کہ آپ کو روزِ اول سے یہ خبر ہو ہی گئی تھی کہ آپ کا فرزند روزِ عاشوراؑ اگر بلا میں شہید ہونے والا ہے لیکن اس کے باوجود اپنے فرزند کی تربیت میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ باپ سے یہ درخواست کی کہ پروردگار سے دعا کر دیجئے کہ یہ مصیبت ٹل جائے اور میرا فرزند اس منزلِ اقل سے نجات حاصل کر لے۔

دولتِ جنابِ خدیجہ کے لٹ جانے سے لے کر امامِ حسنؑ اور امامِ حسینؑ

کی قربانی تک۔۔۔ اور کہ بلا سے لے کر شام تک خاندانِ ذہیرا کا جہاد اس امر کی علامت ہے کہ جس قدر دین کی خدمت معصومہ عالمہ کے لیے ہے۔۔۔

نہ دنیا کے کسی مرد نے کی ہے اور نہ کسی خاتون نے

مگر افسوس کہ راہِ مذہب میں چند درہم دوینار خرچ کر دینے والوں کا چرچا سارے عالمِ اسلام میں ہوتا رہتا ہے اور پھر گھر ٹاٹ دینے والی خاتون کا ذکر کرتے ہوئے محدث کی زبان گنگ ہو جاتی ہے اور مورخ کا قلم خشک پاتا ہے

اسلامی مجاہدات میں براہِ راست بھی معصومہ عالمہ کی شرکت کا تذکرہ تاریخ میں اس سلسلے کے ساتھ پایا جاتا ہے کہ احد میں رسولِ اکرمؐ کے علاج کا ذکر مسند احمد بن حنبل ۳۳۳، ۳۳۴ اور سیرۃ ابن ہشام ۳ ملتزمین ۶۶۔ اور جناب حمزہؑ کی لاش کی خدمت کا تذکرہ مخازی ابن اسحاق ۲۹۹ میں ہے۔

اور خندق کے موقع پر رسولِ اکرمؐ کے لئے غذا فراہم کرنے کا افسرار طبقات ابن سعد ۱۳۳، ذخائر العقبیٰ ۳۱۶، شرح ابن ابی عمیر ۱۱۱۱ لے کیا ہے۔

اور فتح مکہ میں موجودگی کا تذکرہ مخازی ۱۱۱۱ پر پایا جاتا ہے۔ اور مخازی کے ۳۳۳، ۱۰۹۰ پر آپ کے بجز المدافع میں شریک ہونے کا تذکرہ بھی پایا جاتا ہے۔

پھر پیغمبرِ اسلام کے وقت آخری بھی آپ کا سر جناب فاطمہ ہی کے نافرہ تھا اور اپنے بیٹی ہی کے زانو پر دم توڑا تھا جو کمالِ ارتباط کی بہترین دلیل ہے کہ جس طرح نبیؐ کی آغوش میں فاطمہ نے آنکھیں کھولی تھیں۔ اس طرح فاطمہ کی

آنوش میں نبی نے آنکس بند کی ہیں۔

منزل مصائب

۲۸ صفر ۱۱۰۰ روز دو شبہ سرکار دو عالم نے انتقال فرمایا اور آپ کے انتقال کے ساتھی منافقین کی مخلوق میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف عمدہ کی دوڑ و جھوپ شروع ہو گئی۔

مسلمانوں کی اکثریت کو یہ بھی یاد نہ رہ گیا کہ یہ رسول عالم اسلام کا محسن ہے۔ کہہ کم اس کا خازنہ تو قبر تک پہنچا دیا جائے۔ بلکہ اس کے برفلان اس حادثہ کو بہترین بنا دیا گیا کہ اسلام خطرہ میں پڑ گیا ہے اور اسلام کا بچانا بے حد ضروری ہے اور اس کا واحد راستہ یہی ہے کہ ایک سربراہ کا اقرار کر لیا جائے اور اس سربراہ سے انحراف کر لیا جائے جسے خود سرکار دو عالم نے میدان غدیر میں مولانا دیا تھا۔

تھوڑی سی دیر میں یہ سلسلہ بھی حل ہو گیا تو جس خطرہ کے نام پر عمدہ کی دوڑ شروع ہوئی تھی وہ خطرہ توٹل گیا۔ لیکن انھیں مسلمانوں کے ہاتھوں رسول اکرم کا گھرانہ خطرہ میں دکھائی دینے لگا کہ اگر اب خلافت بیعت طلب کرنے کے لئے آگ اور لکڑیاں لگے کہ بیعت لگے اور وہ فاطمہ کو جلانے کی تیاریاں شروع ہو گئیں تاکہ حضرت علی کو باہر نکال کر ان سے خلافت کی بیعت لی جائے اور ان کی مولائیت کے قصہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔

مصدقہ عالم کے ان مصائب کا تذکرہ الامامہ والسیاستہ ص ۱۱۱، الملل والنحل ص ۱۵۵، تاریخ طبری ص ۲۲۲، انساب الاشراف ص ۱۵۵، الملل والنحل ص ۱۵۵، کتاب سلیم ص ۲۲۹، الملل والنحل ص ۱۱۱ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

غصب فدک

جناب فاطمہ کے مصائب میں ایک عظیم باب غصب فدک کا بھی ہے۔ فدک مدینہ سے ۴۰ کیلو میٹر کے فاصلہ پر ایک علاقہ تھا جسے آج کل مائٹ یا حویط کہا جاتا ہے۔ اس علاقہ کو جنگ و جہاد سے بچنے کے لئے یہودیوں نے پیغمبر اسلام کے حوالہ کر دیا تھا اور اسلامی قانون یہ تھا کہ اس میں مجاہدین کا کوئی حصہ نہیں تھا بلکہ یہ خالص پیغمبر کا حق تھا۔ چنانچہ آپ نے اسے جناب فاطمہ کے حوالہ کر دیا اور آپ کی وفات تک یہ آپ کے قبضہ میں رہا (درمنثور ص ۱۷۷، مجمع الزوائد ص ۲۹، میزان الاعتدال ص ۲، کنز العمال ص ۱۵۵، نیا بیابان ص ۱۲۵، معارج النہر ص ۱۷۷)

رسول اکرم کے املاک میں اس علاقہ کو جناب فاطمہ کے حوالہ کر دینا کوئی نیا کام نہیں تھا بلکہ آپ نے دوسرے افراد کو بھی دوسرے اموال عطا فرمائے تھے

• ابو بکر کو نبی نصیر کا علاقہ ————— عنایت فرمایا جس کا تذکرہ مغازی ص ۱۷۹، فتوح ————— ص ۲۷، طبقات ابن سعد ص ۲ پر پایا جاتا ہے۔

• عمر کو جزم کا علاقہ دیدیا تھا جس کا ذکر السیرة الجلیبہ ص ۲۲۲ پر کیا گیا ہے

• عبدالرحمان بن عوف کو سوا کا علاقہ دیدیا تھا (وفاء الوفاء ص ۱۲۹)

• زبیر بن عوام کو بیلہ کا علاقہ بخش دیا گیا (مسند احمد ص ۲۳۷)

• سہل بن حنیف اور ابو دجانہ انصاری کو خراج کی زمین

دیدی گئی۔

• سبھی بن آرم اور حبیب بن سنان کو ضراطہ کا علاقہ دیدیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳۱۳)

فدک کی آمدنی ۲۴ ہزار دینار سالانہ تھی لہذا امت کے منہ میں پانی آگیا اور ہر ایک کو خیال پیدا ہو گیا کہ کسی طرح اس علاقہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ اُدھر ارباب حکومت کو یہ خطرہ بھی تھا کہ اتنی کثیر آمدنی کسی وقت بھی امت کو حضرت علیؑ کی طرف موڑ سکتی ہے۔ اگر کل لاکھوں افراد نے فاطمہؑ کی ماں کی دولت دیکھ کر کلمہ پڑھ لیا ہے تو آج فاطمہؑ کی یہ دولت ان کے شوہر کا کلمہ بھی پڑھوا سکتی ہے۔

چنانچہ اسی خطرہ کے پیش نظر علاقہ پر قبضہ کر لیا گیا اور پھر اسے سرکاری مصلحت میں خرچ کیا جانے لگا اور اس کے ذریعہ حکومت کو یوں مستحکم بنایا گیا کہ آخر کار سارا علاقہ بنی مردان کے قبضہ میں چلا گیا اور اولاد فاطمہؑ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے حق سے محروم ہو گئی۔

فدک کے علاوہ جناب فاطمہؑ کے مدینہ میں سات باغ تھے جنہیں سرکاری تحویل میں لے لیا گیا اور جناب فاطمہؑ کو اس قدر رنج دیا گیا کہ آپ نے مرتے دم تک اپنے غاصبوں سے بات تک نہیں کی اور اسی غیظ و غضب کے عالم میں دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

جہاد

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جناب فاطمہؑ نے ان مصائب پر بے پناہ صبر کا مظاہرہ کیا ہے اور آپ نے بظاہر کسی طرح کے مسلح اقدام کو گوارا نہیں

کیا ہے اور نہ امیر المومنین کو تلوار اٹھانے کا مشورہ دیا ہے۔

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود آپ کی ایک شرعی ذمہ داری تھی کہ ظالموں کو بے نقاب کر دیں تاکہ امت اسلامیہ پر محبت تمام ہو جائے اور کوئی شخص روز قیامت یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں سرکاری مظالم کی اطلاع نہیں تھی اور اسی لئے ہم نے انھیں خلیفہ تسلیم کر لیا تھا ورنہ کبھی ایسا نہ کرتے۔

اس سلسلہ میں آپ نے چند طرح کے اقدامات کئے۔

۱۔ غضب فدک کے خلاف کھلا ہوا احتجاج کیا اور دربار خلافت میں آکر ایک مفصل تقریر کر کے اپنے حق کا اعلان اور اثبات کر دیا اور ظالموں کو ایک فرضی حدیث کا سہارا لینے پر مجبور کر دیا جس کی آیات قرآن کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۲۔ صبح و شام اپنے مصائب پر گریہ شروع کیا تاکہ امت کو مصائب کا احساس پیدا ہو اور لوگ صحیح صورت حال دریافت کر سکیں۔ اس سلسلہ میں پہلے آپ نے گھر میں گریہ شروع کیا تاکہ مسجد منجھڑ تک آنے والے ہر مسلمان پر محبت تمام ہو جائے۔

اس کے بعد جب اس گریہ پر پابندی لگا دی گئی تو بقیع میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ کر رونے لگیں۔

لوگوں نے منظر عام پر اس گریہ سے مزید خطرہ محسوس کیا اور درخت کو کاٹ دیا تو امیر المومنین نے ایک "بیت الاحزان" بنا دیا جس میں بیٹھ کر دن بھر گریہ کیا کرتی تھیں اور شام کو واپس آجاتی تھیں۔

(انسوس کہ موجودہ سعودی حکومت نے اس حجرہ کا بھی نام و نشان

مثلاً دیا اور صرف چند افراد اس کے محل وقوع سے باخبر ہیں اور سارا عالم اسلام بالکل بے خبر ہے)۔
 ۳۔ آپ نے ظالموں سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا اور ملاقات بھی گوارا نہ کی۔ یہاں تک کہ لوگ معذرت کرنے کے لئے آئے تو ان سے بھی ناراضگی کا اظہار کر دیا اور حدیث پیغمبرؐ ”فاطمہ بضعتہ منی“ کا اقرار لے کر ناکام و نامراد واپس کر دیا۔ اور آخر میں یہ وصیت بھی کر دی کہ ظالم لوگ میرے جنازہ میں شریک نہ ہونے پائیں تاکہ ظلم کے خلاف احتجاج کا سلسلہ مرنے کے بعد تک جاری رہے۔

اور ایک مرتبہ براہ راست ابوبکر سے کہہ دیا کہ میں ہر ناز میں تمہارے لئے بد دعا کروں گی۔ (الاماتہ والسیاستہ ص ۱۰۳، بحار ص ۱۸۵)

شہادت

مذکورہ مصائب کے زیر اثر جناب فاطمہؑ مسلسل بیمار رہنے لگیں اور بقول مجلسی وفات پیغمبرؐ کے ساٹھ دن کے بعد سے واضح طور پر بیمار رہنے لگیں اور پندرہ دن بیمار رہ کر ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۱ سالہ کو دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

- وقت آخریہ وصیت فرمائی کہ میرے مہینہ کے ساتوں پارغ حضرت علیؑ کے لئے ہیں اور ان کے بعد اولاد فاطمہؑ کے لئے ہیں۔
- میرے لئے ایسا ثابوت تیار کیا جائے جیسا کہ ملائکہ نے بنا کر دکھلایا

ہے۔ (طبقات ابن سعدہ ص ۱۵۱، سنن بیہقی ص ۳۳۳، ذخائر العقبیٰ ص ۵۳)

- ظالموں کو جنازہ میں شریک نہ ہونے دیا جائے اور جنازہ رات کے وقت دفن کر دیا جائے۔
- امیر المومنینؑ اپنا عقد امامت نبوت زینب سے کریں تاکہ وہ بچوں کی دیکھ بھال کر سکیں۔
- امیر المومنینؑ دفن کے بعد قبر کے سر پر بیٹھ کر تلاوت قرآن کریں کہ اس وقت مرنے والے کو زندہ افراد کے انس کی ضرورت ہوتی ہے۔ (الوفاة الصدیقہ ص ۱۱۱، از کشف اللہم)
- موت کی اطلاع صرف ام سلمہ، ام ایمن، عبد اللہ بن عباس، سلمان، مقداد، ابوذر، عمار، حذیفہ کو دی جائے۔ (دلائل الاماتہ ص ۳۳)
- چنانچہ امیر المومنینؑ نے رات کے وقت آپ کو غسل دیا، سات کپڑوں میں کفن دیا۔ نماز جنازہ میں حسن و حسین، سلمان، مقداد، ابوذر، عمار، حذیفہ، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، عقیل نے شرکت کی اور ابوبکر و عمر اور دیگر ظالموں نے شرکت نہیں کی۔ (بحار ص ۳۳، ص ۱۹۳)
- اس کے بعد آپ نے نشان قبر شاہر مختلف نشان بنا دیے تاکہ ظالموں کو قبر کی اطلاع نہ ہونے پائے۔
- (دلائل الاماتہ ص ۳۳، فوضتہ الموعظین ص ۱۳۱)
- علامہ مجلسیؒ نے مرآة العقول ص ۲۸۳ پر آپ کی شہادت کو متواترات میں قرار دیا ہے۔ (سبعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون)

ارشادات

زیر نظر کتاب اول سے آخر تک معصومہ عالم کے ارشادات ہی کا مجموعہ ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی اس کتاب میں بہت سے اقوال حکیمانہ کا وجود نہیں ہے اور صاحب "سند فاطمہ الزہراء" نے انہیں بھی نقل کیا ہے لہذا اس مقام پر ان میں سے بعض ارشادات کو تفصیل ذیل نقل کیا جا رہا ہے۔

تفسیر قرآن

۱۔ سیوطی نے سند فاطمہ میں نقل کیا ہے کہ ایک سائل حضرت علیؑ کی خدمت میں آیا تو آپ نے امام حسنؑ یا امام حسینؑ سے فرمایا کہ جاؤ اپنی مادر گرامی سے کہو کہ جو چھ درہم میں نے رکھوائے ہیں وہ اس سائل کے حوالہ کر دیں۔ بچوں نے پیغام پہنچایا تو فرمایا کہ اسے تو آٹے کے واسطے رکھوایا گیا ہے۔ آپ نے دوبارہ کہلوایا کہ آپ دیدیکجئے۔ خدا دوسرا انتظام کر دے گا۔

آپ نے دیدیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اونٹ بیچنے والا آیا۔ حضرت علیؑ نے ۱۴۰ درہم میں اسے ادھار لے لیا اور اس نے دروازہ پر بانڈھ دیا۔ چند لمحوں میں ایک خریدار آگیا اور اس نے ۲۰۰ میں خرید لیا۔ آپ نے ۱۴۰ پٹے بیچنے والے کو دیئے اور ۶۰ درہم چاہا۔ فاطمہ کو لاکر دیدیئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے! فرمایا کہ یہ دعویٰ آئی ہے کہ جو ایک نیکی کرے گا خدا اس کو دس گنا عطا کرے گا۔

(سند فاطمہ ص ۲۶)

آیت شریفہ "لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ" نازل ہوئی تو جناب فاطمہؑ نے باپ کو یا رسول اللہؐ کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس حکم کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ تمہاری اولاد سے ہے۔ یہ تم کے برقیہ افراد کے لئے ہے ورنہ تم لوگ تو مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تمہیں اس احتیاط کی ضرورت نہیں ہے۔ تم "یا ابہ" کہنا رو ہی میرے سکون قلب اور پروردگار کی رضا کا باعث ہے۔ (سنتاب ص ۳۰ مثلاً)

احادیث پیغمبر اسلامؐ روایت جناب فاطمہؑ

۱۔ ینابیع المودہ ص ۲۱! جناب فاطمہؑ کا بیان ہے کہ جب رسول اکرمؐ کے مرض الموت میں حجرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اب میرا وقت قریب آگیا ہے۔ میں محبت تمام کر رہا ہوں اور تمہارے درمیان کتاب خدا اور اپنے عزت و اہلبیتؑ کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کے بعد علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "یہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں۔ اب میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے بعد تمہارا کیا طرز عمل ہوتا ہے۔

قدوزی کا بیان ہے کہ صواعق مہرقہ میں ابن حجر کا بیان ہے کہ اس حدیث کو تیس اصحاب نے بیان کیا ہے اور اس کے اکثر اسناد صحیح اور حسن ہیں۔

۲ - کتاب اہل بیت میں جناب فاطمہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ میری امت کے بدترین افراد وہ ہیں جو نعمتوں میں زندگی گزارتے ہیں طرح طرح کے کھانے کھاتے ہیں۔ رنگ برنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور پھر فضول باتوں میں وقت برباد کرتے ہیں۔

۳ - مصنف عبد الرزاق ۱۳۲۹ کی روایت ہے کہ جناب فاطمہ نے فرمایا کہ رسول اکرم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو کہتے تھے - خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب باہر نکلتے تھے تو کہتے تھے کہ اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(رسول اکرم کی طرف سے مفقرت کی دعا معرفت خدا کا بہترین نمونہ ہے اور امت کے لئے بہترین درس بندگی بھی ہے۔ جو آدمی)

۴ - مسند فاطمہ سیوطی ص ۱۱۱ کی روایت ہے کہ رسول اکرم نے طلوع آفتاب سے پہلے سو جانے پر ٹوک کر فرمایا تقسیم رزق کے وقت جاگے تم اور اس سے غفلت نہ ہو تو کہ پروردگار اپنے رزق کو طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔

۵ - کتاب لذریۃ الطاہر ص ۱۲۱ پر رسول اکرم کا یہ ارشاد جناب فاطمہ کے حوالے سے نقل ہوا ہے کہ جب کوئی بندہ مومن بیمار ہوتا ہے تو پروردگار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اب اپنے قلم کو روک لو۔ اب بندہ میری قید میں ہے چاہے میں آزاد کروں یا واپس بلا لوں۔ اور دوسری روایت کی بنا پر۔ ملائکہ کو حکم ہوتا ہے کہ جو عمل صحت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا اسے بیماری کے دور میں بھی لکھ لو۔

۶ - فلاح السائل میں یہ روایت نقل ہوئی ہے کہ جناب فاطمہ نے رسول اکرم سے سوال کیا کہ نماز میں سستی کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ پروردگار ایسے شخص کو چند ماہ مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ چھ دنیا میں۔ تین وقت موت۔ تین قبر میں۔ اور تین روز قیامت قبر سے نکلنے کے بعد۔

دار دنیا کی چھ مصیبتیں یہ ہیں۔ زندگی بے برکت ہو جائے گی۔ رزق سے برکت ختم ہو جائے گی۔ چہرہ سے نیک کرداروں کی علامت مٹ جائے گی۔ عمل کے اجر سے محروم ہو جائیگا۔ دعا آسمان تک نہ جاسکے گی اور اس کے حق میں صاحبین کی دعا بھی کام نہ آئے گی۔

وقت موت کے مصائبِ مذلت کے ساتھ مرنا۔ بھوکا مرنا۔ اور پیسا دنیا سے رخصت ہونا ہے کہ سمندر بھی اس کا پیاس نہ بچھا سکیں گے۔ قبر کے مصائب، اللہ ایک ملک کو معین کر دے گا جو سختی کرے گا۔ قبر تنگ ہو جائے گی۔ اور قبر میں اندھیرا چھا جائے گا۔

روز قیامت کے مصائب۔ ایک فرشتہ معین ہوگا جو منہ کے بھل کھینچے گا۔ حساب سخت ہو جائے گا۔ اللہ اس کی طرف نگاہ نہ کرے گا۔ اسے پاکیزہ نہ قرار دے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (بخاری ص ۱۰۰)

۷ - خصال صدوق کی روایت ہے کہ رسول اکرم گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا عائشہ فاطمہ کی طرف شور مچاتے ہوئے آگے بڑھیں اور کہا کہ تم

اپنی ماں خدیجہ کو مجھ سے بستر ثابت کرنا چاہتی ہو حالانکہ وہ بھی ایک زوجہ رسول تھیں اور ان کو کوئی فضیلت حاصل نہ تھی۔ جس کو سن کر فاطمہ رونے لگیں۔

رسول اکرمؐ نے دریافت کیا۔ بنت رسول! رونے کا سبب کیا ہے؟ عرض کی کہ عائشہ میری والدہ کی توہین کرنا چاہتی ہیں۔ آپ عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خیر دار تمہارا پروردگار نے ساری برکت اس عورت میں رکھی ہے جو محبت کرنے والی ہو اور صاحب اولاد ہو۔ خدیجہ میری اولاد کی ماں تھیں اور تمہیں پروردگار نے بانجھ بنایا ہے اور تم سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ (تمہارا ان کا کیا مقابلہ!)۔ - بحار ۱۶ ص ۱۳

فضائل امیرالمومنینؑ بروایت جناب فاطمہ

۱۔ شب عروسی میں نے عجب نظر دیکھا کہ مجھ پر وہشت طاری ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ امیرالمومنینؑ زمین سے گفتگو کر رہے ہیں اور وہ جواب دے رہی ہے صبح کو میں نے بابائے ذکر کیا تو فرمایا کہ اللہ نے تمہارے شہر کو یہ فضیلت دی ہے کہ زمین ان سے شرق و غرب کے حالات بیان کرتی ہے۔ - (سجاء ۲۱ ص ۲۶۲)

۲۔ دور ابو بکر میں مدینہ میں زلزلہ آیا اور لوگ خوفزدہ ہو کر ابو بکر کے پاس آئے۔ وہ پریشان ہو کر عمر اور مسلمانوں کو لے کر ابو بکر کے پاس آئے۔ آپ سب کو لے کر آبادی سے باہر نکلے۔ لوگوں نے دیکھا کہ دیواریں ہل رہی ہیں۔ سب کے دل لرز گئے۔ مگر آپ مطمئن رہے اور

ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے۔ اب ساکن ہو جا۔ چنانچہ زلزلہ ٹھہر گیا۔ اور لوگوں نے اپنی حیرت کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورۃ زلزال کی تفسیر ہے اور میں وہ انسان ہوں جس سے زمین اپنے حالات بیان کرتی ہے۔ (دلائل الامامہ، بحار ۸۸ ص ۱۵)

۳۔ الغدیر میں اسنی المطالب کے حوالے سے روایت ہے کہ فاطمہ، زینب، ام کلثوم دختران امام موسیٰ کاظمؑ نے بیان کیا کہ ہم سے فاطمہ بنت محمد نے بیان کیا اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے بیان کیا ہے۔ اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے فاطمہ بنت علی بن حسین نے بیان کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے فاطمہ و سکینہ بنت امین نے بیان کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ ہم سے ام کلثوم بنت فاطمہ نے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب فاطمہ سے یہ روایت کی ہے کہ کیا تم لوگوں نے روز غدیر یہ فرمان پیغمبر فراموش کر دیا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ علیؑ مجھ سے ویسے ہی ہے جیسے موسیٰ سے ہارون (الغدیر ص ۵۵)

صاحب الغدیر نے اس حدیث کا امتیاز یہ بیان کیا ہے کہ ایسی حدیث سلسلہ کسی جاتی ہے کہ اس کا سارا سلسلہ روایت ایک جیسا ہے اور ہر طبقہ کی خاتون نے اپنی چھوٹی سے روایت نقل کی ہے جو عام طور سے روایات میں نہیں جوتاہے۔

۴۔ کفایۃ الاثر کی روایت ہے کہ لوگوں نے جناب فاطمہ سے پوچھا کہ علیؑ نے خلافت کے لئے قیام کیوں نہیں کیا؟ تو فرمایا کہ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ امام کی مثال کعبہ کی مثال ہے۔ لوگ کعبہ کے پاس

آتے ہیں۔ کعبہ کسی کے پاس نہیں جاتا ہے۔ (الغدیر ص ۱۹۷)

۵۔ عائشہ راوی ہیں کہ مجھ سے فاطمہ نے بیان کیا کہ ان سے رسول اکرم نے فرمایا کہ تمہارا شوہر تمام لوگوں میں اعلم۔ سب سے پہلا مسلمان اور سب سے بہتر صاحب عقل ہے۔ (مسند احمد ص ۱۷۱)

۶۔ ینابیع المودہ میں جناب فاطمہ کا یہ ارشاد ہے کہ رسول اکرم نے غسل کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ادراس کے شیعہ جنت میں ہوں گے۔ (ینابیع المودہ ص ۲۵۷)

۷۔ حضرت علی فاطمہ سے رخصت ہو کر مسجد میں گئے اور رسول اکرم نے آکر سوال کیا کہ علی کہاں ہیں؟ تو عرض کی مسجد میں لیٹے ہیں۔ آپ نے آکر دیکھا کہ رواددش سے ہٹ گئی ہے اور پشت پر مٹی لگی ہوئی ہے تو اپنے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا۔ ابو تراب اٹھو۔ یہ لقب آپ کو رسول اکرم نے دیا ہے اور یہ سب سے زیادہ محبوب لقب ہے۔ (الغدیر ص ۱۷۱)

۸۔ عبداللہ بن مسعود راوی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے پوچھا کہ علی کہاں ہیں؟ فرمایا کہ انھیں جبل آسمان پر لے گئے ہیں۔

عرض کی خیر تو ہے۔ فرمایا کہ آسمان پر ملائکہ میں کسی مسئلہ پر بحث ہو گئی ہے اور انھوں نے انسانی فیصلہ کا تقاضا کیا ہے تو پورے روزگار نے انھیں اختیار دیا ہے اور انھوں نے علی کا انتخاب کیا ہے۔

(الاختصاص ص ۱۷۱، مدنیۃ العاجز)

فصیلت اولاد زہرا بزبان زہرا

۱۔ زینب بنت ابی رافع راوی ہیں کہ رسول اکرم کے مرض الموت میں جناب زہرا نے عرض کی کہ آپ نے میرے فرزند کو کن کمالات کا وارث بنایا ہے۔

تو آپ نے فرمایا کہ حسن کے لئے میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرات اور سخاوت ہے۔ (دلائل الامامہ ص ۱۷۱ ینابیع المودہ ص ۲۶۱)

جب حسین عظمیٰ کو مادر میں تھے تو رسول اکرم سفر میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ فاطمہ عنقریب خدا تمہیں اولاد عنایت کرے گا۔ خبردار اسے دودھ نہ پلانا جب تک میں نہ آ جاؤں چاہے ایک ماہ گزر جائے۔

ولادت کے بعد آپ تشریف لائے تو حالت دریافت کی۔ جناب فاطمہ نے کہا کہ میں نے دودھ نہیں دیا ہے تو آپ نے اپنی زبان حسین کے دہن میں دیدی اور وہ چستے رہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ فرزند اب اللہ کا ارادہ ہے کہ امامت کو تمہاری اولاد میں رکھے گا۔ (بھار ص ۳۳ ص ۲۵۳)

۲۔ جب حسن پیدا ہوئے تو جناب فاطمہ رسول اکرم کے پاس لے آئیں۔ آپ نے ان کا نام حسن رکھ دیا۔ اس کے بعد جب حسین پیدا ہونے اور پھر لے آئیں اور کہا کہ یہ زیادہ خوبصورت ہے تو آپ نے ان کا نام حسین رکھ دیا۔ (مدنیۃ العاجز ص ۱۷۱)

۳۔ جب حسین کی ولادت ہوئی تو رسول اکرم تشریف لے آئے اور تنہا کے ساتھ تعزیت بھی پیش کی۔ جناب فاطمہ رونے لگیں کہ اس فرزند کا فائدہ کیا ہو گا اللہ قائل حسین کو داخل جہنم کرے۔ رسول اکرم نے فرمایا بیشک قائل حسین جہنمی ہے لیکن فاطمہ یہ اس وقت تک شہید نہ ہو گا جب تک اس کا وہ فرزند نہ آ جائے جو امام ہو اور امامت اس کی نسل میں چلے۔

۵۔ ایک دن بلال تاخیر سے مسجد پہنچے۔ رسول اکرم نے دریافت کیا کہاں

فصل اول

ادعیہ معصومہ عالم

- ۱ - حمد و ثنا کے پروردگار
- ۲ - دعا ہائے متعلق بہ نماز
- ۳ - ازالہ غم و اندوہ اور قضا و حاج کی دعائیں
- ۴ - خطرات اور امراض کے دفعیہ کی دعائیں
- ۵ - ایام ہفتہ و ماہ کی دعائیں
- ۶ - آداب استراحت کی دعائیں
- ۷ - مدح و ذم افراد سے متعلق دعائیں
- ۸ - روز قیامت کی دعائیں
- ۹ - متفرق مسائل سے متعلق دعائیں

رک گئے تھے؟ — عرض کی کہ فاطمہ کے دروازہ کے پاس سے گذرا۔ وہ چکی چلا رہی تھیں اور بچہ رو رہا تھا تو میں نے کہا کہ میں ایک کام کر سکتا ہوں — انہوں نے چکی میرے حوالہ کر دی اور میں اس میں لگ گیا جس کی بنا پر تاخیر ہو گئی — فرمایا کہ تم نے ان پر رحم کیا ہے — اللہ تم پر رحم کرے (تنبیہ الخواطر ۲ ص ۲۱، مجموعہ درام ۲ ص ۳۲)۔

۶ - امام حسین کی ولادت سے پہلے ایک دن فاطمہ نے صبح کو رسول اکرم کو گلین دکھایا۔ عرض کی بابا یہ کیا ہے؟ آپ نے بتلنے سے انکار کیا۔ فاطمہ نے اصرار کیا تو فرمایا کہ جبریل وہ خاک لے کر آئے ہیں جس پر تمہارا ایک فرزند شہید کیا جائے گا۔ (کامل الزیارات ص ۶۲)

۷ - علامہ بیرجندی نے ۱۰ ہجری اولیٰ کے حادثے میں تحریر فرمایا ہے کہ اسی دن جناب فاطمہ نے حضرت ابراہیم کا پیرا ہن زینب کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ جب حسین اسے مانگیں تو سمجھ لینا کہ ایک ساعت کے اندر جہان ہیں اور اس کے بعد وہ شدید ترین طریقہ سے شہید کے جائیں گے۔

علامہ بیرجندی کا بیان ہے کہ یہ وفات جناب فاطمہ سے تین دن پہلے کا واقعہ ہے — یعنی آپ پیغمبر کے بعد ۵۵ دن زندہ رہیں (وقائع ائمه اربعہ)۔

۸ - امیر المؤمنین کا بیان ہے کہ حسین یار ہو گئے تو فاطمہ رسول اکرم کے پاس گئی اور دعائے صحت کا تقاضا کیا — تو جبریل امین یہ پیغام الہی لے کر نازل ہو گئے کہ قوت علامت آفت ہے لہذا پانی پر ۴۰ مرتبہ سورہ حمد دم کر کے چھرک دو انتہ شفا ہو جائے گی سورہ حمد میں حوت قوت نہیں ہے۔

(مستدرک الوسائل ص ۲۱۲) واکھد شہد رب العالمین

جو آدمی

۱۱ ہجری اولیٰ ص ۳۲

(۱) دعاؤھا

فی تسبیح اللہ سبحانہ

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُتَنَبِّهِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ
الْبَازِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحَانَ مَنْ
لَيْسَ الْبُهْجَةَ وَالْجَمَالَ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّى بِالثُّورِ وَالْوَقَارِ،
سُبْحَانَ مَنْ يَرَى آثَرَ النَّعْلِ فِي الصَّوَاءِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرَى وَقَعَ
الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هَكَذَا وَلَا هَكَذَا غَيْرُهُ.

و فی روایۃ:

سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَازِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ
الشَّامِخِ الْمُتَنَبِّهِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحَانَ
ذِي الْبُهْجَةِ وَالْجَمَالَ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّى بِالثُّورِ وَالْوَقَارِ،
سُبْحَانَ مَنْ يَرَى آثَرَ النَّعْلِ فِي الصَّوَاءِ وَقَعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ.

۱۔ حمد و ثنا کے پروردگار سے متعلق دعائیں

- ۱۔ تسبیح و تنزیہ پروردگار
- ب۔ ہر قسم کی تاریخ کی تسبیح
- ج۔ بندی اخلاق کی دعائیں
- د۔ دنیا و آخرت کے ضروریات کی دعائیں

(۲) دعاؤھا

فِي تَسْبِيحِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ مِنَ الشَّهْرِ
سُبْحَانَ مَنْ اسْتَنَارَ بِالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ، سُبْحَانَ مَنْ
اخْتَجَبَ فِي سَنَعِ سَطَاوَاتِ، فَلَا عَيْنٌ تَرَاهُ، سُبْحَانَ مَنْ أَدَلَّ
الْخَلَائِقَ بِالْمَوْتِ، وَأَعَزَّ نَفْسَهُ بِالْحَيَاةِ، سُبْحَانَ مَنْ يَبْقَى
وَيَقْنَى كُلُّ شَيْءٍ سِوَاهُ.

سُبْحَانَ مَنْ اسْتَخْلَصَ الْحَمْدَ لِنَفْسِهِ وَأَزْ تَضَاهُ، سُبْحَانَ
السَّحَى الْعَلِيمِ، سُبْحَانَ الْحَلِيمِ الْكَرِيمِ، سُبْحَانَ
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳) دعاؤھا

فِي طَلَبِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَرُغْبَتِي الْأَفْعَالِ
اللَّهُمَّ يَعْلَمُكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَيَّ الْخَلْقِ، أَخْبِنِي مَا
عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي.
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ، وَخَشْيَتِكَ فِي الرِّضَا
وَالْعُضْبِ، وَالْقُضْدِ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ.

۱- دعائے متعلق بہ تسبیح پروردگار

پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو بلند ترین اور عظیم ترین عزت کا مالک ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو بزرگ و برتر جلال کا مالک ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو قابل افتخار و قدیم ترین ملک کا مالک ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جس کا لباس حسن و جمال ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جس کی ردا نور اور وقار ہے۔

پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو چمکنے پھیر چوٹیوں کے نشان قدم دیکھ لیتا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو ہوا میں پرندوں کی پرواز کے اثرات دیکھ لیتا ہے؟

پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو خود ایسا ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ہے۔

پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو صاحب جلال

دوسری روایت
بلند و عظیم ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو صاحب عزت و سرفراز و سر بلند ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جو صاحب ملک قدیم و با افتخار ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ جو صاحب حسن و جمال ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ جس کی ردا نور اور وقار ہے۔

پاک و پاکیزہ ہے وہ جو چوٹیوں کے نشان قدم اور ہوا میں پرندوں کی گزرگاہ کو دیکھ لیتا ہے۔

جال الاسلوع سید بن طاووس ص ۱۶۱۔ بحار ص ۱۸۱۔ مستدرک وسائل ص ۶۷۔ مصباح شیخ طوسی ص ۲۱، کامل الزیارات ص ۲۲، مصباح کفعمی ص ۲۱

میرا سوال اس نعمت کے بارے میں ہے جو تمام نہ ہو اور اس خنکی چشم کے بائے میں ہے جس کا سلسلہ ختم نہ ہو۔

میں تیرے فیصلے سے راضی رہنے کا سوالی ہوں اور موت کے بعد سکون زندگی چاہتا ہوں اور تیرے روتے جمال کی زیارت کا شوق ہوں۔ مجھے تیری ملاقات کا شوق اور کارہے بشرطیکہ نہ اس میں کوئی نقصان وہ رنج و غم ہو اور نہ تنگ و تاریک فتنہ خدایا مجھے ایمان کی زینت سے آراستہ کر دے اور ہدایت یافتہ ہدایت کرنے والا بنا دے۔ اے عالمین کے پروردگار۔

۴۔ دنیا و آخرت کے تمام مقاصد متعلق دعا

خدایا مجھے جو رزق دے اسی پر قانع بنا دے۔ اور جب تک زندہ رکھنا عاقبت کے ساتھ رکھنا اور محبوب کی پردہ پوشی کرتے رہنا پھر جب مر جاؤں تو مجھ پر رحم کرنا اور میرے گناہوں کو معاف کر دینا۔ خدایا جو رزق میرے واسطے مقدر نہیں کیا ہے اس کی کوشش میں مبتلا نہ ہونے دینا اور جو مقدر کر دیا ہے اسے سہل اور آسان بنا دینا۔
خدایا میرے والدین اور جس نے بھی مجھ پر احسان کیا ہے سب کو سیری طرت سے بہترین بدلہ عطا فرماتا۔

خدایا مجھے اس کام کے لئے فرصت فراہم کر دینا جس کے لئے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور اس کام میں مشغول نہ ہونے دینا جس کی ذمہ داری تجھے تو نے لی ہے (رزق) جب میں استغفار کر رہا ہوں تو مجھ پر عذاب نہ کرنا۔ اور جب میں ہاتھ پھیلاتے ہوئے ہوں تو مجھے محروم نہ کر دینا۔

خدایا مجھے خود میرے نزدیک ذلیل بنا دینا لیکن اپنی شان کو عظیم بنا دینا۔ مجھے اپنی اطاعت اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے اور جس میں تیری ناراضگی ہو اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرماتا۔ اے بہترین رحم کرنے والے!

پیچ الدعوت سید بن طاووس ص ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲

۵۔ نماز وتر کے بعد کی دعا

معصومہ عالم سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم نے جہاد کے فضائل بیان کر کے اس کی طرف رغبت دلائی تو میں نے بھی جہاد کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا۔ میں اس سے آسان چیز بتلاؤ دیتا ہوں جس کی فضیلت بہت عظیم ہے دیکھو جو بھی یومئہ یا ہر روز نماز وتر کے بعد دو سجدہ کرے اور ہر سجدہ میں پانچ مرتبہ کہے۔ **سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ** (پاک اور پاکیزہ صفات ہے وہ جو ملائکہ اور روح القدس کا پروردگار ہے) ایسا انسان سجدہ سے سر نہ اٹھائے گا مگر یہ کہ پروردگار اس کے تمام گنہوں کو معاف کر دے گا اور اور اس کی ہر دعا کو قبول کرے گا اور اگر اس رات میں مرجائے گا تو شہید مرے گا۔

۶۔ تعقیب نماز ظہر کی دعا

پاک و پاکیزہ ہے وہ صاحبِ عتبتِ بلند و برتر — پاک و پاکیزہ ہے وہ صاحبِ جلالِ بزرگ و بالاتر
پاک و پاکیزہ ہے وہ صاحبِ ملکِ قدیم و با افتخار — ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی نعمتوں کے طفیل میں علم و عمل کی اس منزل تک پہنچا ہوں اور اس کی طرف رغبت کر کے اس کے اوامر کی اطاعت کر رہا ہوں۔

لے اہل البیت توفیق ابو علم ص ۱۸

لے فلاح السائل سیدین طاؤس ص ۱۵۳، بکار ص ۶۲

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

(۵) دعاؤھا ﷺ

بعد صلاة الوتر

عن فاطمة ؑ: رَغِبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجِهَادِ وَ ذَكَرَ فَضْلَهُ،
نَسَأْتَهُ الْجِهَادَ، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ سِيرٍ وَ اجْرِهِ كَبِيرٍ، مَا مِنْ
مُؤْمِنٍ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ يَسْجُدُ عَقِبَ الْوَتْرِ سَجْدَتَيْنِ وَ يَقُولُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ:
سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ خَمْسَ مَرَّاتٍ.
لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ كُلَّهَا وَ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعَاةَهُ
وَ اِنْ مَاتَ فِي لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيدًا.

(۶) دعاؤھا ﷺ

فی تعقیب صلاة الظهر

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُتَنَبِّهِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ
الْبَازِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي بِنِعْمَتِهِ بَلَغْتُ مَا بَلَغْتُ مِنَ الْعِلْمِ بِهِ وَالْعَمَلِ لَهُ، وَالرَّغْبَةَ
إِلَيْهِ وَالطَّاعَةَ لِأَمْرِهِ.

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي جَاحِدًا لِّشَيْءٍ مِنْ كِتَابِهِ،
وَلَا مَتَّحِرًا فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانِي
لِدِينِهِ، وَلَمْ يَجْعَلْنِي أَعْبُدُ شَيْئًا غَيْرَهُ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَوْلَ الثَّوَابِينَ وَعَمَلَهُمْ،
وَنَجَاةَ الْمُجَاهِدِينَ وَثَوَابَهُمْ، وَتَصَدِيقَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَوَكُّلَهُمْ،
وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَالْأَمْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
خَيْرَ غَائِبٍ أَنْتَظِرُهُ، وَخَيْرَ مُطَّلِعٍ يَطَّلِعُ عَلَيَّ.

وَأَرْزُقْنِي عِنْدَ حُضُورِ الْمَوْتِ وَعِنْدَ نُزُولِهِ، وَفِي
عَمْرَاتِهِ، وَحِينَ تُنْزَلُ النَّفْسُ مِنَ التَّرَاقِي، وَحِينَ تَبْلُغُ
الْحُلُقُومَ، وَفِي خَالِ خُرُوجِي مِنَ الدُّنْيَا، وَتِلْكَ السَّاعَةَ الَّتِي
لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي فِيهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، وَلَا سِدَّةً وَلَا رِخَاءً، رُوحًا
مِنْ رَحْمَتِكَ، وَحَظًّا مِنْ رِضْوَانِكَ، وَبُشْرَى مِنْ كَرَامَتِكَ.

قَبْلَ أَنْ تَتَوَفَّى نَفْسِي، وَتَقْبِضَ رُوحِي، وَتَسْلُطَ
مَلَكَ الْمَوْتِ عَلَيَّ إِحْرَاجِ نَفْسِي، وَبِبُشْرَى مِثْلِكَ يَا رَبِّ
لَيْسَتْ مِنْ أَحَدٍ غَيْرِكَ، تَقْلَعُ بِهَا صَدْرِي، وَتَسْرُبُ بِهَا نَفْسِي،
وَتَقْرُبُ بِهَا عَيْنِي، وَتَهْتَلُّ بِهَا وَجْهِي، وَيَسْفُرُ بِهَا لَوْنِي،
وَيَطْمِنُّ بِهَا قَلْبِي، وَيَبْشَرُ بِهَا عَلَيَّ سَرَائِرَ جَسَدِي.

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی کتاب کے کسی حصہ کا
منکر نہیں بنایا اور اپنے معاملات کے کسی مسئلہ میں متحیر نہیں بنایا۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے دین کی ہدایت دی ہے
اور اپنے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرنے دی ہے۔

خدا یا میرا سوال یہ ہے کہ مجھے توبہ کرنے والوں جیسا قول و عمل عنایت
فرما اور مجاہدین جیسی نجات اور نعمت عطا فرما

صاحبان ایمان جیسی تصدیق اور تائید مرحمت فرما اور موت کے
ہنگام راحت اور حساب کے وقت امن و امان عطا فرما موت کو وہ بہترین
غائب قرار دے جس کا انتظار کروں اور وہ بہترین منظر بنا دے جو سامنے
آنے والا ہے۔

اور مجھے اس وقت جب موت کا سامنا ہو اور اس کا نزول ہو اور جب
اس کی سختیوں کا مقابلہ ہو اور روح کھینچ کھینچ کر نکل رہی ہو اور سانس حلق تک
پہنچ جائے — اور میں دنیا سے جا رہا ہوں اور میرے اختیار میں نفع و
نقصان اور مشرت و سہولت کچھ نہ ہو — تو اپنی رحمت کا سکون اور اپنی
رضا کا حصہ اور اپنی کرامت کی بشارت عطا فرما — قبل اس کے کہ میری
جان نکل جائے اور تو میری روح کو قبض کرے اور مجھ پر روح نکالنے کے لئے
ملک الموت کو مسلط کر دے۔

خدا یا صرف تیری بشارت ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو میرے
سینہ کو سکون، میرے نفس کو مسرت، میری آنکھوں کو ٹھنڈک، میرے پیرے
کو بشارت، میرے رنگ کو چمک دمک اور میرے قلب کو اطمینان دے سکتی
ہے اور میرے پورے وجود پر اس کے سکون کا اثر ظاہر ہو سکتا ہے۔

يُعْطِنِي بِهَا مَنْ حَضَرَنِي مِنْ خَلْقِكَ، وَمَنْ سَمِعَ بِي مِنْ
عِبَادِكَ، تَهَوَّنَ بِهَا عَلَيَّ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ، وَتَفَرَّجَ عَنِّي بِهَا
كُرْبَتُهُ، وَتَخَفَّفَ بِهَا عَنِّي شِدَّتُهُ، وَتَكَشَّفَ عَنِّي بِهَا سَقَمُهُ،
وَتَذَهَبَ عَنِّي بِهَا هَمُّهُ وَحَسْرَتُهُ، وَتَقْصِمَنِي بِهَا مِنْ أَسْفِدِ
وَقَيْتِهِ، وَتَجِيرُنِي بِهَا مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا يَخْضُرُ أَهْلَهُ،
وَ تَرزُقُنِي بِهَا خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا يَخْضُرُ عِنْدَهُ، وَخَيْرَ مَا هُوَ كَائِنٌ
بَعْدَهُ.

ثُمَّ إِذَا تَوَقَّيْتُ نَفْسِي وَقَبَضْتُ رُوحِي، فَاجْعَلْ رُوحِي
فِي الْأَزْوَاجِ الرَّائِحَةِ، وَاجْعَلْ نَفْسِي فِي الْأَنْفُسِ الصَّالِحَةِ،
وَاجْعَلْ جَسَدِي فِي الْأَجْسَادِ الْمُطَهَّرَةِ، وَاجْعَلْ عَظْمِي
فِي الْأَعْمَالِ الْمَعْكُوبَةِ.

ثُمَّ ارزُقْنِي مِنْ خِطْبِي مِنَ الْأَرْضِ، وَمَوْضِعِ جُثِّي،
حَيْثُ يُؤَفَّتُ لَحْمِي، وَيُدْفَنُ عَظْمِي، وَأَتْرَكَ وَحِيداً لَا حِيلَةَ

لِي
سَلْبِي الْبِلَادُ وَتَخْلَأُ مِنِّي الْعِبَادُ، وَافْتَرَّتْ إِلَيَّ
رَحْمَتِكَ، وَاخْتَجَّتْ إِلَيَّ صَالِحِ عَمَلِي، وَالْقَتِي مَا سَهَدْتُ
لِنَفْسِي، وَقَدَّمْتُ لِأَخْرَتِي، وَعَمِلْتُ فِي أَيَّامِ حَيَاتِي، فَوَزَأُ

اور جسے دیکھ کر وقت تزع کے تمام حاضرین اور میرے حالات سننے
لے تمام سامعین رشک کر سکتے ہیں۔ لہذا اس کے ذریعہ جو موت کی نعمتوں
کو آسان کر دے اور اس کے رنج و کرب کو دور کر دے اور اس کی شدت
کو ہلکا بنا دے اور اس کی بیماری کا ازالہ کر دے اور اس کے ہم و غم کو
دفع کر دے اور اس کے افسوس اور فتنے سے محفوظ کر دے اور موت کے
شعر کے ساتھ مرنے والے پر وارد ہونے والے ہر شر سے نجات دیدے اور
اس کے خیر کے ساتھ اس وقت وارد ہونے والے ہر خیر کو عطا فرمادے اور
وہ خیر بھی دیدے جو موت کے بعد واقع ہونے والا ہے۔

اس کے بعد جب میری موت واقع ہو جائے اور روح نکال لی جائے
تو میری روح کو پر سکون روحوں میں قرار دیدینا اور میرے نفس کو صلح ترین
نفسوں میں رکھ دینا۔ میرے جسم کو پاکیزہ اجسام اور میرے اعمال کو مقبول
اعمال کی منزل میں رکھ دینا۔

اس کے بعد جب مجھے اس خطہ زمین میں پھپھایا جائے جہاں میرا
گوشت نکل جائے اور ہڈیاں دفن رہ جائیں اور مجھے بے سہارا اتھا چھوڑ دیا
جائے اور شہر والے مجھے اپنے سے دور پھینک دیں اور سارے بندے
مکھ سے الگ ہو جائیں اور میں تیری رحمت کا فقیر اور تیک اعمال کا محتاج
ہو جاؤں اور وہ سب سلخے آجائے جسے میں نے اپنے لئے ہیا کر رکھا
ہے اور اپنی آخرت کے لئے آئے آئے بھج دیا ہے اور زندگی میں جو
اعمال کئے ہیں ————— اپنی رحمت کی کامیابی

مِنْ رَحْمَتِكَ، وَضِيَاءٍ مِنْ نُورِكَ، وَتَثِيْبًا مِنْ كَرَامَتِكَ، بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِنَّكَ تَخْلُ الظَّالِمِينَ
وَتَفْعَلُ مَا تَشَاءُ.

ثُمَّ بَارِكْ لِي فِي الْبَهْثِ وَالْحِسَابِ، إِذَا انْشَقَّتِ الْأَرْضُ
عَنِّي، وَتَخَلَّ الْعِبَادُ مِنِّي، وَعَشِيْتِي الصَّيْحَةَ، وَأَزْرَعْتِي
النَّفْعَةَ، وَتَشَرَّتْنِي بَعْدَ الْمَوْتِ، وَبَعَثْتَنِي لِلْحِسَابِ.

فَابْعَثْ مَعِيَ يَا رَبُّ نُورًا مِنْ رَحْمَتِكَ، يَسْعَى بَيْنَ يَدَيَّ
وَعَنْ يَمِينِي، تُؤْمِنُنِي بِهِ، وَتَرْبِطُ بِهِ عَلَيَّ قَلْبِي، وَتُظْهِرُ بِهِ
عُذْرِي، وَتُبَيِّضُ بِهِ وَجْهِي، وَتُصَدِّقُ بِهِ حَدِيثِي، وَتُفْلِحُ بِهِ
حُجَّتِي، وَتُبَلِّغُنِي بِهِ الْعُرْوَةَ الْقُصْوَى مِنْ رَحْمَتِكَ، وَتُحَلِّبُنِي
الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا مِنْ جَنَّتِكَ.

وَ تَرْزُقُنِي بِهِ مُرَاقَبَةَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، فِي
أَعْلَى الْجَنَّةِ دَرَجَةً، وَأَبْلَغَهَا فَضِيلَةً، وَأَبْرَهَا عَطِيَّةً، وَأَرْفَعَهَا
نَفْسَةً، مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ
وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَحَسُنَ أَوْلَاكَ رَفِيقًا.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلَيَّ جَمِيعِ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَيَّ الْمَلَائِكَةِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَيَّ إِلَهَ

اپنے نور کی روشنی اور اپنی کرامت کا استقرار عطا فرمادینا اس
قول ثابت کے ذریعہ جو حیات دنیا و آخرت کا وسیلہ ہے کہ تو ظالموں کو
راستہ کی ہدایت نہیں دیتا ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔

اس کے بعد مجھے روز قیامت اور منزل حساب میں برکت عنایت
فرمانا۔ جب زمین شکافتہ ہو اور بندے مجھ سے دور ہو جائیں اور آسمانی
آواز ہوش اٹھا دے اور صورت اسرافیل لڑزہ بر اندام کر دے اور
تو موت کے بعد زندہ کر کے موقف حساب میں حاضر کر دے۔

خدا یا اس وقت میرے ساتھ اپنی رحمت کا وہ نور بھی کر دینا جو
میرے آگے اور واسطے چلتا رہے اور اس کے ذریعہ تو مجھے امن و امان
اور میرے دل کو اطمینان عطا فرمادے کہ میرا عذر واضح ہو جائے میرا
چہرہ روشن ہو جائے۔ میری باتیں سچی ثابت ہوں۔ میری دلیل کامیاب
ہو اور تو مجھے اپنی رحمت کے مضبوط سہارے تک پہنچا دے اور جنت کے
بلند ترین درجہ میں ساکن کر دے۔

مجھے حضرت محمد کی رفاقت عطا فرما جو تیرے بندہ اور رسول ہیں
اور جنت کے بلند ترین درجہ میں جو فضیلت کی عظیم ترین منزل اور تیری
نیک ترین عطا اور بلند ترین قیمتی مقام ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ قرار دینا
جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں اور جو تیرے انبیاء۔ صدیقین، شہداء
اور صالحین ہیں اور وہی بہترین رفیق ہیں۔

خدا یا حضرت محمد پر رحمت نازل فرما جو خاتم النبیین ہیں اور تمام انبیاء و
مرسلین اور تمام ملائکہ مقربین پر اور ان کی آل طیبین و طاہرین پر اور تمام
آئمہ ہادین و ہدیین پر۔ آمین اے رب العالمین!

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَعَلِيَّ أَيْمَةَ الْهُدَى أَجْمَعِينَ، آمِينَ
رَبِّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَيْتَنَاهُ، وَصَلِّ
عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كَمَا رَجَيْتَنَاهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كَمَا
عَزَّزْتَنَاهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كَمَا فَضَلْتَنَاهُ، وَصَلِّ
عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كَمَا نَصَرْتَنَاهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ
مُحَمَّدٍ كَمَا أَنْقَذْتَنَاهُ مِنْ النَّارِ.

اللَّهُمَّ بِيحْضِ وَجْهَهُ، وَأَعْلَى كَعْبَتِهِ، وَأَقْلَبِ حُجَّتَهُ، وَأَتِمِّمْ
نُورَهُ، وَثَقِّلْ مِيزَانَهُ، وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ، وَأَسْحَ لَهْ حَتَّى يَرْضَى،
وَبَلِّغْهُ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ
الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، وَاجْعَلْهُ أَفْضَلَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
عِنْدَكَ مَنزِلَةً وَوَسِيلَةً.

وَالْفُضْضُ بِنَا آتَرُهُ، وَاسْقِنَا بِكَاسِهِ، وَأَوْرِدْنَا حَوْضَهُ،
وَاحْشُرْنَا فِي رُؤْمَرِيهِ، وَتَوَلَّنَا عَلَيَّ مِلَّتِيهِ، وَأَسْأَلُكَ بِنَا سُئَلَهُ،
وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِيهِ، غَيْرَ خَزَائِنَا وَلَا نَادِمِينَ، وَلَا شَاكِينَ
وَلَا مُبَدِّلِينَ.

يَا مَنْ بَابُهُ مَشْفُوحٌ لِذَاعِيهِ، وَحِجَابُهُ مَرْفُوحٌ لِزَاجِعِهِ، يَا
سَائِرَ الْأَمْرِ الْقَبِيحِ وَمُدَاوِيَ الْقَلْبِ الْجَرِيحِ، لَا تُفْضِخْنِي

خدا یا حضرت محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے میں ان کے ذریعہ
ہدایت دی ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہم پر رحمت
نازل کی ہے۔ اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں رحمت
بخشی ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں نصیحت دی
ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں شرف دیا ہے اور
ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہماری مدد کی ہے اور ان پر
رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں جہنم کے کنارہ سے نکال دیا ہے۔
خدا یا ان کے چہرہ کو روشن فرما دے۔ ان کے درجہ کو بلند فرما دے۔
ان کی محبت کو کامیاب بنا دے۔ ان کے نور کو مکمل فرما دے۔ ان کے
میزانِ عمل کو سنگین بنا دے۔ ان کے برہان کو عظیم قرار دے اور انہیں
اس قدر وسعت عطا فرما دے کہ وہ راضی ہو جائیں۔ انہیں جنت کے درجے
دو سیلے تک پہنچا دے اور اس مقام محمود کو عطا فرما دے جس کا ان سے
وعدہ کیا ہے۔ انہیں اپنے نزدیک منزلت و وسیلہ کے اعتبار سے تمام
انبیاء و مرسلین سے بالاتر قرار دے۔

ہیں ان کے نقش قدم پر چلا دے۔ ان کے جام سے سیراب کر دے۔ ان کے
حوض کو شرب پر وارد کر دے۔ ان کے گروہ میں مشورہ فرماتا اور ان کے دین پر دنیا
سے اٹھاتا۔ ان کے راستہ پر چلا تا اور ان کی بیعت کے اعتبار پر گناہ دنیا جہاں
تک کوئی رسوائی ہو اور نہ شرمندگی نہ کوئی شک و شبہ ہو اور نہ عقائد میں تبدیلی۔
اسے وہ پورے نگار جس کا دروازہ دکھا کر لے والوں کے لئے کھلا ہوا ہے اور
جس کے ہر دست امیدواروں کے لئے اٹھ ہوئے ہیں اس امر توحیح کے پردہ پوشی و تھلب
بجس کا دکھا کر لے والے! ہمیں روز قیامت ہر گناہوں کی بنا پر رسوا نہ کر دینا

فِي مَشْهَدِ الْقِيَامَةِ بِمُؤَيَقَاتِ الْأَثَامِ.

يَا غَايَةَ الْمُضْطَرِّ الْفَقِيرِ، وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ، هَبْ لِي مُؤَيَقَاتِ الْجَزَائِرِ، وَاعْفُ عَنِّي فَاضِحَاتِ السَّرَائِرِ، وَاعْسِلْ قَلْبِي مِنْ وَزْرِ الْخَطَايَا، وَارْزُقْنِي حُسْنَ الْأَسْتِعْذَادِ لِتُرُؤْلِ الْعَنَايَا.

يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَمُنْتَهَى أَمْنِيَّةِ السَّائِلِينَ، أَنْتَ مَوْلَايَ، فَتَحَّتْ لِي بَابَ الدُّعَاءِ وَالْإِنَابَةِ، فَلَا تُغْلِقْ عَنِّي بَابَ الْقَبُولِ وَالْإِجَابَةِ، وَتَجَنَّبِي بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ، وَتَوَثَّقِي بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْجَنَانِ، وَاجْعَلِي مَتَمَسِّكًا بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَاخْتِمْ لِي بِالسَّعَادَةِ.

وَآخِئِنِّي بِالسَّلَامَةِ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَمَالِ، وَالْعِزَّةِ وَالْجَلَالِ، وَلَا تُشِمِّتْ بِي عَدُوًّا وَلَا خَائِدًا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ سُلْطَانًا عَنِيدًا وَلَا شَيْطَانًا مَرِيدًا، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا.

اے بھاری فقیر کے منتہائے نظر ایک شکستہ بڑیوں کے جوڑنے والے! ہمارے جہلک جرائم کو بخش دے اور ہمارے رسوا کن پوشیدہ عیوب سے درگزر فرما۔ ہمارے دل کو خطاؤں کی کثافت سے دھو دے اور ہمیں وقت نزول موت کے لئے بہترین آمادگی عنایت فرما دے۔

اے بہترین محرم کرنے والے اور اے سالکوں کی امیدوں کے آخری مرکز! تو میرا مولیٰ ہے۔ تو نے توبہ اور توبہ کے دروازے کھول دئے ہیں تو اب قبولیت و استجابت کے دروازوں کو بند نہ کر دینا اور ہمیں اپنی رحمت کی بنا پر عذاب جہنم سے بچالینا اور جنت کے غرفوں میں جگہ دیدینا۔ ہمیں اپنے مضبوط سہارے سے تسک کی توفیق عطا فرما نا اور ہمارا خاتمہ سعادت و نیک سبخی پر قرار دیدے۔

اور ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھنا اے صاحب فضل و کمال اور مالک عزت و جلال! ہمارے دشمنوں اور حاسدوں کو ظفر کا موقع نہ دینا اور ہم پر کسی دشمن بادشاہ یا سرکش شیطان کو مسلط نہ کر دینا۔ اپنی رحمت کا طہ کے طفیل۔

اے بہترین رحم کرنے والے خداے علی و عظیم کے علاوہ کوئی قوت اور تدبیر نہیں ہے۔ اللہ حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر بہترین صلوات و سلام نازل فرمائے۔

(۷) دعاؤھا

فی تعقیب صلاۃ العصر

سُبْحَانَ مَنْ يَغْلَمُ جَوَارِحَ الْقُلُوبِ، سُبْحَانَ مَنْ يُنْصِبِي
عَدَدَ الذُّنُوبِ، سُبْحَانَ مَنْ لَا يَخْفِي عَلَيْهِ خَائِيَةٌ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي كَافِرًا
لِأَتَقِيهِ، وَلَا جَاحِدًا لِفَضْلِهِ، فَالْحَمْدُ فِيهِ وَهُوَ أَهْلُهُ.

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيَّ حُجَّتِهِ الْبَاقِيَةِ عَلَيَّ جَمِيعَ مَنْ خَلَقَ،
مِمَّنْ أَطَاعَهُ وَمِمَّنْ عَصَاهُ، فَإِنْ رَجِمَ فَمِنْ مَنِّي، وَإِنْ
عَاقَبَ فَمِنَا قَدَمَتْ أَيْدِيهِمْ وَمَا اللَّهُ بِظَلَامٍ لِقَائِدٍ.

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ السَّطِي السَّكَّانِ، وَالرَّفِيعِ السَّنَانِ،
الشَّدِيدِ الْأَرْكَانِ، الْعَزِيزِ السُّلْطَانِ، الْعَلِيمِ السَّنَانِ، الْوَاضِحِ
الْبُرْهَانِ، الرَّحِيمِ الرَّحْمَانِ، السَّمِيمِ السَّنَانِ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اخْتَصَبَ عَنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ بَرَاءَةً بِحَقِيقَةِ
الرَّؤُوبِيَّةِ وَفُذْرَةِ الْوَحْدَانِيَّةِ، لَمْ تُذْرَفْهُ الْأَهْضَانُ، وَلَمْ تَحْطِ
بِالْأَخْبَارِ، وَلَمْ يَتَوَكَّلْهُ بِلُدَانِ، وَلَمْ يَتَوَكَّلْهُ إِخْتِيَارًا، لِأَنَّهُ الصَّلْبُ
الْجَبَّارُ.

۱۔ نماز صبح کے بعد دعاؤں کی دعا

پاک و پاکیزہ ہے وہ جو دلوں کے خیالات سے باخبر ہے۔ پاک و پاکیزہ
ہے وہ جو گناہوں کو شمار کر لیتا ہے۔

پاک و پاکیزہ ہے وہ جس پر زمین و آسمان کی کوئی شے پوشیدہ نہیں
ہے۔

شکر ہے اس مالک کا جس نے مجھے اپنی نعمتوں کا کفران کرنے والا اور
اپنے فضل و کرم کا منکر نہیں بنایا ہے مگر اخیر اسی میں ہے اور وہی اس کا
اہل ہے۔

ساری حمد اللہ کے لئے ہے کہ اس نے تمام مخلوقات پر اپنی حجت
تمام کر دی ہے چاہے وہ اطاعت گزار ہوں یا کافران۔ اس کے بعد وہ رحم
کرے تو اس کا احسان ہے اور عذاب کرے تو یہ بندوں کے اعمال کا نتیجہ ہے
اور وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی منزلت بلند اور اساس
رفیع الشان ہے۔ اس کے ارکان مستحکم اور اس کی سلطنت باعزت ہے۔
اس کی شان عظیم اور اس کا برہان واضح ہے۔ وہ رحیم و رحمان بھی ہے اور
منعم و محسن بھی ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے کو ان تمام مخلوقات سے
پوشیدہ کر رکھا ہے جنہیں حقیقت ربوبیت اور قدرت و وحدانیت کی بنا پر دیکھ
رہا ہے لہذا نگاہیں اس تک پہنچ نہیں سکتی ہیں اور خبریں اس کا احاطہ نہیں کر سکتی
ہیں۔ کوئی مقدار اس کا تعین نہیں کر سکتی ہے اور کوئی اعتبار اس کا خیال
بھی نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بادشاہ و چار ہے

اللَّهُمَّ قَدَّرْتَنِي مَكَانِي وَتَسَمَعْتَ كَلَامِي، وَتَطَّلَعْتَ عَلَيَّ
أَمْرِي، وَتَعَلَّمْتَ مَا فِي نَفْسِي، وَلَيْسَ يَخْفِي عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ
أَمْرِي، وَقَدْ سَعَيْتُ إِلَيْكَ فِي طَلِبَتِي، وَطَلَبْتُ إِلَيْكَ فِي
حَاجَتِي، وَتَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ فِي مَسْأَلَتِي، وَسَأَلْتُكَ لِفَقْرِي
وَحَاجَتِي، وَذَلَّتْهُ وَضِيقُهُ، وَيُؤْسٍ وَمَسْكَنَةٍ.

وَأَنْتَ الرَّبُّ الْجَوَادُ بِالْمَغْفِرَةِ، تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُ غَيْرِي،
وَلَا أَجِدُ مَنْ يَغْفِرُ لِي غَيْرُكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِي وَأَنَا فَقِيرٌ
إِلَى رَحْمَتِكَ.

فَأَسْأَلُكَ بِفَقْرِي إِلَيْكَ وَعِثَاكَ عَنِّي، وَبِسُقْدَرَتِكَ عَلَيَّ
وَقَلَّةِ امْتِنَاعِي مِنْكَ، أَنْ تَجْعَلَ دُعَائِي هَذَا دُعَاءً وَاقِقًا مِنْكَ
إِجَابَةً، وَمَجْلِسِي هَذَا مَجْلِسًا وَاقِقًا مِنْكَ رَحْمَةً، وَطَلِبَتِي
هَذِهِ طَلِبَةً وَاقِقَةً نَجَاحًا.

وَمَا خِفْتُ عُسْرَتَهُ مِنَ الْأُمُورِ فَيَسِّرْهُ، وَمَا خِفْتُ عَجْزَهُ
مِنَ الْأَشْيَاءِ فَوَسِّعْهُ، وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ مِنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
فَاعْلِبْهُ، آمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

وَهَوْنٌ عَلَيَّ مَا خَشِيتُ شِدَّتَهُ، وَاكْتِيفٌ عَلَيَّ مَا خَشِيتُ
كُرْبَتَهُ، وَيَسِّرْ لِي مَا خَشِيتُ عُسْرَتَهُ، آمِينَ رَبُّ الْعَالَمِينَ.

سایا تو میری منزل کو دیکھ رہا ہے اور میرے کلام کو سن رہا ہے۔ میرے
سے رکھتا ہے اور میرے دل کے حال سے واقف ہے۔ تجھ پر میرا کوئی
خفی نہیں ہے۔ میں نے اپنے مطالبات میں تیری ہی طرف دوڑنگائی
اپنی حاجتوں کا تجھ ہی سے تقاضا کیا ہے۔ اپنے سوال کیلئے
تجھ سے فریاد کی ہے اور تجھ سے بھی اپنے فقر و فاقہ، ذلت و تنگی اور سختی
کی بنا پر سوال کیا ہے۔

اور تو ہی وہ پروردگار ہے جو مغفرت کے ذریعہ کرم کرنے والا ہے۔
خدا یا تجھ عذاب کرنے کے لئے میرے علاوہ افراد بھی مل جائیں گے
مجھے بخشنے کے لئے تیرے علاوہ کوئی نہ لے گا تو میرے عذاب سے بے نیاز
کیوں میں تو بہر حال تیری رحمت کا محتاج ہوں۔

اب میں اپنے فقر اور تیری بے نیازی کی بنا پر تجھ سے سوال کر رہا
ہوں اور تیری قدرت کا ملہ اور اپنی کمزوری کی بنا پر تیرے سامنے ہاتھ پھیلا
رہا کہ میری دعا کو ایسی دعا بنا دے جس کے ساتھ تیری قبولیت ہو اور میری
سکون کو ایسی مجلس بنا دے جس کے ساتھ تیری رحمت ہو اور میری گزارش
کو ایسی گزارش بنا دے جس کے ساتھ کامیابی بھی ہو۔

خدا یا میں جن امور کی سختی سے خوفزدہ ہوں انھیں آسان بنا دے اور
جن اشیاء کی عاجزی سے ڈر رہا ہوں ان میں سہولت پیدا کر دے اور مخلوقات میں
جو مجھے میرے باپ سے برا ارادہ رکھتا ہو اسے مغلوب بنا دے۔ آمین

اے بہترین رحم کرنے والے

خدا یا میں جس امر کی شدت سے خوفزدہ ہوں اسے آسان بنا دے اور
جس چیز کے سنج سے ترساں ہوں اسے دور کر دے اور جس کی تنگی سے ڈر رہا ہوں
اس میں سہولت پیدا کر دے۔ آمین اے رب العالمین

اللَّهُمَّ أَنْزِعِ الْعُجْبَ وَالرِّيَاءَ، وَالْكَبْرَ وَالْبُهْمِيَّ، وَالْحَمْدَ
وَالضَّنْفَ وَالشُّكَّ، وَالْوَهْنَ وَالضَّرَّ وَالْأَسْقَامَ، وَالْجَذْلَانَ
وَالْمَكْرَ وَالْخَدِيقَةَ، وَالْبَيْتَةَ وَالْقَسَادَ، مِنْ سَنِيٍّ وَتَصْرِيٍّ
وَجَمِيعِ جَوَارِحِي، وَخُذْ بِنَاصِيئِي إِلَيَّ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفِرْ ذَنْبِي، وَاسْتُرْ
عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَاجْبُرْ مَعْصِيَتِي، وَأَعْنِ قَسْرِي،
وَيَسِّرْ حَاجَتِي، وَأَقْلِنِي عَثْرَتِي، وَاجْمَعْ شَمْلِي، وَأَكْفِنِي مَا
أَهْتَنِي، وَمَا غَابَ عَنِّي وَمَا حَضَرَ نِي، وَمَا أَخَوْتُهُ مِنْكَ، يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ قَوِّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَاثُ ظَهْرِي إِلَيْكَ،
وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ بِمَا جَنَيْتُ عَلَيْهَا، فَرَقًا مِنْكَ وَخَوْفًا
وَطَمَعًا، وَأَنْتَ الْكَرِيمُ الَّذِي لَا يَنْقَطِعُ الرَّجَاءُ، وَلَا يُخَيِّبُ
الدُّعَاءُ.

فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ، وَمُوسَى كَلِيمِكَ،
وَعِيسَى رُوحِكَ، وَمُحَمَّدٍ صَفِيكَ وَنَبِيِّكَ، أَلَّا تُصْرِفَ وَجْهَكَ
الْكَرِيمَ عَنِّي، حَتَّى تَقْبَلَ تَوْبَتِي، وَتَرْضَى عَثْرَتِي، وَتَغْفِرَ لِي
خَطِيئَتِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَيَا أَحْكَمَ الْعَاكِمِينَ.

ای میری ساری ساری بھاری بھاری تمام اعضا و جوارح سے
میرا کبری، تکبر، ظلم، حسد، کوری، شک، غصت، تکلیف،
سنگ، مکر، دھوکہ بازی، بلا اور فساد کو دور کر دے اور
مجھ کو ان چیزوں کی طرف موڑ دے جن میں تیری رضا اور پسندیدگی
سے بہترین رحم کرنے والے۔

خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہوں کو معاف
کر۔ میرے محبوب کی پردہ پوشی فرما۔ میرے غم کو سکون عطا فرما۔
میرے کھانچ کر دے۔ مجھے فقیر میں بے نیازی عطا فرما۔
میرے گناہوں کو آسان کر دے۔ مجھے لغزشوں سے بچالے۔ میری پراگندگی
میں جمع کر دے۔ میرے لئے تمام اہم امور میں کافی ہو جا چاہے
مطلب ہوں یا حاضر اور ان تمام امور کے بارے میں کافی ہو جا جن کے لئے
مجھ سے خوفزدہ ہوں اسے بہترین رحم کرنے والے۔

خدا یا میں نے اپنے امور کو تیرے حوالہ کر دیا ہے اور اپنے کو تیری پناہ
میں دیدیا ہے۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے کی بنا پر اسے تیرے سپرد کر دیا ہے کہ میں
تجھ سے خوفزدہ اور ہراساں بھی ہوں اور تیری مغفرت کی طمع بھی رکھتا
ہوں۔ تو وہ خدا کے کریم ہے جو امیدوں کو منقطع نہیں کرتا ہے اور دعاؤں
کو قبولیت سے مایوس نہیں کرتا ہے۔

میں حضرت ابراہیم خلیل، موسیٰ کلیم، عیسیٰ روح القدس محمد مصطفیٰ کے
وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میری طرف سے اپنے گناہوں کو موڑ دینا
میں تک کہ تو میری توبہ کو قبول کر لے۔ میرے آنسوؤں پر رحم فرما اور میری
خطاؤں کو معاف کر دے۔

اے بہترین رحم کرنے والے اور سب سے بہتر حکیمانہ فیصلے کرنے
والے!

والے!

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

اللَّهُمَّ قَدَّرْتَنِي مَكَانِي وَتَسَمَّعْتُ كَلَامِي، وَتَطَّلَعْتَ عَلَيَّ
أَمْرِي، وَتَعَلَّمْتَ مَا فِي نَفْسِي، وَكَيْفَ يَخْفِي عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ
أَمْرِي، وَقَدْ سَعَيْتُ إِلَيْكَ فِي طَلِبَتِي، وَطَلَبْتُ إِلَيْكَ فِي
حَاجَتِي، وَتَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ فِي مَسْأَلَتِي، وَسَأَلْتُكَ لِفَقْرِي
وَحَاجَةٍ، وَذَلَّةٍ وَضِيقَةٍ، وَبُؤْسٍ وَمَسْكَنَةٍ.
وَأَنْتَ الرَّبُّ الْجَوَادُ بِالْمَغْفِرَةِ، تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُ غَيْرِي،
وَلَا أَحَدٌ مَنْ يَغْفِرُ لِي غَيْرُكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِي وَأَنَا فَاقِرٌ
إِلَى رَحْمَتِكَ.

فَأَسْأَلُكَ بِفَقْرِي إِلَيْكَ وَعِغْنَاكَ عَنِّي، وَبِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ
وَقَلَّةِ امْتِنَاعِي مِنْكَ، أَنْ تَجْعَلَ دُعَائِي هَذَا دُعَاءً وَاقِقَ مِنْكَ
إِجَابَةً، وَمَجْلِسِي هَذَا مَجْلِسًا وَاقِقَ مِنْكَ رَحْمَةً، وَطَلِبَتِي
هَذِهِ طَلِبَةً وَاقِقَةً نَجَاحًا.

وَمَا خِفْتُ عُسْرَتَهُ مِنَ الْأُمُورِ فَيَسِّرَهُ، وَمَا خِفْتُ عَجْزَهُ
مِنَ الْأَشْيَاءِ فَوَسِّعَهُ، وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ مِنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
فَأَغْلِبْنِي، آمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

وَهَوْنٌ عَلَيَّ مَا خَشِيتُ شِدَّتَهُ، وَاكْشِفْ عَنِّي مَا خَشِيتُ
كُرْبَتَهُ، وَيَسِّرْ لِي مَا خَشِيتُ عُسْرَتَهُ، آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

خدا یا تو میری منزل کو دیکھ رہا ہے اور میرے کلام کو سن رہا ہے۔ میرے
اور کی خبر رکھتا ہے اور میرے دل کے حال سے واقف ہے۔ تجھ پر میرا کوئی
مسئلہ مخفی نہیں ہے۔ میں نے اپنے مطالبات میں تیری ہی طرف دوڑ لگائی
ہے اور اپنی حاجتوں کا تجھ ہی سے تقاضا کیا ہے۔ اپنے سوال کیلئے
تجھ ہی سے فریاد کی ہے اور تجھ سے بھی اپنے فقر و فاقہ، ذلت و تنگی اور سختی
و مسکینی کی بنا پر سوال کیا ہے۔

اور تو ہی وہ پروردگار ہے جو مغفرت کے ذریعہ کرم کرنے والا ہے۔
خدا یا تجھے عذاب کرنے کے لئے میرے علاوہ افراد بھی مل جائیں گے
لیکن مجھے بخشنے کے لئے تیرے علاوہ کوئی نسلے گا تو میرے عذاب سے بے نیاز
ہے لیکن میں تو بہر حال تیری رحمت کا محتاج ہوں۔

اب میں اپنے فقر اور تیری بے نیازی کی بنا پر تجھ سے سوال کر رہا
ہوں اور تیری قدرت کا لہ اور اپنی کمزوری کی بنا پر تیرے سامنے ہاتھ پھیلا
ہوں کہ میری دعا کو ایسی دعا بنا دے جس کے ساتھ تیری قبولیت ہو اور میری
مجلس کو ایسی مجلس بنا دے جس کے ساتھ تیری رحمت ہو اور میری گزارش
کو ایسی گزارش بنا دے جس کے ساتھ کامیابی بھی ہو۔

خدا یا میں جن امور کی سختی سے خوفزدہ ہوں انھیں آسان بنا دے اور
جن اشیاء کی عاجزی سے ڈر رہا ہوں ان میں سعادت پیدا کر دے اور مخلوقات میں
جو بھی میرے بارے میں برا ارادہ رکھتا ہو اسے مغلوب بنا دے۔ آمین

اے بہترین رحم کرنے والے

خدا یا میں جس امر کی شدت سے خوفزدہ ہوں اسے آسان بنا دے اور
جس چیز کے رنج سے ترسا ہوں اسے دور کر دے اور جس کی تنگی سے ڈر رہا ہوں
اس میں سہولت پیدا کر دے۔ آمین اے رب العالمین

اللَّهُمَّ أَنْزِعِ الْعُجْبَ وَالرِّيَاءَ، وَالْكَبْرَ وَالْبُهْنِي، وَالْحَسَدَ
وَالصَّفَبَ وَالشُّكَّ، وَالْوَهْنَ وَالضَّرَّ وَالْأَسْخَامَ، وَالسَّخْذَلَانَ
وَالْمَكْرَ وَالْخَدْبَةَ، وَالْبَيْبَةَ وَالْفَسَادَ، مِنْ سِنِّي وَتَصْرِي
وَجَمِيعِ جَوَارِحِي، وَخُذْ بِنَاصِيئِي إِلَيَّ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالْمُحَمَّدِ وَعَافِرِ ذَنْبِي، وَاسْتُرْ
عَوْرَتِي، وَأَمِنْ رَوْعَتِي، وَاجْبُرْ مَنَاصِيئِي، وَأَعْنِ قَلْبِي،
وَيَسِّرْ حَاجَتِي، وَأَقْلِبْ عَثْرَتِي، وَاجْمَعْ شَمْلِي، وَأَكْفِنِي مَا
أَهْتَنِي، وَمَا غَابَ عَنِّي وَمَا حَضَرَ نِي، وَمَا أَخَوْتُهُ مِنْكَ، يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ،
وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ بِمَا جَنَيْتُ عَلَيْهَا، فَرَقًا مِنْكَ وَخَوْفًا
وَطَمَعًا، وَأَنْتَ الْكَرِيمُ الَّذِي لَا يَسْقَطُ الرَّجَاءُ، وَلَا يُخَيَّبُ
الدُّعَاءُ.

فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ، وَمُوسَى كَلِيمِكَ،
وَعِيسَى رُوحِكَ، وَمُحَمَّدٍ صَفِيكَ وَنَبِيِّكَ، أَلَّا تُصْرِفَ وَجْهَكَ
الْكَرِيمَ عَنِّي، حَتَّى تَقْبَلَ تَوْبَتِي، وَتَرْحَمَ عَثْرَتِي، وَتَغْفِرَ لِي
خَطِيئَتِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَيَا أَحْكَمَ الْعَالَمِينَ.

خدا یا میری سزا دے، بھلائی دے، میرے تمام اعضاء و جوارح سے
عفو پندی، ریاکاری، تکبر، ظلم، حسد، کبر و روی، شک، حسد، تکلیف،
بیماری، بیماری، کبر، دھوکہ بازی، بلا اور فساد کو دور کر دے اور
میرے سب گناہوں کی طرف موڑ دے جو میں تیری رضا اور پسندیدگی
جو۔ اسے بہترین رحم کرنے والے۔

خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہوں کو معاف
کر دے۔ میرے محبوب کی پردہ پوشی فرما۔ میرے خوف کو سکون عطا فرما۔
میری معصیت کا علاج کر دے۔ مجھے فحشی میں بے نیازی عطا فرما دے۔
میری حاجتوں کو آسان کر دے۔ مجھے لغزشوں سے بچالے۔ میری پرانگی
کو اجتماع میں تبدیل کر دے۔ میرے لئے تمام اہم امور میں کافی ہو جا چاہے
وہ غائب ہوں یا حاضر اور ان تمام امور کے بارے میں کافی ہو جا جن کے لئے
میں تجھ سے خوفزدہ ہوں اسے بہترین رحم کرنے والے۔

خدا یا میں نے اپنے امور کو تیرے والد کو دیا ہے اور اپنے کو تیری پناہ
میں دیدیا ہے۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے کی بنا پر اسے تیرے سپرد کر دیا ہے کہ میں
تجھ سے خوفزدہ اور ہراساں بھی ہوں اور تیری مغفرت کی طمع بھی رکھتا
ہوں۔ تو وہ خدا کے کریم ہے جو امیدوں کو منقطع نہیں کرتا ہے اور دعاؤں
کو قبولیت سے مایوس نہیں کرتا ہے۔

میں حضرت ابراہیم خلیل، موسیٰ کیم، عیسیٰ روح القدس، محمد مصطفیٰ کے
وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میری طرف سے اپنے لئے کوئی موڑ لینا
یہاں تک کہ تو میری توبہ کو قبول کرے۔ میرے آنسوؤں پر رحم فرما اور میری
خطاؤں کو معاف کر دے۔

اسے بہترین رحم کرنے والے اور سب سے بہتر حکیمانہ فیصلے کرنے

والے!

خدا یا میرے ظالموں سے میرا انتقام لے لینا اور میرے دشمنوں سے تقابلہ میں میری امداد فرمانا۔

خدا یا میری مصیبت کو میرے دین میں نہ قرار دینا اور میرے لئے دنیا کو اہم ترین مقصد اور انتہائے علم نہ قرار دینا۔

خدا یا میرے اس دین کی اصلاح فرما دے جو میرے امور کا سہارا ہے اور میرے لئے اس دنیا کو صلح بنا دے جس میں میری زندگی ہے میری اس آخرت کی بھی اصلاح کر کے بدھریٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں اضافہ کا سامان بنا دے اور موت کو ہر شر سے بچنے کی منزل قرار دے۔

خدا یا تو موت معاف کرنے والا ہے اور تو معافی کو دوست بھی رکھتا ہے تو اب مجھے معاف کر دے اور مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں خیر رہے۔ اس کے بعد اگر موت ہی میں خیر ہو جائے تو پھر موت بھی دیدینا۔ میں تجھ سے حاضر و غائب ہر معاملہ میں تیرا خوف چاہتا ہوں اور رضا و غضب ہر منزل پر انصاف چاہتا ہوں۔

خدا یا مجھے فقیری اور مال داری دونوں میں میانہ روی عطا فرما اور وہ نعمت دیدے جو فنا نہ ہو۔ اور وہ خشکی چشم عطا کر دے جس کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ میں تیرے فیصلہ سے رضا مندی چاہتا ہوں اور تیرے جلال کی طرف نظر کرنے کی لذت کا طلب گار ہوں۔

خدا یا میں تجھ سے اپنے امور کی اصلاح کے لئے طالب ہدایت ہوں اور اپنے ہی نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

خدا یا۔ میں نے بدترین اعمال انجام دیئے ہیں اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے لہذا مجھے معاف کر دینا کہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں ہے۔ خدا یا میں تیری عافیت میں عملت۔ تیری آزمائشوں پر صبر اور دنیا سے نکل کر تیری رحمت کی طرف جانے کا طلب گار ہوں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ ثَارِي عَلِيٍّ مَن ظَلَمَنِي، وَأَنْصُرْنِي عَلِيٍّ مَن غَاذَانِي، اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَ مُصِيبِي فِي دِينِي، وَلَا تَجْعَلَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِي.

إِلٰهِي أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَخِينِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَقَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَالْعَدْلَ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا.

وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا يَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَيَّ وَجْهَكَ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيكَ لِإِرْشَادِ أَمْرِي، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، اللَّهُمَّ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاعْفُزْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، وَصَبْرًا عَلَيَّ بِلَيْتِكَ، وَخُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ مَلَائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ،
وَأَشْهَدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، أَنْتَ اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُولُكَ، وَأَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْعَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، بِدِيْعِ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا كَاتِبَ قَبْلِ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ،
وَالْمُكَوِّنَ لِكُلِّ شَيْءٍ، وَالْكَاتِبَ بَعْدَ مَا لَا يَكُونُ شَيْءٌ.

اللَّهُمَّ إِنِّي رَحِمَتِكَ رَفَعْتُ بَصْرِي، وَإِلَى جُودِكَ بَسَطْتُ
كَفِّي، فَلَا تَحْرِمْ نِي وَأَنَا أَسْأَلُكَ، وَلَا تُعَذِّبْنِي وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ،
اللَّهُمَّ فَاعْفِرْ لِي فَإِنَّكَ بِي عَالِمٌ، وَلَا تُعَذِّبْنِي فَإِنَّكَ عَلَيَّ قَادِرٌ،
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَالصَّلَاةِ النَّافِعَةِ الرَّافِعَةِ، صَلِّ
عَلَيَّ أَكْرَمَ خَلْقِكَ عَلَيَّكَ، وَأَحَبَّهُمْ إِلَيْكَ، وَأَوْجِبْهُمْ لَدَيْكَ،
مُحَمَّدَ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ، الْمَخْصُوصِ بِقَضَائِلِ السُّؤَالِ،
أَشْرَفَ وَأَكْمَلَ، وَأَرْفَعَ وَأَعْظَمَ، وَأَكْرَمَ مَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ مُبْلِغِ
عَنكَ، مُؤْتِمِنِ عَلَيَّ وَخِيكَ.

اللَّهُمَّ كَمَا سَدَدْتَ بِهِ الْعَمِي، وَفَتَحْتَ بِهِ الْهُدَى، فَاجْعَلْ
مَنَاجِحَ سُبُلِهِ لَنَا سُنَّتًا، وَحُجَجَ بُرْهَانِهِ لَنَا سُبُيًّا، نَأْتِمُّ بِهِ إِلَيْ
الْقُدُومِ عَلَيْكَ.

خدا یا۔ میں تجھے، تیرے ملائکہ اور حاملانِ عرش کے ساتھ تمام مخلوقات
زمین و آسمان کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میرا خدا صرف تو ہے اور تیرا کوئی شریک
نہیں ہے۔ اور حضرت محمدؐ تیرے بندے اور رسولؐ ہیں۔
میرا سوال بھی اسی لئے ہے کہ ساری صورتیں تیرے لئے ہیں اور تیرے
علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور تو آسمان و زمین کا موجد ہے۔ اسے وہ موجد جو ہر
شے کے وجود کے پہلے سے ہے اور ہر شے کا وجود دینے والا ہے اور اس وقت
تک رہنے والا ہے جب کوئی شے نہ رہ جائے۔

خدا یا میری نگاہ تیری رحمت کی طرف لگی ہوئی ہے اور میرا ہاتھ تیرے
کرم کے سامنے پھیلا ہوا ہے لہذا میرے سوال کو محروم جواب نہ رکھنا اور
میرے اوپر استغفار کے بعد عذاب نہ کرنا خدا یا مجھے معاف کر دے کہ تو میری
کمزوریوں کو خوب جانتا ہے اور مجھ پر عذاب نہ کرنا اگرچہ تو مجھ پر مکمل قدرت رکھتا
ہے۔ اپنی رحمت کو سہارے اسے بہترین مہربانی کرنے والے!

پروردگار۔۔۔ اسے وسیع رحمت اور نفع بخش بلند ترین صلوات
کے مالک! اپنے عزیز ترین۔۔۔ ادا اپنے محبوب ترین آبرو مند بندہ پر رحمت
مازل فرا جو تیرا بندہ بھی ہے اور تیرا رسولؐ بھی ہے اور تیرے عظیم ترین مسائل
کے ساتھ مخصوص ہے وہ صلوات ان تمام صلواتوں میں جو شریعت ترین۔
کامل ترین۔ بلند ترین۔ عظیم ترین اور گرامی ترین ہے جو تو نے اپنے دین
کے کسی مبلغ اور اپنی وحی کے کسی امین پر نازل کیا ہے۔

خدا یا جس طرح تو نے ان کے ذمہ گراہیوں کا سدباب کیا ہے اور
ہدایت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

اب ان کے طریقہ عمل کو ہمارا طریقہ کار بنا دے اور ان کے دلائل
و براہین کو ہمارے لئے سبب یقین بنا دے تاکہ انھیں کا اتباع کر کے تیری
بارگاہ میں حاضر ہو جائیں۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَمِلْأَ طِبَاقِيهِنَّ،
وَمِلْأَ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ، وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْأَ عَرْشِ رَبَّنَا
الْكَرِيمِ وَمِيزَانِ رَبَّنَا الْعَفَّارِ، وَمِذَاذِ كَلِمَاتِ رَبَّنَا الْقَهَّارِ، وَمِلْأَ
الْجَنَّةِ وَمِلْأَ النَّارِ، وَعَدَدَةَ الْمَاءِ وَالْثَرَى، وَعَدَدَةَ مَا يُرَى
وَمَا لَا يُرَى.

اللَّهُمَّ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ، وَمَنْكَ وَمَغْفِرَتِكَ،
وَرَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ، وَقَفْلِكَ وَسَلَامَتِكَ، وَذِكْرَكَ وَتُورَكَ،
وَشَرَفَكَ وَنِعْمَتَكَ وَخَيْرَتَكَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ، كَمَا
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَالِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُجِيدٌ.

اللَّهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ الْعَظْمَى، وَكَرِيمَ جَزَائِكَ فِي
الْعُقْبَى، حَتَّى تُشْرِفَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَا إِلَهَ الْهُدَى.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ، وَعَلَيَّ جَمِيعِ
مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ، سَلَامٌ عَلَيَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَإِسْرَافِيلَ، وَحَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَالْكَرَامِ
الْكَاتِبِينَ وَالْكَرُوبِيِّينَ، وَسَلَامٌ عَلَيَّ مَلَائِكَتِكَ أَجْمَعِينَ.

خدا یا تیرے لئے اتنی حمد ہے جس سے ساتوں آسمان اور ان کے سارے
طباقوں — ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کے علاقے، رب کریم کے
عرش کی ساری گنجائش — مالکِ غفار کی میزان کی ساری دستیں رب قہار
کے کلمات کی ساری تعداد اور جنت و جہنم کی ساری دست بھر جائے
وہ حمد جو قطراتِ آب اور ذراتِ خاک کے برابر ہو اور تمام دیدنی
اور نا دیدہ اشیاء کے ہم عدد ہو۔

خدا یا اپنی صلوات، برکات، احسانات، مغفرت، رحمت،
رضا، فضل، سلامتی، ذکر و نور، شرف و نعمت اور تمام پسندیدہ
نیکیوں کو محمد و آل محمد کے لئے اس طرح قرار دیدے جس طرح تو نے ابراہیم
اور آل ابراہیم پر صلوات و برکت و رحمت نازل کی ہے کہ تو صاحبِ حمد بھی ہے
اور صاحبِ عظمت بھی ہے۔

خدا یا حضرت محمد کو عظیم ترین وسیلہ اور آخرت میں شریف ترین جزا
عنایت فرمادے تاکہ تو روز قیامت ان کے پشرف کا اظہار کر سکے اسے
ہر ایسے کے پروردگار

خدا یا محمد و آل محمد پر اور اپنے تمام ملائکہ و انبیاء و مرسلین پر
رحمت نازل فرما۔

سلام جبریل و میکائیل و اسرافیل و حاملانِ عرش و ملائکہ مقربین و
کراماً کاتبین (نامہ اعمال مرتب کرنے والے) اور مقربانِ بارگاہِ احدیت
پر اور سلام تیرے تمام فرشتگانِ رحمت پر!

وَسَلَامٌ عَلَيَّ لَيْسَ لَكُمْ وَعَلَيَّ أَتَاخَرَاءُ، وَسَلَامٌ عَلَيَّ
التَّيِّبِينَ لَجَمِينٍ، وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِينَ،
وَسَلَامٌ عَلَيَّ الْمُزْتَلِينَ لَجَمِينٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَحَسْبِيَ اللَّهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا.

(۸) دعاؤھا ﷺ

فی تعقیب صلاۃ المغرب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُخْصِي مَنَّةَ الْغَائِلُونَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي لَا يُخْصِي نَعْمَاءَ الْغَائِلُونَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُؤَدِّي
حَمَّةَ الْمُجْتَهِدُونَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ السُّخِّي الْمُمِيتُ، وَاللَّهُ
أَكْبَرُ ذُو الْعَرْشِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْبِقَاعِ الدَّائِمِ.
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُسْرِكُ الْعَالَمُونَ عِلْمَهُ،
وَلَا يَسْتَكْفُ الْبَاطِلُونَ حِلْمَهُ، وَلَا يَبْلُغُ الْغَائِلُونَ مِدْحَتَهُ،
وَلَا يَصِفُ الْوَاصِفُونَ صِفَتَهُ، وَلَا يُغْنِي الْخَلْقُ نَفْتَهُ.

سلام ہمارے بابا آدم اور ہماری ماورگرمی خواہ پر۔ سلام تمام انبیاء کرام
صدقین، شہداء اور صالحین پر۔ سلام تمام مرسلین عظام پر۔ ساری
حمد اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔
اور کوئی قوت و طاقت اس خدا کے علی و عظیم کے علاوہ نہیں ہے۔
میرے لئے وہی خدا کافی ہے اور وہی بہترین جہان ہے اللہ حضرت محمد و
آل محمد پر کثیر صلوات و سلام نازل کرے۔

۸۔ نماز مغرب کے تعقیبات کی دعا

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی حمد کا احصاء تمام بولنے والے
مل کر بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی نعمتوں کو
تمام شمار کرنے والے مل کر بھی شمار نہیں کر سکتے ہیں۔ ساری حمد اس اللہ
کے لئے ہے جس کے حق کو کوشش کرنے والے بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں کوئی
خدا اس مالک کے علاوہ نہیں ہے جو اول بھی ہے اور آخر بھی ہے۔
کوئی خدا اس کے علاوہ نہیں ہے جو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔ کوئی
خدا اس اللہ کے علاوہ نہیں ہے جو حیات دینے والا بھی ہے اور مارنے والا بھی ہے
اللہ بزرگ ترین ہے اور صاحب انعامات ہے۔ اللہ بزرگ ترین ہے
اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے علم کا ادراک علماء بھی نہیں
کر سکتے ہیں اور جس کے علم کو چلا کر بھی معمولی نہیں کہہ سکتے ہیں۔ مدح کرنے والے
اس کی مدحت کی انتہاء کو نہیں پہنچ سکتے ہیں اور توصیف کرنے والے اس کی توصیف
نہیں کر سکتے ہیں اور تمام مخلوقات مل کر بھی اس کی باقاعدہ تعریف نہیں کر سکتے ہیں

وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْعَظَمَةِ
وَالْجَبَرُوتِ، وَالْعِزِّ وَالْكَبرِيَاءِ، وَالْبَهَاءِ وَالْجَلَالِ، وَالْمَهَابَةِ
وَالْجَمَالِ، وَالْعِزَّةِ وَالْقُدْرَةَ، وَالْحَوْلِ وَالْقُوَّةَ، وَالْمِنَّةَ وَالْقَلْبَةَ،
وَالْفَضْلِ وَالطُّولِ، وَالْعَدْلِ وَالْحَقِّ، وَالْخَلْقِ وَالْعُلَاءِ، وَالرَّفْعَةَ
وَالْمَجْدِ، وَالْفَضِيلَةَ وَالْحِكْمَةَ، وَالْغِنَاءِ وَالسَّعَةِ، وَالسَّبْطِ
وَالْقَبْضِ، وَالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ، وَالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ، وَالنَّعْمَةَ السَّابِغَةَ،
وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ وَالْإِلَاءِ الْكَرِيمَةَ، مَلِكِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَمَا فِيهِنَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلِمَ أَسْرَارَ الْغُيُوبِ، وَأَطَّلَعَ عَلَى
مَا تَجَنُّهُ الْقُلُوبُ، فَلَيْسَ عَنْهُ مَذْهَبٌ وَلَا مَهْرَبٌ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
الْمُتَكَبِّرِ فِي سُلْطَانِهِ، الْعَزِيزِ فِي مَكَانِهِ، الْمُتَجَبَّرِ فِي مُلْكِهِ،
الْقَوِيُّ فِي بَطْنِهِ، الرَّفِيعِ فَوْقَ عَرْشِهِ، الْمُطَّلِعِ عَلَى خَلْقِهِ،
وَالْبَالِغِ لِمَا أَرَادَ مِنْ عِلْمِهِ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِكَلِمَاتِهِ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ الشَّدَادُ،
وَتَبَّتْ الْأَرْضُونَ الْمِهَادُ، وَأَنْصَبَتِ الْجِبَالُ الرُّوَايِ
الْأَوْثَادُ، وَجَرَّتِ الرِّيحُ اللَّوَايِحُ، وَسَارَ فِي
جَوِّ السَّمَاءِ السَّحَابُ، وَوَقَفَتْ عَلَى حُدُودِهَا الْبِحَارُ، وَوَجَلَّتْ

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو صاحب ملک و ملکوت، مالک علمت
و جبروت، صاحب عزت و کبریا، دارائے حسن و جلال و ہیبت و جمال
و عزت و قدرت و طاقت و قوت و احسان و غلبہ و فضل و کرم و عدل و
حق — و خلق و عظمت و رفعت و بزرگی و فضیلت و حکمت و غنا و
وسعت و بست و کشاد و علم و حکمت و محبت بالغہ و نعمت کاملہ و ثنائے حسین
و جمیل و نعمت ہائے کریمہ ہے۔ وہی دنیا و آخرت و جنت و جہنم اور ان کے
درمیان کا بادشاہ ہے وہ بابرکت بھی ہے اور بلند ترین بھی ہے

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو غیب کے اسرار کا عالم اور
دلوں کے پوشیدہ رازوں کی اطلاع رکھنے والا ہے۔ اس سے بھاگنے
اور دور ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنی سلطنت میں صاحب کبریا،
اپنی منزل میں صاحب عزت، اپنے ملک میں صاحب جبروت، اپنے حلوں
میں قوی اور اپنے عرش کی بلند یوں کا مالک۔ اپنی مخلوقات کے حالات
سے باخبر اور اپنی منزل تک جانے کی طاقت رکھنے والا ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے کلمات کے سہارے
ساقوں سخت ترین آسمان اور نرم ترین زمینیں قائم ہیں۔ اس کے ذریعہ
زمین میں پہاڑوں کی میخیں نصب ہوئی ہیں اور اس کے کرم سے تنگوانے
کھلانے والی ہوائیں چلتی ہیں اور فضا کے آسمان میں بادلوں کی سیر قائم
ہے اور سمندر اپنی صدوں پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور دل اس کے خوف
سے لرزاں ہیں۔

الْقُلُوبِ مِنْ مَخَالَفَتِهِ، وَانْقَمَعَتِ الْأَرْبَابُ لِرُبُوبِيَّتِهِ، تَبَارَكَتْ
يَا مُخْصِي قَطْرَ الْمَطَرِ وَوَزَقِ الشَّجَرِ، وَمُخْصِي
أَجْسَادِ الْمَوْتِي لِلْحَشْرِ.

سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، مَا فَعَلْتَ بِالْعَرِيبِ
الْفَقِيرِ إِذَا آتَاكَ مُسْتَجِيرًا مُسْتَنْفِئًا، مَا فَعَلْتَ بِمَنْ آتَاكَ بِفِنَائِكَ
وَتَعَرَّضَ لِرِضَاكَ، وَغَدَا إِلَيْكَ، فَجَبْنَا بَيْنَ يَدَيْكَ، يَشْكُو إِلَيْكَ
مَا لَا يَخْفِي عَلَيْكَ، فَلَا يَكُونَنَّ يَا رَبَّ حَظِّي مِنْ دُعَائِي
الْحِرْمَانُ، وَلَا تَصِيبِي مِثْلَ أَرْجُو مِنْكَ الْغِذْلَانُ.

يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ، وَلَا يَزُولُ كَمَا لَمْ يَزَلْ، فَأَيُّمَا عَلِي كُلِّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، يَا مَنْ جَعَلَ أَيَّامَ الدُّنْيَا تَزُولُ، وَشُهُورَهَا
تَحُولُ، وَسِنِينَهَا تَدُورُ، وَأَنْتَ الدَّائِمُ لَا تُبْلِكُ الْأَزْمَانُ، وَلَا
تُغَيِّرُكَ الدُّهُورُ.

يَا مَنْ كُلُّ يَوْمٍ عِنْدَهُ جَدِيدٌ، وَكُلُّ رِزْقٍ عِنْدَهُ عَتِيدٌ،
لِلضَّعِيفِ وَالْقَوِيِّ وَالشَّدِيدِ، قَسَمْتَ الْكِرْزَاقَ بَيْنَ الْغَلَّابِ،
فَسَوَّيْتَ بَيْنَ الذَّرَّةِ وَالْعُصْفُورِ.

اللَّهُمَّ إِذَا ضَاقَ الْمَقَامُ بِالنَّاسِ، فَتَعَوَّذُوكَ مِنْ هَسْبِ
الْمَقَامِ، اللَّهُمَّ إِذَا طَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَي السُّجُومِ، فَتَسْمُرُ
ذَلِكَ الْيَوْمَ عَلَيْنَا كَمَا بَيْنَ الصَّلَاةِ إِلَى الصَّلَاةِ.

اور ارباب دنیا کا اس کی ربوبیت سے قطع قمع ہو گیا ہے
یا برکت ہے تو اسے بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے شمار کرنے
والے اور محشر کے لئے جسموں کو دوبارہ زندہ کرنے والے!

پاک و پاکیزہ ہے تو اسے صاحب جلال و اکرام! جو تو نے اس غریب
و فقیر کے ساتھ برتاؤ کیا ہے جو تیری بارگاہ میں پناہ لینے آیا ہے اور اس
مسکین کے ساتھ کیا ہے جس نے سالان سفر تیری جناب میں اتار دیا ہے اور
تیری رضا کا طلب گار ہے اور تیرے سامنے حاضر ہو کر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا
ہے اور تجھ سے ان باتوں کا فریاد ہے جو تجھ پر لٹکی نہیں ہیں — تو اب
میری دعاؤں میں میرا حصہ محرومی نہ بننے پائے اور میرا مقدر میری میڈوں
کے مقابلہ میں بیچارگی و قرار پانے پائے

اے وہ خدا جو ہمیشہ سے ہے اور یونہی ہمیشہ رہے گا اور جو بندوں
کے اعمال کی مسلسل نگرانی کر رہا ہے

اے وہ جس نے دنیا کے ایام کو زوال پذیر اور اس کے مہینوں کو
منزل تغیر اور اس کے برسوں کو مرکز گردش بنایا ہے
تو تمنا وہ صاحب دوام ہے جسے زمانے کہنے نہیں بنا سکتے ہیں اور
روزگار اس میں تغیر نہیں پیدا کر سکتا ہے

اے وہ ذات جس کے لئے ہر روز جدید ہے اور اس کا رزق ہر صیغہ
و قوی و شدید کے لئے کما دہ ہے۔ تو نے ہی تمام مخلوقات کے درمیان رزق
تقسیم کیا ہے اور چوپٹی اور چڑیا میں سادات برقرار رکھی ہے۔

خدا یا جب عرصہ زمین لوگوں کے لئے تنگ ہو جائے تو میں اس تنگی
سے پناہ چاہتا ہوں اور جب قیامت کا دن مجھ میں کے لئے طولانی ہو جائے
تو میرے لئے اس دن کو اس قدر مختصر کر دینا جیسے دو نمازوں کے درمیان
کا خلاصہ!

اللَّهُمَّ إِذَا أَدْنَيْتَ الشَّمْسَ مِنَ الْجَنَاحِمِ، فَكَانَ بَيْنَهَا
وَبَيْنَ الْجَنَاحِمِ مِقْدَارُ مِيلٍ، وَزَيْدٌ فِي حَرْفِهَا حَرْفٌ عَشْرَ نِسْبَةٍ،
فَإِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تُظَلِّلَنَا بِالْقَنَامِ، وَتَنْصِبَ لَنَا الْمُنَابِرَ
وَالْكَرَاسِيَّ نَجْلِسُ عَلَيْهَا، وَالنَّاسُ يَنْظِلُّونَ فِي الْمَقَامِ،
أَمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذِهِ الصَّخَامِدِ، إِلا عَفْوَتَ لِي
وَتَجَاوَزَتَ عَنِّي، وَأَلْبَسْتَنِي الْعَافِيَةَ فِي بَدَنِي، وَرَزَقْتَنِي
السَّلَامَةَ فِي دِينِي.

فَإِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَنَا وَائِقٌ بِإِجَابَتِكَ إِثَابِي فِي مَسْأَلَتِي،
وَأَدْعُوكَ وَأَنَا عَالِمٌ بِاسْتِمَاعِكَ دَعْوَتِي، فَاسْتَمِعْ دُعَائِي
وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِي، وَلَا تَرُدُّ ثَنَائِي، وَلَا تُخَيِّبْ دُعَائِي، أَنَا
مُحْتَاجٌ إِلَيْ رِضْوَانِكَ، وَفَقِيرٌ إِلَيْ عَفْوَانِكَ، وَأَسْأَلُكَ وَلَا
أَيْسُ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَدْعُوكَ وَأَنَا غَيْرٌ مُخْتَرٍ مِنْ سَخَطِكَ.

يَا رَبِّ وَاسْتَجِبْ لِي وَامْتِنْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ، وَتَوَكَّلْنِي
مُسْلِمًا وَالْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ، رَبِّ لَا تَمْنَعْنِي فَضْلَكَ يَا مَنَّانُ،
وَلَا تَكِلْنِي إِلَي نَفْسِي مَخْذُولًا يَا حَنَّانُ.

خدا یا جب آفتاب کھوپڑیوں کے قریب پہنچے گا اور دونوں کے درمیان
صرف ایک میل کا فاصلہ رہ جائے اور اس کی حرارت میں دس سال کے برابر
اضافہ ہو جائے تو ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں ابر رحمت کا سایہ عطا فرمانا اور
ہمارے لئے منبر اور کرسی کا انتظام فرما دینا جس پر ہم اس وقت بیٹھ سکیں
جب لوگ منزل حساب کی طرف جا رہے ہوں۔ آمین اے رب العالمین۔

خدا یا میں ان تمام تعریفوں کے حوالے سے یہ سوال کر رہا ہوں کہ میرے
گناہوں کو معاف کر دینا اور ان سے درگزر فرمانا۔ ہمیں بدن کے لئے عافیت
کا لباس اور دین میں سلامتی عطا فرمانا۔ کہ میں اس حالت میں سوال
کر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سوال کے پورے ہونے کا یقین ہے اور میں اس
اعتماد کے ساتھ دعا کر رہا ہوں کہ تو میری آواز کو سن رہا ہے لہذا اب میری
پکار کو سن لے اور میری امید کو منقطع نہ کرنا۔ میری حمد و ثنا کو واپس نہ کر دینا
اور میری التجا کو ناپ امید نہ کر دینا میں تیری رضا کا محتاج اور تیری مغفرت
کا فقیر ہوں۔ میں اس عالم میں سوال کر رہا ہوں کہ تیری رحمت سے مایوس
نہیں ہوں اور اس انداز سے دعا کر رہا ہوں کہ تیری ناراضگی سے بے پردہ
نہیں ہوں۔

خدا یا۔ میری دعا کو قبول کر لے۔ میرے اور اپنی معافی کا کرم فرما۔
مجھے دنیا سے مسلمان اٹھانا اور اپنے نیک بندوں سے ملا دینا۔
خدا یا اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا اے احسان کرنے والے
اور مجھے اپنے سے جدا کر کے میرے نفس کے حوالے نہ کر دینا اے ہر بانی کرنے
والے۔

لہذا اس مقام پر میں سے مراد نیادی میں نہیں ہے بلکہ ایک مخصوص مفہوم ہے جسے
مصعبین کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے اور اس بیان سے اس امر کی طرف اشارہ
ہے کہ روز قیامت اس قدر سخت ہو گا کہ جیسے آفتاب کی گرمی کو سینکڑوں گنا بڑھا
دیا جائے اور پھر بالائے سر لاکر رکھ دیا جائے۔ جو آدمی

رَبِّ اِرْحَمْ عِنْدَ فِزَاقِ الْاُحْبَةِ صِرْعَتِي، وَعِنْدَ سُكُونِ الْقَبْرِ وَخَدَتِي، وَفِي مَفَازَةِ الْقِيَامَةِ عُزْبَتِي، وَبَيْنَ يَدَيْكَ مَوْقُوفًا لِلْحِسَابِ فَاقْتَبِي.

رَبِّ اَسْتَجِبْ لِيكَ مِنَ النَّارِ فَاجْزِنِي، رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاعْزِنِي، رَبِّ اَفْرِغْ اِلَيْكَ مِنَ النَّارِ فَابْعِدْنِي، رَبِّ اَسْتَرْحِمْكَ مَكْرُوبًا فَارْحَمْنِي.

رَبِّ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا جَهَلْتُ فَاعْفُزْنِي، رَبِّ قَدْ اَبْرَزْنِي الدُّعَاءَ لِلْحَاجَةِ اِلَيْكَ فَلَا تُؤَيِّنِي، يَا كَرِيمُ ذَا الْاَلَاءِ وَالْاِحْسَانِ وَالتَّجَاوُزِ.

سَيِّدِي يَا بَرُّ يَا رَحِيمُ، اِسْتَجِبْ بَيْنَ الْمُضْطَرِّعِينَ اِلَيْكَ دَعْوَتِي، وَارْحَمْ بَيْنَ الْمُسْتَحْبِبِينَ بِالْعَوِيلِ عَبْرَتِي، وَاجْعَلْ فِي لِقَائِكَ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الدُّنْيَا رَاحَتِي، وَاسْتُرْ بَيْنَ الْاُمُوتِ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ عَوْرَتِي، وَاعْظِفْ عَلَيَّ عِنْدَ التَّحَوُّلِ وَحِدَا اِلَيَّ حُفْرَتِي، اِنَّكَ اَمَلِي وَمَوْضِعُ طَلِبَتِي، وَالْعَارِفُ بِنَا اُرِيدُ فِي تَوْجِيهِ مَسْأَلَتِي.

فَاقْضِ يَا فَاضِي الْخَاجَاتِ حَاجَتِي، فَاِلَيْكَ الْمُسْتَكْتِي وَانْتِ الْمُسْتَعَانُ وَالْمُرْتَجِي، اَفْرِ اِلَيْكَ هَارِبًا مِنَ الذُّنُوبِ فَاقْبَلْتِي، وَالتَّجِيءُ مِنْ عَدْلِكَ اِلَيَّ مَغْفِرَتِكَ فَادْرِكْنِي، وَالتَّادُّ

خدا یا جب احباب وقت موت الگ ہو جائیں تو میری ہلاکت پر رحم کرنا اور جب میں قبر میں ساکن ہو جاؤں تو میری تنہائی پر رحم کرنا اور جب منزل قیامت میں حاضر ہوں تو میری غربت پر رحم کرنا اور جب تیرے سامنے موقف حساب میں کھڑا ہوں تو میری محتاجی پر رحم کرنا۔

خدا یا میں تیرے ذریعہ جہنم سے پناہ چاہتا ہوں لہذا مجھے پناہ دیدے اور میں تیرے سہارے آتش و دوزخ سے نجات چاہتا ہوں لہذا مجھے نجات دیدے۔ میں جہنم سے ہراساں ہوں مجھے اس سے دور رکھنا اور میں رنج و کرب میں تیری رحمت چاہتا ہوں لہذا اسے میرے شامل حال کر دینا۔

خدا یا میں اپنی جالت کے لئے معافی چاہتا ہوں لہذا مجھے معاف کر دے میری حاجتوں نے مجھے کمال کرنا اور دعا میں کھرا کر دیا ہے تو اب مجھے مایوس نہ کر دینا اسے صاحب کرم و احسان و نعمت و مغفرت

اسے میرے مالک! اسے میرے نیک کرنے والے جہانِ اتمام فریادوں کے درمیان میری دعا کو قبول کر لے اور تمام گریہ و زاری کرنے والوں کے

درمیان میرے آنسوؤں پر رحم فرما۔ جس دن دنیا سے نکلوں اس دن میری راحت اپنی ملاقات میں قرار دینا اور تمام مُردوں کے درمیان میرے عیوب کی پردہ پوشی فرمانا اسے میرے عظیم ترین امیدوں کے مرکز جب میں تنہا قبر کی طرف جا لے لوں تو میرے اوپر ہر بانی کرنا اسے میرے سہارے اور

میرے حاجتوں کے مرکز اور میرے سوالات کا رخ پہچاننے والے اسے حاجتوں کے پورا کرنے والے میرے حاجتوں کو پورا کر دے

کہ تیری طرف میری فریاد ہے اور تو ہی میرا مددگار اور مرکز امید ہے میں گناہوں سے بھاگ کر تیری طرف آ رہا ہوں تو مجھے قبول کر لے میں تیرے عدل سے تیری مغفرت کی پناہ میں آ رہا ہوں لہذا میری فریاد کو پہنچ۔

يَعْفُوكَ مِنْ بَطْشِكَ فَاْمَنْعَنِي، وَاسْتَرْوَحُ رَحْمَتِكَ مِنْ عِقَابِكَ
فَتَجْنِي.

وَاطْلُبِ الْقُرْبَةَ مِنْكَ بِالْإِسْلَامِ فَقَرَّبْنِي، وَمِنَ الْفِرَاقِ
الْأَكْبَرِ فَاْمِنِّي، وَفِي ظِلِّ عَرْشِكَ فَظَلَّلْنِي، وَكَفَلَيْنِ مِنْ
رَحْمَتِكَ فَهَبْ لِي، وَمِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا فَتَجْنِي، وَمِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ فَأَخْرِجْنِي.

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ فَبَيِّضْ وَجْهِي، وَحَسَابًا يَسْهَرًا فَحَاسِبْنِي،
وَبَسْرًا ثَرِيًّا فَلَا تُفْضَحْنِي، وَعَلَيَّ بَلَاءِكَ فَصَبِّرْنِي، وَكَمَا
صَرَفْتَ عَنِّي يُوسُفَ السُّوءِ وَالْفَخْشَاءَ فَاصْرِفْهُ عَنِّي،
وَمَا لِاطَاقَةٍ لِي بِهِ فَلَا تُحْمَلْنِي.

وَالِي دَارِ السَّلَامِ فَاهْدِنِي، وَبِالْقُرْآنِ فَانْفَعْنِي، وَبِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فَثَبِّتْنِي، وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَاحْفَظْنِي، وَبِحَوْلِكَ
وَقُوَّتِكَ وَجَبْرُوتِكَ فَاعْصِمْنِي، وَبِحِلْمِكَ وَعِلْمِكَ وَسَعَةِ
رَحْمَتِكَ مِنْ جَهَنَّمَ فَتَجْنِي، وَجَنَّتِكَ الْفِرْدَوْسَ فَاسْكِنْتِي،
وَالنَّظَرَ إِلَيَّ وَجْهَكَ فَارْزُقْنِي، وَبِسُنِّيكَ مُحَمَّدًا فَالْحَقْنِي،
وَمِنَ الشَّيَاطِينِ وَأَوْلِيَائِهِمْ وَمِنَ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ فَانْكِفْنِي.

اللَّهُمَّ وَأَعْدَائِي وَمَنْ كَادَنِي إِنْ اتَّوَابَ بَرًّا فَجَبِّنْ شَجَعَهُمْ.

میں تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تو توجھے محفوظ
کر لے اور میں تیرے عقاب کے مقابلہ میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں تو
مجھے جہنم سے نجات دیدے

میں اسلام کے ذریعہ تیری قربت چاہتا ہوں تو مجھے اپنا بنا لے اور ہل
محشر سے امان دیدے اور اپنے سایہ عرش میں جگہ دیدے اور اپنی رحمت
کے دونوں حصے عطا فرما دے اور اس دنیا سے سلامتی کے ساتھ نجات
دلا دے اور تارکیوں سے نکال کر منزل نور تک پہنچا دے۔

روز قیامت میرے چہرہ کو روشن بنا دینا اور میرے حساب کو آسان
بنا دینا۔ میرے اسرار کی بنا پر مجھے رسوا نہ کرنا اور اپنی آزمائشوں پر مجھے
صبر عطا فرمانا اور جیسے یوسف سے برائی اور بدکرداری کا سبب موڑ دیا تھا
مجھ سے بھی موڑ دینا اور جس چیز کی مجھ میں طاقت نہیں ہے اس کا بارگراں
میرے کاندھے پر نہ ڈال دینا۔

دارالسلام کی طرف میری ہدایت فرما دے۔ قرآن کو نفع بخش بنا دے۔
قول ثابت پر ثابت قدم قرار دیدے شیطان رجیم سے محفوظ بنا دے۔
اور اپنی قوت و قدرت و جبروت سے میری حفاظت فرما۔ اپنے حلم و علم
اور وسعت رحمت کی بنا پر جہنم سے نجات دیدے۔ جنت الفردوس میں ساکن
بنا دے۔ اپنے جمال مبارک کا دیدار کرادے۔ اپنے پیغمبر حضرت محمد کی
کی بارگاہ تک پہنچا دے، شیاطین، ان کے اولیاء اور تمام اہل شر کے
شر سے محفوظ بنا دے۔

خدایا اگر میرے دشمن اور میرے ساتھ مکاری کرنے والے کسی پر
اذیت و آزار کا ارادہ کریں تو ان کی قوت قلب کو کمزور کر دینا۔

فَضُّ جُمُوعَهُمْ، كَلَّلَ سِلَاحَهُمْ، عَزَقَبَ ذَوَابَّهُمْ، سَلَطَ عَلَيْهِمْ
الْقَوَاصِفَ وَالْقَوَاصِفَ أَبَدًا حَتَّى تُصَلِّبَهُمُ النَّارَ، أَنْزَلَهُمْ مِنْ
صِنَاصِيهِمْ، وَأَمَكَّنَا مِنْ نَوَاصِيهِمْ، آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ مُجْتَمَعِي وَمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلَاةً
يَشْهَدُ الْأَوْلُونَ مَعَ الْأَبْرَارِ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ،
وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَمِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ.

اللَّهُمَّ رَبَّ الْيَتِيمِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ
التَّشْعَرِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْحِجْلِ وَالْإِحْرَامِ،
بَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ.

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا آمِينَ اللَّهُ،
سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ، فَهُوَ كَمَا وَصَفْتَهُ بِالْمُؤْمِنِينَ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ.

اللَّهُمَّ أَعْطِهِ أَفْضَلَ مَا سَأَلَكَ، وَأَفْضَلَ مَا سُئِلْتَ لَهُ،
وَأَفْضَلَ مَا أَنْتَ مَسْئُولٌ لَهُ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آمِينَ يَا رَبَّ
الْعَالَمِينَ.

اور ان کی جماعت کو منتشر کر دینا اور ان کے اسلحوں کو کند کر دینا اور
ان کی سوار یوں کو بے جان بنا دینا اور ان پر تیز و تند آندھیوں کو مسلط
کر دینا۔ یہاں تک کہ تو انھیں وصل جہنم کر دے۔ انھیں ان کی پناہ گاہوں
سے باہر نکال دینا اور ہمیں ان کی پیشانیوں کا اختیار دیدینا۔
آمین اے رب العالمین۔

خدا یا محمد و آل محمد پر وہ رحمت نازل فرما جس کی تمام اولین و آخرین
اور نیک کردار گواہی دیں کہ تیرا پیغمبر مرسلین کا سوار و امیر و کا خاتم
خیر کا قائد اور رحمت کی کلید ہے

خدا یا۔ اے محترم بیت اور محترم ہینہ کے مالک۔ اے شعر الحرام کے
پروردگار اور رکن و مقام و محل و حرم کے صاحب اختیار حضرت محمد کی
روح تک ہماری تحیت اور ہمارا سلام پہنچا دے۔

سلام ہو آپ پر اے رسول خدا
سلام ہو آپ پر اے امین پروردگار
سلام ہو آپ پر اے حضرت محمد بن عبد اللہ
آپ پر سلام اور رحمت و برکت ہو کہ آپ مالک کی توصیف کی بنا پر
مومنین کے حال پر ہر بان ہیں۔

خدا یا پیغمبر کو وہ بہترین نعمتیں عطا فرما جو انھوں نے تجھ سے
مانگی ہیں یا ان کے بارے میں کسی نے مانگی ہیں یا قیامت تک ان کا سوال
کیا جائے گا۔

آمین اے رب العالمین

۹۔ نماز عشا کے تعقیبات کی دعا

پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس کی عظمت کے سامنے ہر شے سرنگوں ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس کی عزت کے مقابلہ میں ہر شے ذلیل ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس کے امرا اور ملک کے لئے ہر شے خاضع ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس کے ہاتھوں میں تمام امور کی زمام ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے یاد رکھنے والوں کو جھٹلاتا نہیں ہے۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے پکارنے والوں کو نامراد نہیں قرار دیتا ہے۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے اوپر اعتماد کرنے والوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو آسمان کا بلند کرنے والا۔ زمین کا فرش بچھانے والا۔ سمندروں کو صودہ کے اندر رکھنے والا۔ پہاڑوں کو منظم رکھنے والا۔ جانداروں کا خالق۔ درخت کا اگانے والا۔ زمین کے چشموں کا جاری کرنے والا۔ تمام امور کی تدبیر کرنے والا۔ بادلوں کا چلانے والا۔ زمین کی گہرائیوں سے ہوا۔ پانی اور آگ کا نکالنے والا اور انھیں فضاؤں کی طرف ادر سرد و گرم زمینوں کی طرف لے جانے والا ہے۔

اس کی مہربانی سے نیکیوں کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی کے شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی کے حکم سے آسمان کا قیام ہے اور اسی کی طاقت سے پہاڑوں کا استقرار ہے۔ صحراؤں کے جانور۔ اور گھونسلوں کے پرندے سب اسی کے تسبیح خوان ہیں۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے درجات بلند ہیں اور وہ

آیات کا نازل کرنے والا۔ برکتوں میں وسعت دینے والا

فلاح السائل سید بن طاووس ص ۲، بحار ۸۶ ص ۱۱۵

(۹) دعاؤھا

فی تعقیب صلاة العشاء

سُبْحَانَ مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعِظَمَتِهِ، سُبْحَانَ مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ، سُبْحَانَ مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ بِأَمْرِهِ وَمُلْكِهِ، سُبْحَانَ مَنْ انْقَادَتْ لَهُ الْأُمُورُ بِأَرْزَاقِهَا.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُنْسَى مَنْ ذَكَرَهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَخِيبُ مَنْ دَعَاهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ سَامِكِ السَّمَاءِ، وَسَاطِحِ الْأَرْضِ، وَخَاصِرِ الْبِحَارِ، نَاصِدِ الْجِبَالِ، وَبَارِي الْحَيَوَانِ، وَخَالِقِ الشَّجَرِ، وَفَاتِحِ يَنَابِيعِ الْأَرْضِ، وَمُدَبِّرِ الْأُمُورِ، وَمُسَيِّرِ السَّحَابِ، وَمُجْرِي الرِّيحِ وَالنَّاءِ وَالنَّارِ مِنْ أَعْوَارِ الْأَرْضِ، مُتَسَارِعَاتٍ فِي الْهَوَاءِ، وَمَهْبِطِ الْحَرِّ وَالْبُرْدِ، الَّذِي يَنْفَعْتِهِ تَيْمُ الصَّالِحَاتِ، وَيَشْكُرُهُ تَسْتَوْجِبُ الزِّيَادَاتِ، وَيَأْمُرُهُ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ، وَيَعِزَّتِهِ اسْتَقَرَّتِ الرَّاسِيَاتُ، وَسَبَّحَتْ الْوُحُوشُ فِي الْقَلَوَاتِ وَالطَّيْرُ فِي الْوَكَنَاتِ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَفِيعِ الدَّرَجَاتِ، مُنْزِلِ الْآيَاتِ، وَاسِعِ

الْبَرَكَاتِ، سَائِرِ الْعَوْرَاتِ، قَابِلِ الْحَسَنَاتِ، مُقْبِلِ الْعَثَرَاتِ،
مُنْقَسِ الْكُرْبَاتِ، مُنْزِلِ الْبَرَكَاتِ، مُجِيبِ الدَّعَوَاتِ، مُخَيِّ
الْأَمْوَاتِ، إِلَهَ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيَّ كُلِّ حَمْدٍ وَذِكْرٍ، وَشُكْرٍ وَصَبْرٍ، وَصَلَاةٍ
وَزَكَاةٍ، وَقِيَامٍ وَعِبَادَةٍ، وَسَفَادَةٍ وَبَرَكَاتٍ، وَزِيَادَةٍ وَرَحْمَةٍ،
وِنِعْمَةٍ وَكَرَامَةٍ، وَقَرِيبَةٍ، وَسَرَّاءٍ وَضَرَّاءٍ، وَشِدَّةٍ وَرَخَاءٍ،
وَمُصِيبَةٍ وَبَلَاءٍ، وَعَسْرٍ وَيُسْرٍ، وَغِنَاءٍ وَفَقْرٍ، وَعَلَيَّ كُلِّ خَالٍ،
وَفِي كُلِّ أَوَانٍ وَزَمَانٍ، وَكُلِّ مَثْوَى وَمُنْقَلَبٍ وَمَقَامٍ.

اللَّهُمَّ إِنِّي غَائِذُ بِكَ فَأَعِذْنِي، وَمُسْتَجِيرٌ بِكَ فَأَجِزْنِي،
وَمُسْتَعِينٌ بِكَ فَأَعِنِّي، وَمُسْتَعْفٍ بِكَ فَأَغْفِنِي، وَدَاعِيكَ
فَأَجِبْنِي، وَمُسْتَعْفِرُكَ فَأَغْفِرْ لِي، وَمُسْتَشْفِرُكَ فَأَنْصُرْنِي،
وَمُسْتَهْدٍ بِكَ فَأَهْدِنِي، وَمُسْتَكْفِيكَ فَأَكْفِنِي، وَمُلْتَجِئٌ إِلَيْكَ
فَأَوِّنِي، وَمُسْتَسْبِكٌ بِحَبْلِكَ فَأَغْصِنِي، وَمُسْتَوْكِلٌ عَلَيْكَ
فَأَكْفِنِي.

وَاجْعَلْنِي فِي عِيَاذِكَ وَجِوَارِكَ، وَحِرْزِكَ وَكَهْفِكَ،
وَحِيَاظَتِكَ وَحِرَاسَتِكَ، وَكَلَاءَتِكَ وَحُرْمَتِكَ، وَأَمْنِكَ وَتَحْتِ
ظِلِّكَ وَتَحْتِ جَنَاحِكَ.

عیوب کی پردہ پوشی کرنے والا - نیکیوں کا قبول کرنے والا - لغزشوں
میں سنبھالا دینے والا - رنج و غم کا دور کرنے والا - برکتوں کا نازل کرنے والا -
دعاؤں کا قبول کرنے والا - مُردوں کو زندگی دینے والا اور آسمان و زمین
کی تمام مخلوقات کا معبود ہے۔

ساری حمد اللہ کے لئے ہے۔ ہر ذکر - ہر شکر و صبر - ہر
ناز و ذکوٰۃ، ہر قیام و عبادت، ہر سادت و برکت، ہر زیادتی و رحمت
ہر نعمت و کرامت و فرض - ہر راحت و تکلیف - ہر شدت و سہولت -
ہر مصیبت و بلا - ہر تنگی و آسانی - ہر غنا و فقر پر اور ہر حال
میں - ہر زمان و مکان اور ہر منزل و مقام و جائے بازگشت پر۔!

خدا یا میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھے پناہ دیدے - میں تیرا جوار
چاہتا ہوں مجھے اپنے سایہ میں جگہ دیدے - میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں
میری مدد فرما - میں تجھ سے فریاد ہوں میری فریاد رسی کر۔
میں تجھ سے دعا کر رہا ہوں میری دعا کو قبول کر لے - میں تجھ سے
طالب نصرت ہوں میری نصرت فرما - میں تجھ سے ہدایت کا طلب گار ہوں
میری ہدایت فرما - میں تجھ سے کفایت چاہتا ہوں تو میرے لئے کافی ہو جا
میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھے پناہ دیدے - میں تیری ریسان ہدایت سے
وابستہ ہوں میری حفاظت فرما اور میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں تو تو میرے
لئے کافی ہو جا۔

خدا یا مجھے اپنی پناہ اور اپنے جوار میں جگہ دیدے اور اپنی محفوظ رکھ
پناہ گاہ میں مقام عنایت فرما - مجھے حفاظت و حراست، نگرانی و نگہبانی اور
امن و امان عطا فرما اور اپنے سایہ رحمت کے نیچے منزل عطا فرما۔

الرِّقَابِ، وَأَحْيَيْتَ بِهِ الْمَوْتِي، أَنْ تَغْفِرَ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ فِي ظِلِّ اللَّيْلِ وَضَوْءِ النَّهَارِ، عَمْدًا أَوْ خَطَاً، سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً. وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا وَهَدْيًا، وَتُورًا وَعِلْمًا وَفَهْمًا، حَتَّى أَقِيمَ كِتَابَكَ، وَأَجِلَّ حَلَالِكَ وَأَحْرَمَ حَرَامِكَ، وَأُودِيَ قَرَابَتِكَ، وَأُقِيمَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ.

اللَّهُمَّ الْحَقْنِي بِصَالِحِ مَنْ مَضَى، وَاجْعَلْنِي مِنْ صَالِحِ مَنْ بَقِيَ، وَاحْتِمِ لِي عَمَلِي بِأَحْسَنِهِ، إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. اللَّهُمَّ إِذَا فَنِي عُمْرِي، وَتَصَرَّمْتَ أَيَّامَ حَيَاتِي، وَكَانَ لِابْتَدَأَ لِي مِنْ لِقَائِكَ، فَاسْأَلْكَ يَا لَطِيفُ أَنْ تُوجِبَ لِي مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا، يُغْفِرَ لِي بِهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ.

اللَّهُمَّ أَقْبِلْ مِذْحَتِي وَالتَّهَانِي، وَارْحَمْ ضِرَاعَتِي وَهَتَافِي، وَأَقْرَارِي عَلَي نَفْسِي وَاعْتِرَافِي، فَقَدْ أَسْمَعْتُكَ صَوْتِي فِي الدَّاعِينَ، وَخُشُوعِي فِي الضَّارِعِينَ، وَمِذْحَتِي فِي الْقَائِلِينَ، وَتَسْبِيحِي فِي الْمَادِحِينَ.

وَأَنْتَ مُجِيبُ الْمُضْطَرِّينَ، وَمُغِيثُ الْمُسْتَغِيثِينَ، وَغِيَاثُ الْمَلْهُوفِينَ، وَجِزْرُ الْهَارِبِينَ، وَصَرِيحُ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَقْبِلُ الْمُذْنِبِينَ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَي الْبَشِيرِ النَّذِيرِ وَالسَّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَعَلَي الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ.

اور اسی کے ذریعہ تو نے مُردوں کو زندہ بنایا ہے۔ کہ میرے تمام گناہوں کو معاف کر دے چاہے رات کی تاریکی میں ہوئے ہوں یا دن کی روشنی میں۔ عمداً ہوئے ہوں یا سہواً۔۔۔ خفیہ طریقہ سے ہوئے ہوں یا علانیہ۔ اور مجھے اپنی طرف سے یقین، ہدایت، نور، علم اور نعم عطا کر دے تاکہ تیری کتاب کے احکام کو قائم کر سکوں تیرے حلال کو حلال بناؤں تیرے حرام کو حرام قرار دوں۔ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیرے پیغمبر حضرت محمدؐ کی سنت کو قائم کر سکوں۔

خدایا مجھے ماضی کے نیک کرداروں سے ملادے اور حال کے نیک کرداروں میں شامل کر دے اور میرے اعمال کا خاتمہ بہترین اعمال پر ہو کہ تو بخشنے والا بھی ہے اور مہربان بھی ہے

خدایا جب میری عمر تمام ہو اور میری زندگی کے دن ختم ہو رہے ہوں اور تیری ملاقات ضروری ہو جائے تو اے مالک مہربان میری التجا یہ ہے کہ جنت میں میرے لئے ایسا مکان لازم قرار دیدینا جسے دیکھ کر اولین و آخرین آرزو کریں۔

خدایا میری تعریف کو قبول کر لے اور میری فریاد و زاری پر مہربانی فرما اور میرے اپنے ہی خلافت اقرار و اعتراف پر رحم فرما۔ میں نے تمام پکارنے والوں کے درمیان اپنی آواز سنا دی ہے اور تمام فریادیوں کے درمیان اپنے خشوع کو ظاہر کر دیا ہے اور تمام مشکلوں کے درمیان تیری مدحت کر دی ہے اور تمام مدح کرنے والوں کے درمیان تیری تسبیح رکھ دی ہے۔

تو تمام پریشاں حالوں کی سننے والا، تمام فریادیوں کا فریاد رس۔ تمام بیچاروں کی امداد کرنے والا۔ تمام بھاگنے والوں کی پناہ گاہ۔ تمام صاحبان ایمان کی آہ و زاری سننے والا۔ تمام گنہگاروں کو سنبھالنے والا ہے۔

اللہ رحمت نازل کرے اس پیغمبر پر جو بشارت دینے والا، عذاب آسے سے ڈرانے والا اور روشن چراغ تھا اور تمام ملائکہ اور انبیاء کرام پر بھی۔

اللَّهُمَّ دَاجِي الْمَدْحُوثَاتِ وَبَارِي الْمَشْمُوكَاتِ، وَجَبَّالِ
الْقُلُوبِ عَلَيَّ فِطْرَتِهَا، شَقِيهَا وَسَعِيدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ
صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ وَكَرَامَتِكَ تَحِيَّاتِكَ، عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَمِينِكَ عَلَيَّ وَخِيكَ، الْقَائِمِ بِحُجَّتِكَ،
وَالذَّابِّ عَنِ حَرَمِكَ، وَالصَّادِعِ بِأَمْرِكَ، وَالْمُسْتَبِيدِ لِأَيَاتِكَ،
وَالْمُوفِي لِتَنْذِيرِكَ.

اللَّهُمَّ فَأَعْطِهِ بِكُلِّ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ، وَنَقِيبَةٍ مِنْ
مَنَاقِبِهِ، وَخَالٍ مِنْ أَحْوَالِهِ، وَمَنْزِلَةٍ مِنْ مَنَازِلِهِ، رَأَيْتَ مُحَمَّدًا
لَكَ فِيهَا نَاصِرًا، وَعَلَيَّ مَكْرُوهٍ بِلَانِكَ صَابِرًا، وَلَمَنْ عَادَاكَ
مُغَادِبًا، وَلَمَنْ وَالَاكَ مُوَالِيًا، وَعَثَا كَرِهْتَ نَاسِيًا، وَالِي مَا
أَحْبَبْتَ دَاعِيًا، فَضَائِلٍ مِنْ جَزَائِكَ، وَخَضَائِعٍ مِنْ عَطَائِكَ
وَجَبَانِكَ، تُسْنِي بِهَا أَمْرَهُ، وَتُعْلِي بِهَا دَرَجَتَهُ، مَعَ الْقَوْمِ
يَقْسُطُكَ، وَالذَّائِبِينَ عَنِ حَرَمِكَ، حَتَّى لَا يَبْقَى سَنَاءٌ وَلَا بَهَاءٌ،
وَلَا رَحْمَةٌ وَلَا كَرَامَةٌ، إِلَّا خَصَّصْتَ مُحَمَّدًا بِذَلِكَ وَأَتَيْتَهُ مِنْكَ
الدَّرِي، وَبَلَّغْتَهُ الْمَقَامَاتِ الْعُلَى، أَمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوِدُّكَ دِينِي وَنَفْسِي وَجَمِيعَ نِعْمَتِكَ
عَلَيَّ، فَاجْعَلْنِي فِي كَفِّكَ وَحِفْظِكَ، وَعِزِّكَ وَمَنْعِكَ، عَزَّ جَارُكَ

خدایا۔ اسے زمینوں کے فرش کرنے والے۔ اسے بلند آسمانوں کے
غلخ کرنے والے۔ اسے قلوب کی فطرت مقرر کرنے والے اور شقی و سعید
طر کرنے والے۔ اپنی شریف ترین صلوات، مزید برکات، عظیم تحیات کو
حضرت محمد پر نازل فرما دے جو تیرے بندہ رسول، تیری وحی کے امین۔
تیری محبت کے ساتھ قیام کرنے والے۔ تیرے حرم قدس سے دفاع کرنے والے۔
تیرے امر کا اظہار کرنے والے۔ تیری نشانیں کو استحکام بخشنے والے اور
تیرے عہد کے پورا کرنے والے تھے۔

خدایا اب ان کے فضائل میں سے ہر فضیلت کے اور مناقب میں سے
ہر نقیبت کے عوض۔ ہر حال میں اور ہر منزل پر جہاں تو نے اپنے پیغمبر کو اپنا
مددگار پایا ہے اور سخت ترین آزمائش پر صابر دیکھا ہے۔ اپنے دشمنوں کا دشمن
اور اپنے دوستوں کا دوست پایا ہے اور تمام مکروہ باتوں سے دور اور تمام
محبوب باتوں کا داعی دیکھا ہے۔۔۔۔۔ اپنی جزا کے فضائل اور اپنی
عظایا کے خصوصیات عنایت فرما دے۔ جس سے ان کے امر کو برتری
حاصل ہو اور ان کا درجہ بلند ہو۔ ان لوگوں کے ساتھ جو تیرے عدل کے قیام
کیا کرنے والے تھے تاکہ کوئی خوبی، برتری، رحمت و کرامت ایسی نہ رہ جائے
جس سے حضرت محمد کو مخصوص نہ کر دے اور انھیں ان کی بلند ترین منزل عنایت
فرما دے اور بلند ترین مقامات تک پہنچا دے۔ آمین اسے رب العالمین۔
خدایا میں اپنے دین۔ اپنے نفس اور اپنے اوپر تیری تمام نعمتوں
کو تیری امانت میں دیتا ہوں لہذا مجھے اپنی پناہ، حفاظت، عزت اور
حراست میں دے دے کہ تیرا ہمایہ عزیز ہے اور تیری شان مجاہد ہے۔

وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، حَسْبِيَ أَنْتَ
فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالشَّدَّةِ وَالرَّخَاءِ، وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنْبَأْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا، وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ.

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ، إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا،
إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا أَوْ مَقَامًا، رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ، وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ.

رَبَّنَا إِنَّا أَمَتَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا، وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْأَبْرَارِ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ، وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا.

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ، وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا، أَنْتَ مَوْلَانَا، فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

تیسرے نام مقدس ہیں اور تیسرے علاوہ کوئی موجود نہیں ہے۔ میرے سوا
ہر راحت و رنج، خدمت و سہولت میں تو ہی کافی ہو جاوے گا تو بہترین گمان ہے۔

خدا یا میں نے تجھ پہ بھروسہ کیا ہے۔ تیری طرف توجہ کی ہے اور تیری ہی
طرف میری بازگشت بھی ہے۔ خدا یا مجھے کافروں کے لئے سامان آزمائش نہ بناؤ
اور میرے گنہگاروں کو بخش دینا کہ تو صاحب عزت ہی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے
خدا یا مجھ سے عذاب جہنم کو موڑ دینا کہ یہ عذاب بہت بڑا خسارہ ہے اور
یہ جہنم بہترین مستقر اور منزل ہے۔ خدا یا ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق
کے ساتھ فیصلہ کرنا کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

خدا یا ہم تجھ پر ایمان لے آئے ہیں لہذا ہمارے گنہگاروں کو بخش دے اور
ہماری برائیوں پر پردہ ڈال دے۔ ہمیں نیک کرداروں کے ساتھ دنیا سے اٹھانا
اور جو کچھ تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ وعدہ کیا ہے وہ عطا فرما دینا اور ہمیں
روز قیامت رسوا نہ کرنا کہ تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔

خدا یا ہم سے جو بھول یا خطا ہو گئی ہے اس کا مواخذہ نہ کرنا اور ہم پر
وہ بوجھ نہ ڈال دینا جو ہم سے پہلے والوں پر ڈال دیا تھا۔ اور خدا یا، اگر
وہ بار نہ ڈال دینا جس کی ہمارے پاس طاقت نہ ہو۔ ہمیں معاف کر دینا۔ ہمیں
بخش دینا ہم پر رحم کرنا کہ تو ہمارا مولا ہے۔ اور ہمیں کافروں کے مقابلہ میں
کامیابی عطا فرماتا۔

خدا یا۔ ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں نیک عطا فرماتا اور عذاب جہنم سے
بچالینا۔

لے یہ قرآن مجید کی آیات کا اقتباس ہے جس کی طرف ہر مرد مومن اور عاتق مومنہ کو توجہ
رہنا چاہئے اور اسی انداز سے بارگاہِ امدیت میں دعا کرنی چاہئے۔
معصومہ عالم کی زبان سے ان آیات کی تلاوت میں اس نکتہ کی طرف بھی اشارہ
ہے کہ آپ اپنے اور قوم کے درمیان خدائی فیصلہ کا انتظار کر رہی تھیں جو بھول
روز قیامت انھیں کے حق میں ہونے والا ہے۔ جو آدمی

اللہ رحمت نازل کرے ہمارے سرکار حضرت محمد پیغمبر پر اور ان کی پاکیزہ
اولاد پر اور انہیں سلامتی عطا فرمائے

۱۰۔ ہر نماز کے بعد کی دعا

سبحان اللہ - دس مرتبہ

اھمده للہ - دس مرتبہ

اللہ اکبر - دس مرتبہ

۱۱۔ ہر نماز کے بعد کی دعا

اللہ اکبر - ۳۳ مرتبہ

اھمده للہ - ۳۳ مرتبہ

سبحان اللہ - ۳۳ مرتبہ

لا الہ الا اللہ - ایک مرتبہ

نوٹ - بظاہر یہ وہی تسبیح جناب فاطمہؑ ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے
صرف ذکر خدا کی تکمیل کے لئے ایک لا الہ الا اللہ کا اضافہ پایا جاتا
ہے جن طرح بعض مقامات پر استغفار کی دعوت دی گئی ہے
جوادی

۱۔ صفۃ الصفوة ابو الفرج ابن جنزی ۲ ص ۱۰۱، احقاق الحق ۱۰ ص ۲۹۹

۲۔ محاسن برقی ص ۱۰۱، تہذیب شیخ ۳ ص ۱۰۱، مشکوٰۃ الانوار دہلوی ص ۱۰۱

صائم الاسلام ص ۱۰۱

﴿ صحیفۃ الزمراء (ع) ﴾

عَذَابِ النَّارِ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاللَّهِ
الطَّاهِرِينَ وَسَلَّم تَسْلِيمًا.

(۱۰) دعاؤھا ﷺ

بعد كل صلاة

سُبْحَانَ اللَّهِ - عشرًا .

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ - عشرًا .

اللَّهُ أَكْبَرُ - عشرًا .

(۱۱) دعاؤھا ﷺ

بعد كل صلاة

اللَّهُ أَكْبَرُ - أربعاً و ثلاثين .

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ - ثلاثاً و ثلاثين .

سُبْحَانَ اللَّهِ - ثلاثاً و ثلاثين .

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - مرة واحدة .

۱۲۔ ہنگام صبح کی دعا جسے دعائے حریق کہا جاتا ہے

خدا یا میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں تجھے گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں اور تو گواہی کے لئے کافی ہے۔ لیکن میں تیرے ملائکہ، حاملان عرش ساکنان ارض و سما، انبیاء و مرسلین، بندگان صالحین اور تمام مخلوقات کو بھی گواہ بنا رہا ہوں کہ تو میرا معبود ہے۔ اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ تیرے علاوہ یا نہیں عرش سے لے کر ساتوں زمینوں کی تک جتنے معبود ہیں سب باطل ہیں۔ ایک تیری ذات کریم کے ماسوا کر تیری ذات صاحب عزت و کرامت ہے اور اس کا جلال لوگوں کی توصیف سے بالاتر ہے بلکہ اس کی عظمت تک دلوں کو بھی راستہ نہیں مل سکتا ہے۔

”اے وہ ذات جس کی مدح کا فخر تمام مدح کرنے والوں سے نافذ ہے اور اس کے مکارم و آثار تمام توصیف کرنے والوں کی توصیف سے بڑے ہیں۔ اس کی عظیم شان تمام مخلوق کے بیانات سے عظیم تر ہے۔“

نوٹ: آخری حصہ کو تین مرتبہ کہے

اس کے بعد یہ کہے

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ وحدہ لا شریک ہے۔ سارا

ملک اور ساری حمد اسی کے لئے ہے۔

صباح التمجید شیخ طوسی ص ۲۱، مصباح کفعمی ص ۲۰۔ بدالامین ص ۵۵

(۱۲) دعاؤھا ﷺ

فی الصباح، المسمى بدعاء الحریق

اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا، وَأَشْهَدُ
مَلَائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَسُكَّانَ سَمَاوَاتِكَ وَأَرْضِيكَ،
وَأَنْبِيَاءَكَ وَرُسُلَكَ، وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ.
بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَخَدَّكَ لِأَشْرِيكَ لَكَ،
وَأَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ دُونِ عَرْشِكَ إِلِي قَرَارِ الْأَرْضِينَ السَّابِعَةِ
السُّفْلَى بَاطِلٌ مَا خَلَا وَجْهَكَ الْكَرِيمِ.
فَإِنَّهُ أَعَزُّ وَأَكْرَمُ وَأَجَلُّ مِنْ أَنْ يُصِفَ الْوَاصِفُونَ كُنْهَ
جَلَالِهِ، أَوْ تَهْتَدِي الْقُلُوبُ لِكُلِّ عَظَمَتِهِ.

يَا مَنْ فَلَاقَ مَذْحَ الْمَادِحِينَ فَخَرُّ مَذْحِهِ، وَعَدَا وَصَفَ
الْوَاصِفِينَ مَا يُرُ حَمْدِهِ، وَجَلَّ عَنْ مَقَالَةِ النَّاطِقِينَ تَعْظِيمُ شَأْنِهِ
- تقول ذلك ثلاثاً.

ثم تقول:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّةُ لِأَشْرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيُفُ.

يُخَيِّبُ وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، يَبْدِيهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - تقول ذلك احد عشر مرة.

ثم تقول:

سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، مَا شَاءَ اللَّهُ، لَا عَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، الْعَلِيمِ الْكَرِيمِ، الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ، الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ، عَدَدَ خَلْقِ اللَّهِ، وَرِثَةِ عَرْشِهِ، وَوِلْدَةِ سَنَاوَاتِهِ وَأَرْضِهِ، وَعَدَدَ مَا جَرَى بِهِ قَلَمُهُ، وَأَحْصَاءَ كِتَابِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ - تقول ذلك احد عشر مرة.

ثم تقول:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْخَبَرِ كَيْفَ، وَصَلِّ عَلَى عَلِيِّ جَبْرئيلَ وَمِيكَائيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، صَلِّ اللَّهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا، وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا، مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَلِكِ السَّمَوَاتِ وَأَعْوَانِهِ، وَرِضْوَانِ

کی حیات و موت کا دیکھنے والا اور زندہ پانچواں ہے جس کے لئے موت نہیں ہے۔ سارا خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

نوٹ - اس حصہ کو گیارہ مرتبہ کے اس کے بعد اس طرح کے

پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا۔ ساری حمد اسی خدا کے لئے ہے۔ اس کے لئے کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ سب سے بزرگ و بڑتر ہے جو اس نے چاہا وہ ہو گیا کوئی قوت طاقت اس خدا کے عظیم و عظیم و عظیم کے علاوہ نہیں ہے۔ وہی رحمان و رحیم اور بادشاہ برحق و آسمان کا ہے۔

یہ تسبیح اس کی تمام مخلوقات کے عدد۔ عرش کے وزن۔ زمین و آسمان کی گنہائش کے برابر ہے اور جہاں جہاں اس کا علم ملا ہے اور جسے جسے اس کی کتاب نے صحیح کیا ہے اور خود اس کے نفس کی رضا کے برابر ہے

نوٹ - اسے بھی گیارہ مرتبہ کے اس کے بعد کے

خدا یا حضرت محمد اور ان کے بابرکت اہلبیت پر رحمت نازل فرما اور رحمت نازل فرما جبرئیل و میکائیل و اسرافیل، عالمان عرش اور ملائکہ مقربین پر۔

خدا یا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انہیں اپنی منزل رضا تک پہنچا دے اور پھر اتنا اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے۔ اسے بہترین رحم کرنے والے۔

خدا یا ملک الموت اور ان کے مددگاروں پر بھی رحمت نازل فرما اور رضوان جنت اور خزانہ داران جلد

بِئْسَ مَا لَكَ يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ خَلَقُوا أَنْ يَأْتِيَكُمُ الرِّجَالُ بِخَبَرٍ مُّشْتَرِكٍ حَتَّىٰ يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ عُقْدًا مِّمَّا عَشَرَ، وَتَنْزِيلَهُمْ بِغَدْرِ الرَّضَا، مِثَا أَنْتَ

كِرَامِ الْكَاتِبِينَ، وَالسَّفَرَةَ الْكِرَامِ
وَصَلِّ عَلَيَّ مَلَائِكَةَ السَّمَاوَاتِ
السَّابِعَةِ السُّفْلَى، وَمَلَائِكَةَ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ، وَالْبُحَارِ وَالْأَنْهَارِ، وَالْبِرَارِ
الَّذِينَ أَعْنَيْتَهُمْ عَنِ الطَّغَامِ

حَتَّىٰ تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا وَتَزِيدَهُمْ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

بِئْسَ مَا لَكَ يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ خَلَقُوا
سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ، وَمَا وَلَدًا مِنْ
سَاءِ مَا يَحْكُمُونَ، وَالصَّالِحِينَ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَتَنْزِيلَهُمْ بِغَدْرِ الرَّضَا مِثَا أَنْتَ

بِئْسَ مَا لَكَ يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ خَلَقُوا
سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ، وَعَلَىٰ
أَجْمَعِ الْمُطَهَّرِينَ، وَعَلَىٰ ذُرِّيَّةِ

دو غنہ جنم — اور وہاں کے خزانہ داروں پر بھی رحمت نازل فرما۔

خدا یا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی منزل رضا
تک پہنچا دے اور پھر اتنا اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اسے بہترین رحم
کرنے والے۔

خدا یا اور کاتبان اعمال - سفراء کرام و نیک کردار - محافظین اولاد
دوم فرشتوں پر رحمت نازل فرما۔

اور بلند ترین آسمانوں کے ساکن اور ساتوں زمینوں کے آخری
طبقہ کے رہنے والوں پر بھی رحمت نازل فرما اور روز و شب، آراضی و
طراف، سجاد و اثمار - صحرا و ریگستان کے فرشتوں پر بھی رحمت نازل
فرما۔

اور ان فرشتوں پر بھی رحمت نازل فرما جنھیں تو نے اپنی تقدیس
کی بنا پر کھانے سے بے نیاز بنا دیا ہے۔

خدا یا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی رضا کی
منزل تک پہنچا دے اور پھر وہ اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اسے
سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

خدا یا ہمارے بابا آدم اور ہماری ماں حوا اور ان کی اولاد کے تمام
انبیاء - صدیقین - شہداء اور صالحین پر رحمت نازل فرما

اور ان پر اس قدر رحمت فرما کہ انھیں اپنی منزل رضا تک پہنچا دے
اور پھر اس قدر اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

خدا یا رحمت نازل فرما حضرت محمد اور ان کے پاکیزہ کردار اہلبیت پر
اور ان کے منتخب اصحاب اور پاکیزہ ازواج پر

مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ كُلِّ نَبِيٍّ بَشَّرَ بِمُحَمَّدٍ، وَعَلِيٍّ كُلِّ نَبِيٍّ وَكَذَلِكَ
مُحَمَّدٌ، وَعَلِيٌّ كُلِّ مَرْأَةٍ صَالِحَةٍ كَفَلْتُ مُحَمَّدًا، وَعَلِيٌّ كُلِّ مَنْ
صَلَّاتِكَ عَلَيْهِ رِضًا لَكَ وَرِضًا لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ.

صَلِّ اللَّهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا وَتَزِيدَهُمْ
بَعْدَ الرِّضَا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
وَإِلَى مُحَمَّدٍ، وَأَرْحَمَ مُحَمَّدًا وَإِلَى مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَرَحِمْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَالِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ
أَعْظِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نَصَلِّيَ
عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّى
عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ صَلَاةٍ
صَلَّيْتَ عَلَيْهِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ فِي
صَلَاةٍ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
شَعْرِ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
شَعْرِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

اور حضرت محمدؐ کی ذریت پر اور ہر اس نبیؐ پر جس نے پیغمبر اسلام کی بشارت دی
ہے اور ان کے سلسلہ آباء و کرام میں واقع ہو ہے یا جو خواتین سلسلہ کفالت
میں آئی ہیں اور جن پر بھی تیری رحمت ہو یہ سیری دعا تیری رضا اور تیرے
نبی محمدؐ کی رضا کے لئے ہے ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں
اپنی منزل رضا تک پہنچا دے اور ہر اس قدر اضافہ بھی کر دے جس کا تو
اہل ہے اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

خدا یا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔ محمدؐ و آل محمدؐ کو برکت عطا فرما۔
محمدؐ و آل محمدؐ پر ہرمانی فرما۔ جس طرح تو نے صلوات و برکت و رحمت حضرت
ابراہیمؑ اور ان کی آل کے شامل حال کی ہے کہ تو حمید بھی ہے اور مجید
بھی ہے۔

خدا یا حضرت محمدؐ کو وسیلہ، فضل، فضیلت اور بلند درجہ عنایت
نسا۔

خدا یا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ہیں صلوات کا
حکم دیا ہے۔۔۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما تمام صلوات بھیجے والوں
کے عدد کے برابر

محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما ہر اس صلوات کے برابر جو تو نے
ان پر نازل کی ہے۔

خدا یا محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ہر صلوات کے حروف کے
برابر۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات نازل فرما۔ صلوات بھیجے والوں کے بالوں
کے عدد کے برابر۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ان کے بالوں کے عدد کے
برابر بھی جنہوں نے صلوات نہیں بھیجی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَفْسٍ مَنْ صَلَّى
عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَفْسٍ مَنْ لَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سُكُونٍ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
سُكُونٍ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَكَةٍ مَنْ صَلَّى
عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَكَاتِهِمْ
وَدَقَائِقِهِمْ وَسَاعَاتِهِمْ، وَعَدَدِ زَيْتَةٍ ذَرَّةٍ مَا عَمِلُوا أَوْ لَمْ يَعْمَلُوا،
أَوْ كَانَ مِنْهُمْ أَوْ يَكُونُ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ، وَالْمَنُّ وَالْفَضْلُ، وَالطُّوْلُ
وَالنِّعْمَةُ، وَالْعِظَمَةُ وَالْجَبَرُوتُ، وَالْمَلِكُ وَالْمَلَكُوتُ، وَالْقَهْرُ
وَالْفَخْرُ، وَالسُّؤْدُدُ وَالسُّلْطَانُ، وَالْإِمْتِنَانُ وَالْكَرَمُ، وَالْجَلَالُ
وَالْجَبَرُ، وَالشُّوْحُبُودُ وَالشُّعْبُودُ، وَالشَّهْلُ وَالشُّكْرُ،
وَالنَّقْدِيسُ وَالْعِظَمَةُ، وَالرَّحْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ، وَلَكَ مَا
رَزَيْتَ وَطَابَ مِنَ الثَّنَاءِ الطَّيِّبِ، وَالْمَدْحِ الْعَاجِزِ وَالْقَوْلِ
الْحَسَنِ الْجَمِيلِ، الَّذِي تَرْضَى بِهِ عَن قَائِلِهِ وَتَرْضَى بِهِ مِنَّنِ
قَالَهُ، وَهُوَ رِضَاكَ.

خدا یا محمد و آل محمد پر صلوات نازل فرما ان کی سانسوں کے برابر
جنہوں نے صلوات بھیجی ہے۔

اور محمد و آل محمد پر صلوات نازل فرما ان کی سانسوں کے برابر
بھی جنہوں نے صلوات نہیں پڑھی ہے

خدا یا محمد و آل محمد پر صلوات نازل فرما ان کے سکون کے برابر
جنہوں نے صلوات پڑھی ہے اور محمد و آل محمد پر صلوات نازل فرما ان کے
سکناات کے برابر بھی جنہوں نے صلوات نہیں پڑھی ہے

خدا یا محمد و آل محمد پر صلوات نازل فرما ان کے حرکات کے برابر جنہوں
نے صلوات پڑھی ہے۔

اور محمد و آل محمد پر صلوات نازل فرما خود ان کے حرکات، دقائق،
ساعات اور ذرات کے برابر بھی جو اعمال انجام دیئے ہیں یا نہیں انجام
دیئے ہیں اور قیامت تک ہونے والے ہیں۔

خدا یا تیرے ہی لئے حمد، شکر، احسان، فضل، انعام، کرم، عظمت،
جبروت، ملک، ملکوت، تہر، فخر، سرداری، سلطنت، منت و کرم،
جلال و جبر، توحید و تجید، تلیل و تکبیر، تقدیس و عظمت، رحمت و مغفرت
اور کبریائی سب کچھ ہے اور تیرے ہی لئے پاک و پاکیزہ ثنا اور عظیم مدح اور
حسن و جمیل بیان ہے

جسے تو کہنے والے سے پسند کرے اور جس کے کہنے والے سے راضی
ہو جائے اور اسی میں تیری رضا ہو۔

فَتَقَبَّلَ حَمْدِي بِحَمْدِ أَوَّلِ الْخَامِدِينَ، وَتَنَانِي بِشَاءِ أَوَّلِ
الْمُشِينِ، وَتَهْلِيلِي بِتَهْلِيلِ أَوَّلِ الْمُهْلَلِينَ، وَتَكْبِيرِي بِتَكْبِيرِ
أَوَّلِ الْمُكْبِرِينَ، وَقَوْلِي الْحَسَنَ الْجَمِيلَ بِقَوْلِ أَوَّلِ الثَّائِلِينَ
الْمُجِيلِينَ الْمُشِينِ عَلَي رَبِّ الْعَالَمِينَ، مُتَّصِلًا ذَلِكَ كَذَلِكَ
مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ إِلَي يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

وَيَعْدَدُ زِنَةَ ذَرِّ الرَّمَالِ وَالتَّلَالِ وَالْجِبَالِ، وَعَدَدَ جُرْعِ
مَاءِ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ، وَوَرَقِ الْأَشْجَارِ،
وَعَدَدِ النَّجُومِ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذَلِكَ، وَعَدَدِ الثَّرَى وَالنَّوَى
وَالْحِصَى، وَعَدَدُ زِنَةِ ذَرِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَا فِيهِنَّ
وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ، وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، مِنْ
لَدُنِ الْعَرْشِ إِلَي قَرَارِ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلَى.

وَعَدَدِ حُرُوفِ الْفَاظِ أَهْلِيهِنَّ، وَعَدَدِ أَرْزَانِيهِمْ^(۱) وَوَدَائِقِيهِمْ
وَسُكُونِيهِمْ وَحَرَكَاتِيهِمْ وَأَشْغَارِيهِمْ^(۲) وَأَبْشَارِيهِمْ، وَعَدَدُ زِنَةِ
مَا عَمِلُوا أَوْ لَمْ يَعْمَلُوا، أَوْ كَانَتْ مِنْهُمْ أَوْ يَكُونُ إِلَي يَوْمِ
الْقِيَامَةِ.

(۱) لؤلؤم مقام (ع) لہ
(۲) شصت ازہم (ع) لہ

خدا یا اب میری حمد کو سب سے پہلے حمد کرنے والے کی حمد کے ساتھ
میرے شاکو سب سے پہلے ثنا خوان کی ثنا کے ساتھ میری تہلیل کو سب سے پہلے لاکر
اللہ کرنے والے کے ساتھ اور میری تکبیر کو سب سے پہلے اللہ اکبر کرنے
والے کے ساتھ اور میرے اس حسین و جمیل قول کو سب سے پہلے رب العالمین
کی ثنا و صفت کرنے والے کے ساتھ قبول کر لے گا کہ اس کا سلسلہ اولیٰ دنیا
سے روز قیامت تک جاری رہے میں تیری حمد کرتا ہوں ریگ کے ٹیلے اور
میلوں کے ذرات کے عدد کے برابر اور سمندروں کے پانی کے گھونٹ کے
میلے اور بارش کے قطرے کے برابر اور درختوں کے پتوں کے برابر اور
ستاروں کے عدد کے برابر اور انھیں سب کے وزن کے برابر اور زمین
اور سفلیوں کے عدد کے برابر اور آسمان و زمین کے
ذرات کے ہم وزن اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے یا ان کے درمیان اور
ان کے نیچے ہے اور اس کے درمیان یا اس سے مافوق ہے

پائین عرش سے لے کر ساتویں طبقہ زمین تک

اور اہل زمین کے جملہ الفاظ کے حروف کے برابر اور ان کی سانسوں
کے برابر اور ان کے وقایع، سکنات، حرکات، جلد و بال کے برابر ان کے
جو اعمال ہو چکے ہیں یا ابھی تک نہیں ہوئے ہیں اور قیامت تک ہونے والے
ہیں سب کے وزن کے برابر

عہ مقصد یہ ہے کہ انسان اس قدر حمد کرنا چاہتا ہے جس کا کوئی حساب نہ ہو سکے اور جو کائنات
کے ہم وزن ہو۔ اس لئے کہ کائنات کے ہر ذرہ اور انسان سے سرزد ہونے والے ماضی -
حال - مستقبل کے اعمال کے پچھلے اس کا کوم اور اس کی دی ہوئی قوت کام کر رہی ہے اور
ہر کوم اور ہر قدرت پر حمد کا حقدار ہے۔ جو آدمی

أَعِيذُ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَنَفْسِي
 وَهَالِي وَذُرِّيَّتِي وَأَهْلِي وَوَالِدِي وَقَرَابَاتِي وَأَهْلَ بَيْتِي، وَكُلَّ
 ذِي رَحِمٍ لِي دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَجِزَانِي وَإِخْوَانِي، وَمَنْ
 قَلَّدَنِي دُعَاءً أَوْ أَسَدَى إِلَيَّ بِرَأٍ، أَوْ اتَّخَذَ عِنْدِي يَدًا
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، بِاللَّهِ وَيَأْسُنَاتِهِ الثَّمَامَةِ الشَّامِلَةِ
 الْكَامِلَةِ، الْفَاضِلَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمُتَعَالِيَةِ، الرَّكْبِيَّةِ الشَّرِيفَةِ،
 السَّنْبِقَةِ الْكَرِيمَةِ الْعَظِيمَةِ، الْمَكْتُونَةِ الْمَخْزُونَةِ، الَّتِي
 لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، وَيَأْمُ الْكِتَابِ وَخَاتَمَتِهِ وَمَا بَيْنَهُمَا،
 مِنْ سُورَةِ شَرِيفَةٍ وَأَيَّةٍ مُحْكَمَةٍ، وَشَفَاءٍ وَرَحْمَةٍ، وَعَوْدَةٍ
 وَبَرَكَةٍ، وَيَا تَنْوِزَةَ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ، وَيَصْحَفِ إِبْرَاهِيمَ
 وَمُوسَى.

وَيَكُلُّ كِتَابٍ أَنْزَلَ اللَّهُ، وَيَكُلُّ رَسُولٍ أَرْسَلَ اللَّهُ، وَيَكُلُّ
 حُجَّةٍ أَقَامَهَا اللَّهُ، وَيَكُلُّ بُرْهَانٍ أَظْهَرَهُ اللَّهُ، وَيَكُلُّ نُورٍ أَنْارَهُ
 اللَّهُ، وَيَكُلُّ آيَةٍ اللَّهُ وَعَظَمَتِهِ.

أَعِيذُ وَأَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ مَا
 أَخَافُ وَأَخْذَرُ، وَمِنْ شَرِّ مَا رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ أَكْبَرُ،
 وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَالشَّيَاطِينِ وَالسَّلَاطِينِ،

میں پیغمبر اکرم کے اہلیت۔ اپنے نفس و مال، ذریت و اہل و اولاد —
 قرابت دار و اہل خانہ اور تمام رشتہ دار جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور
 ہمسایہ و برادران اور جس نے دعا کی ذمہ داری دی ہے یا ایک برتاؤ
 کیا ہے یا کوئی نعمت دی ہے۔

سب کو اللہ اور اس کے اسماء تمام و کامل و فاضل و مبارک و بلند
 و برتر و پاکیزہ و شریف و محفوظ و کریم و عظیم و پوشیدہ و مخزون جن تک کسی
 نیک و بد کی رسائی نہیں ہے۔

ادرام الکتاب اور اس کے فاتحہ اور جو کچھ دونوں کے درمیان ہے
 چاہے وہ سورہ شریفہ ہو یا آیت محکمہ جو شفاء و رحمت یا پناہ و برکت ہو
 اور توریت و انجیل و زبور — اور صحف ابراہیم و موسیٰ اور ہر وہ کتاب
 جسے خدا نے نازل کیا ہے اور وہ رسول جسے اس نے بھیجا ہے اور ہر وہ
 حجت جسے اس نے قائم کیا ہے اور ہر وہ برہان جسے اس نے ظاہر کیا ہے
 اور ہر وہ نور جسے اس نے منور کیا ہے اور اس کی تمام نعمت و عظمت
 کے حوالہ کر رہا ہوں

اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ہر صاحب شرک کے شر سے اور ہر اس
 شر سے جس سے میں خوفزدہ اور محتاط ہوں اور ہر اس کے شر سے جس سے
 میرا بزرگ و برتر ہے اور جن و انس کے فاسقوں اور شیاطین کے
 شر سے

وَالنَّالِسَ وَجُنُودِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَأَتْبَاعِهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا فِي السُّورِ
وَالظُّلْمَةِ.

وَمِنْ شَرِّ مَا دَهَمَ أَوْهَجَمَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ هَمٍّ وَعَسَمٍ وَأَفِيَةٍ
وَتَدَمٍ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ
مَا يَبْلُغُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَاتِةٍ رَبِّي
أَخَذَ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَيَّ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ.

(۱۳) دعاؤھا

في الصباح والمساء

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ
وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَيَّ نَفْسِيْ.

وہی روایت:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، فَلَا تَكِلْنِيْ إِلَيَّ
نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ.

اور انہیں اور اس کے لشکر، سپہ سالار اور گروہ کے شر سے اور ہر
نقل و حرکت کے شر سے جو روشنی یا تاریکی میں ہے
اور ہر ہجوم کرنے والے کے شر سے اور ہر جمع و غم اور آفت و
سختی کے شر سے اور ہر آسمان سے نازل ہونے والے یا اُدھر جانے
والے شر سے

اور ہر زمین میں داخل ہونے والے یا اس سے برآمد ہونے والے
شر سے اور ہر اس دیکھنے والے کے شر سے جو میرے رب کے قبضہ میں
ہے۔

کہ میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔ اس کے بعد اگر یہ لوگ انحراف
میں تو میرا خدا میرے لئے کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے
جس پر میرا اعتماد ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

۱۳۔ صبح و شام کی دعا

اسے زندہ و پائندہ۔ میں تیری رحمت کا فریاد ہی ہوں لہذا میرے
تمام حالات کی اصلاح کر دے اور مجھے میرے حوالہ نہ کر دینا
(دوسری روایت)

اسے زندہ و پائندہ

میں تیری رحمت سے فریاد کر رہا ہوں لہذا مجھے ایک پلک جھپکنے کے
ظاہر بھی میرے حوالہ نہ کر دینا اور میرے تمام حالات کی خود اصلاح کر دینا

سند غلط ہے، تاریخ بغداد، مشرق، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۱۱۶

(۱۲) دعا زما

لقضاء الحوائج

يَا أَعَزُّ مَذْكُورٍ، وَالْأَدَمَةُ قِدَمًا فِي الْعِرِّ وَالْجَبْرُوتِ، يَا
 حَمِيمٌ كُلُّ مُسْتَرْجِمٍ، وَمَقْرَعٌ كُلُّ مَلْهُوفٍ إِلَيْهِ، يَا زَاجِمُ كُلِّ
 دَابَّيْنِ يَشْكُورِيَّتَهُ وَحُزْنَهُ إِلَيْهِ، يَا خَيْرَ مَنْ سَبَّلَ الْمَشْرُوفُ مِنْهُ
 سِتْرَعَهُ إِعْطَاءً، يَا مَنْ يَخَافُ الْمَلَائِكَةَ السَّمَوَاتِيَّةَ بِالتَّوْبِ
 نُهُ.

أَسْأَلُكَ بِالْأَسْمَاءِ الَّتِي يَدْعُوكَ بِهَا حَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَمَنْ
 نَزَلَ عَرْشِكَ بِتُورِكَ يُسَبِّحُونَ شَفَقَةً مِنْ خَوْفِ عِقَابِكَ،
 بِالْأَسْمَاءِ الَّتِي يَدْعُوكَ بِهَا جَبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ
 أَجْبَسِي، وَكَشَفْتَ يَا إِلَهِي كُرْبَتِي، وَسَتَرْتَ ذَنْبِي.
 يَا مَنْ أَمَرَ بِالصَّيْحَةِ فِي خَلْقِهِ، فَيَأْتِيهِمُ بِالشَّاهِدَةِ
 خَشُورُونَ، وَبِذَلِكَ الْإِسْمِ الَّذِي أَحْتَسِبُ بِهِ السُّلْطَمَ وَهِيَ
 هِيمٌ، أَحْيِ قَلْبِي، وَاشْرَحْ صَدْرِي، وَأَصْلِحْ شَأْنِي.
 يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالْبِقَاءِ، وَخَلَقَ لِجَبْرِيَّتِهِ الْمَوْتَ
 الْحَيَاةَ وَالْقَنَاءَ، يَا مَنْ فَعَلَهُ قَوْلُ، وَقَوْلُهُ أَمْرٌ، وَأَمْرُهُ نَاصِحٌ
 فِي مَا يَشَاءُ.

۳۔ رنج و غم کے زوال ورتھائے حوائج کے لئے دعائیں

- ★ حاجت برآری کی دعا
- ★ قضاے حوائج کی دعا
- ★ قضاے حوائج کی دعا
- ★ ادائے قرض کی دعا
- ★ سختیوں کے دفعیہ کی دعا
- ★ اہم کاموں کے لئے دعا
- ★ قضاے حوائج کے لئے دعا
- ★ غم واندوہ کے دفعیہ کی دعا
- ★ جملک امور سے نجات کی دعا

وَحَزَنَةَ الْجَنَانِ، وَصَلَّ عَلَيَّ مَالِكٍ وَحَزَنَةَ التَّيْرَانِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتَّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا، وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا، مِثْلًا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَيَّ الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ، وَالسَّفَرَةَ الْكِرَامِ الْبُرَّةَ، وَالْحَفْظَةَ لِبَنِي آدَمَ، وَصَلِّ عَلَيَّ مَلَائِكَةَ السَّمَاوَاتِ الْعُلَى، وَمَلَائِكَةَ الْأَرْضِينَ السَّابِعَةِ السُّفْلَى، وَمَلَائِكَةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَالْأَرْضِينَ وَالْأَطْيَارِ، وَالْبِحَارِ وَالْأَنْهَارِ، وَالْبُرَارِي وَالْعِفَارِ، وَصَلِّ عَلَيَّ مَلَائِكَتِكَ، الَّذِينَ أَعْتَبْتَهُمْ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ بِتَقْدِيرِكَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتَّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا مِثْلًا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَيَّ أَبِي آدَمَ وَأُمِّي حَوَاءَ، وَمَا وَكَلَدَا مِنْ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، صَلِّ اللَّهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا مِثْلًا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَيَّ أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ، وَعَلَيَّ أَصْحَابِهِ الْمُتَتَجِبِينَ وَأَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرِينَ، وَعَلَيَّ ذُرِّيَّةَ

داروغہ جہنم — اور وہاں کے خزانہ داروں پر بھی رحمت نازل فرما۔

خدایا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی منزل رضا تک پہنچا دے اور پھر اتنا اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اسے بہترین رحم کرنے والے۔

خدایا اور کاتبان اعمال - سفراء کرام و نیک کردار - محافظین اولادِ آدم فرشتوں پر رحمت نازل فرما۔

اور بلند ترین آسمانوں کے ساکن اور ساتوں زمینوں کے آخری طبقہ کے رہنے والوں پر بھی رحمت نازل فرما اور روز و شب، آراخی و اطراف، بجا و دانہار - صحر اور گیستان کے فرشتوں پر بھی رحمت نازل فرما۔

اور ان فرشتوں پر بھی رحمت نازل فرما جنھیں تو نے اپنی تقدیس کی بنا پر کھانے سے بے نیاز بنا دیا ہے۔

خدایا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی رضا کی منزل تک پہنچا دے اور پھر وہ اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

خدایا ہمارے باا آدم اور ہماری ماں حوا اور ان کی اولاد کے تمام انبیاء - صدیقین - شہداء اور صالحین پر رحمت نازل فرما

اور ان پر اس قدر رحمت فرما کہ انھیں اپنی منزل رضا تک پہنچا دے اور پھر اس قدر اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

خدایا رحمت نازل فرما حضرت محمد اور ان کے پاکیزہ کردار اہلبیت پر اور ان کے منتخب اصحاب اور پاکیزہ ازواج پر

۱۴- حاجت برآری کی دعا

اسے تمام قابل ذکر افراد میں عزیز تر — سے عورت و جبروت میں سب سے
قدیم تر — اسے ہر طالب رحمت پر مہربانی کرنے والے — اسے ہر فریادی کی
کی پناہ گاہ — اسے ہر بوجیدہ پر رحم کرنے والے جو اپنے سچ و غم کی فریاد کرے
اسے ان تمام ہستیوں میں سب سے بہتر جن سے نیکی کا تقاضا کیا جائے اور سب سے
جلدی حفا کرنے والے اسے وہ جس سے وہ طاغوت بھی خوفزدہ رہتے ہیں جن کا وہ
نور سے تابندہ رہتا ہے۔

میں ان اسماء کے واسطے سے سوال کر رہا ہوں جن کے ذریعہ جالملائک
سوال کرتے ہیں اور وہ لوگ سوال کرتے ہیں جو تیرے عرش کے گرد رہتے ہیں
اور تیرے عذاب کے خوف سے مسلسل تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

اور ان اسماء کا واسطہ جن کے ذریعہ جبریل و میکائیل و اسرافیل دعا
کرتے ہیں — کہ میری دعا کو قبول کر لے اور میرے سچ و غم کو دور کر دے

اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما
اسے وہ پروردگار جس کے حکم سے مخلوقات میں حضور پھونکا جائے گا اور
ساری مخلوقات ایک میدان میں جمع ہو جائیں گے اور اس نام کا واسطہ جس کے
ذریعہ تو نے ہمیں پیدا کر دیا۔ میرے دل کو بھی زندہ کر دے اور
میرے سینے کو کشادہ کر دے اور میرے حالات کی اصلاح کر دے۔

اسے وہ جس نے اپنے کو جہاں کے لئے مخصوص کیا ہے اور مخلوقات کے
موت و حیات و فنا کو پیدا کیا ہے اسے وہ خدا جس کا فعل قول ہے اور جس کا
امر ہر شے پر نافذ ہے۔

أَسْأَلُكَ يَا إِيْسَمَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ خَلْقُكَ حِينَ الْبَقِي فِي
النَّارِ، فَدَعَاكَ بِهِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَقُلْتَ: «يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا
وَسَلَامًا عَلَيَّ يَا إِيْسَمَ»، (۱) وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسَى
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي
خَلَقْتَ بِهِ عَيْسَى مِنْ رُوحِ الْقُدُّسِ.

وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي وَهَبْتَ بِهِ لِزَكَرِيَّا بَيْتِي، وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي
كَشَفْتَ بِهِ عَنِّي أَيُّوبَ الضَّرِّ، وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي تُبِّتُ بِهِ عَلَيَّ
ذَاوُدَ، وَ سَخَّرْتَ بِهِ لِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ، وَ
الشَّيَاطِينَ، وَعَلَّمْتَهُ مَنَاطِقَ الطَّيْرِ.

وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ الْعَرْشَ، وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي خَلَقْتَ
بِهِ الْكُرْسِيَّ، وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ الرُّوحَ الْخَالِقِينَ، وَيَا إِيْسَمَ
الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ
جَمِيعَ الْخَلْقِ.

وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ جَمِيعَ مَا أَرَدْتَ مِنْ شَيْءٍ،
وَيَا إِيْسَمَ الَّذِي قَدَّرْتَ بِهِ عَلَيَّ كُلَّ شَيْءٍ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ
هَذِهِ الْأَسْمَاءِ، إِلَّا مَا أَعْطَيْتَنِي سُؤْلِي وَ قَضَيْتَ حَوَائِجِي
يَا كَرِيمُ.

(۱۵) دعاؤھا

لقضاء الحوائج

يَا رَبَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَيَا حَيُّ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْعَتِيقِ، وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ، وَيَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

و فی روایة:

يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ، وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ، وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْعَتِيقِ،
وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، أَعْنَيْنَا وَأَقْضِ حَاجَتَنَا.

(۱۶) دعاؤھا

لقضاء الحوائج

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَنْسِي مَنْ ذَكَرَهُ، وَلَا يَخِيبُ مَنْ دَعَا،
وَلَا يَقْطَعُ رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ.

ثم يسأل الله عز وجل ما يريد.

میں تجھ سے اس نام کے واسطے سوال کر رہا ہوں جس کے ذریعہ خلیل خدا
نے اس وقت دعا کی جب انھیں آگ میں ڈالا گیا اور تو نے ان کی دعا کو قبول
کر لیا اور فرمایا کہ اے آگ ابراہیم کے لئے سرد اور سلامتی بن جا
اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ موسیٰ نے طور کی داہنی جانب
سے دعا کی اور تو نے اسے قبول فرمایا۔

اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ تو نے عیسیٰ کو روح القدس
سے عالم وجود میں پیدا کروایا
اور اس نام کے واسطے جس کے سہارے تو نے زکریا کو بھی جیسا
فرزند عنایت کیا
اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ ایوب کے رنج و غم کو نائل
کر دیا۔

اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ داؤد کی توبہ قبول کرنی اور سلیمان
کے لئے ہواؤں کو مسخر کر دیا کہ وہ ان کے حکم سے چلے گئیں اور شیاطین کو بھی
مسخر کر دیا اور پرندوں کی گفتگو کا علم دیدیا۔
اور اس نام کے واسطے جس سے تو نے عرش کی تخلیق کی اور اس
نام کے واسطے جس سے کرسی کو پیدا کیا۔

اور اس نام کے واسطے جس سے روحانیوں کی تخلیق کی
اور اس نام کے واسطے جس سے جن وانس کو پیدا کیا
اور اس نام کے واسطے جس سے ساری کائنات کو پیدا کیا
اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ جس چیز کو چاہا پیدا کیا
اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ ہر شے پر اپنا قابو رکھا
میں ان تمام ناموں کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے مطالبات
کو عطا کر دے اور سیری حاجتوں کو پورا کر دے۔ اے خداے کریم

(۱۷) دعاؤھا

لقضاء الدین و تیسیر الامور

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيلِ
وَالْفُرْقَانِ، فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَى، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ،
اَنْتَ اَخِذْ بِنَاصِيَتِهَا.

اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ
دُوْنَكَ شَيْءٌ.

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ،
وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ، وَنَسِّرْ لِيْ كُلَّ اَمْرٍ،
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

وہی دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا
وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، فَالِقِ
الْحَبِّ وَالنَّوَى، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اَخِذْ بِنَاصِيَتِهِ.

۱۵۔ قضاے حوائج کی دعا

اسے اولین و آخرین کے پروردگار
اسے بہترین اولین و آخرین
اسے صاحبِ قوتِ مستحکم
اسے مسکینوں پر رحم کرنے والے
اسے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے

دوسری روایت

اسے تمام اولین کے اول۔ اور تمام آخرین کے آخر
اسے صاحبِ قوتِ مستحکم۔ اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔
مجھے غنی بنا دے اور میری حاجتوں کو پورا کر دے

۱۶۔ قضاے حوائج کی دعا

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے یاد کرنے والوں کو بھلاتا نہیں
ہے اور اپنے بھارنے والوں کو ناامید نہیں کرتا ہے اور اپنے امیدواروں کی
امیدوں کو قطع نہیں کرتا ہے
(اس کے بعد جو چاہے دعا کرے)

علاء دعوات راوندی ص ۳۴، مسند سیوطی ص ۴۸

علاء اہل البیت توفیق ابو علم ص ۱۸۵

۱۷۔ اداے قرض کی دعا

خدایا۔ اے میرے اور ہر شے کے پروردگار! اے توریت و انجیل و فرقان کے نازل کرنے والے اور دانہ کے شگافتہ کرنے والے میں تجھ سے ہر اس زمین پر پلنے والے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا اختیار صرف تیرے ہاتھ میں ہے

تو ادا ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے اور تو ہی آج ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہے۔ تو ظاہر ہے تجھ سے بالاتر کوئی شے نہیں ہے اور تو باطن ہے تجھ سے نزدیک تر کوئی شے نہیں ہے۔

حضرت محمدؐ اور ان کے اہلبیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمارے قرض کو ادا کر دے۔ ہمیں فقیری سے غنی بنا دے اور ہمارے لئے تمام امور کو آسان کر دے اے بہترین رحم کرنے والے

دوسری روایت

خدایا۔ اے ساتوں آسمان اور عرشِ عظیم کے مالک۔ اے میرے اور ہر شے کے پروردگار! اے توریت و انجیل و قرآن کے نازل کرنے والے۔

اے دانہ کو شگافتہ کرنے والے! میں ہر اس شے سے تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں جس کا اختیار تیرے ہاتھوں میں ہے۔

مع الدعوات ابن طاووس ص ۱۲۴

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، فَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، إِفْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

وفی روایة:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ.

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، إِفْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

(۱۸) دعاؤھا

لدفن الشدائد

روى أن النبي ﷺ علم علياً وفاطمة عليهما السلام هذا الدعاء وقال لهما: إن نزلت بكما مصيبة أو خفتما جور السلطان أو ضللت لكما ضالة، فأحسنوا الوضوء وصليا ركعتين وارفعا أيديكما إلى السماء وقولا:

يَا غَالِمِ الْغَيْبِ وَ السَّرَائِرِ، يَا مُطَاعُ يَا عَلِيمُ، يَا أَللهُ يَا
 اللهُ يَا اللهُ، يَا هَازِمِ الْأَخْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،
 يَا كَاتِدَ فِرْعَوْنَ لِمُوسَى، يَا مُنْجِي عَيْسَى مِنَ الظُّلْمَةِ، يَا
 مُخَلِّصَ قَوْمِ نُوحٍ مِنَ الْفَرَقِ، يَا زَاجِمَ سَيْدِهِ يَسْقُوتِ، يَا
 كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوبَ، يَا مُنْجِي ذِي الثُّنُونِ مِنَ الظُّلْمَاتِ، يَا فَاعِلَ
 كُلِّ خَيْرٍ، يَا هَادِيًا إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، يَا ذَالًا عَلَى كُلِّ خَيْرٍ، يَا أَمْرًا
 بِكُلِّ خَيْرٍ، يَا خَالِقَ الْخَيْرِ، يَا أَهْلَ الْخَيْرَاتِ، أَنْتَ اللهُ رَغِبْتَ
 إِلَيْكَ فِينَا قَدْ عَلِمْتَ وَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
 عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

ثم اسألا الحاجة تعجب ان شاء الله تعالى.

(۱۹) دعاؤھا علیہا

للامر العظیم

يَحَقُّ نِسَ وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ، وَيَحَقُّ طُهُ وَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ،
 يَا مَنْ يَقْدِرُ عَلَى حَوَائِجِ السَّائِلِينَ، يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا فِي
 الضُّمِيرِ، يَا مُنْقِصًا عَنِ الْمَكْرُوبِينَ، يَا مُفْرَجًا عَنِ
 الْمُعْشُومِينَ، يَا زَاجِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، يَا زَارِقَ الطُّغْلِ الصَّغِيرِ،
 يَا مَنْ لَا يَخْتِاجُ إِلَى التَّنْصِيرِ، صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ
 أَفْعَلْ بِي.

تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ
 نہیں ہے۔ تو ظاہر ہے تجھ سے بالاتر کچھ نہیں ہے اور تو باطن ہے تجھ سے
 قریب تر کوئی شے نہیں ہے۔ میرے قرض کو ادا کر دے اور مجھے فقیری سے
 بے نیاز بنا دے۔

دوسری روایت

خدا یا اسے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار اور ہر شے کے مالک۔
 اسے دانہ کو شگافتہ کرنے والے اور توریت و انجیل و قرآن کے نازل کرنے
 والے۔ میں ہر اس شے سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کا اختیار
 تیرے ہاتھوں میں ہے۔

تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ
 نہیں ہے اور تو باطن ہے تجھ سے نزدیک تر کوئی شے نہیں ہے۔
 میرے قرض کو ادا کر دے اور مجھے فقیری سے بے نیاز بنا دے۔

۱۸۔ سختیوں کے دفعیہ کی دعا

روایت میں ہے کہ اس دعا کو رسول اکرم نے حضرت علی و فاطمہ
 کو تعلیم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب کوئی مصیبت نازل ہو یا سلاطین کا خون
 لاحق ہو یا کوئی شے گم ہو جائے تو باقاعدہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنا
 اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھنا

(۲۰) دعاؤھا ﷺ

لقضاء الحوائج

روى ان النسبى عليه السلام علم عليا و فاطمة عليهما السلام و قال: يصلى احدكما ركعتين، يقرأ فى كل ركعة فاتحة الكتاب و آية الكرسي - ثلاث مرات، و «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» - ثلاث مرات، و آخر الحشر - ثلاث مرات، من قوله: «لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ» الى آخره، فاذا جلس فليشهد وليثن على الله و ليصل على النسبى ۹ و ليدع للمؤمنين و المؤمنات، ثم يدعو على اثر ذلك فيقول:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ كُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ، يَحِقُّ عَلَيْكَ فِيهِ إِجَابَةُ الدُّعَاءِ إِذَا دُعِيَ بِهِ، وَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ كُلِّ ذِي حَقٍّ عَلَيْكَ، وَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلَى جَمِيعِ مَا هُوَ دُونَكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا.

(۲۱) دعاؤھا ﷺ

فى تفریح الهنوم و الغموم بعد صلاتھا ﷺ
عن الصادق عليه السلام: كان لامي فاطمة عليها السلام صلاة تصليها علمها جبرئيل، ركعتان تقرأ فى الاولى الحمد مرة، و «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ

اسے غیب اور اسرار کے جاننے والے۔ اسے قابل اطاعت اور علم۔ اسے اللہ۔ اسے اللہ۔ اسے اللہ۔ اسے حضرت محمد کے لئے تمام گردہوں کو شکست دینے والے۔ اسے فرعون سے موسیٰ کا بدلہ لینے والے۔ اسے عیسیٰ کو ظالموں سے نجات دلانے والے۔ اسے قوم نوح کو ڈوبنے سے بچانے والے۔ اسے اپنے بندہ یعقوب پر رحم کرنے والے۔ اسے ایوب کی مصیبتوں کے دفع کرنے والے۔ اسے یونس کو تارکیوں سے نجات دینے والے۔ اسے ہر خیر کے انجام دینے والے۔ اسے ہر خیر کی رہنمائی کرنے والے۔ اسے ہر خیر کا راستہ بتانے والے۔ اسے ہر خیر کا حکم دینے والے۔ اسے ہر خیر کے خالق۔ اسے تمام نیکیوں کے مالک! تو وہ اللہ ہے جس کی طرف میں نے توجہ کی ہے ان باتوں میں جنہیں تو خوب جانتا ہے کہ تو تمام غیب کا جاننے والا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

(اس کے بعد اپنی حاجتوں کو طلب کرے)

۱۹۔ اہم کاموں کے لئے دعا

تیس اور قرآن حکیم کے حق کا واسطہ۔ طہ اور قرآن عظیم کے حق کا واسطہ۔ اسے وہ ذات جو تمام سالموں کی حاجتوں کا اختیار رکھتا ہے۔ اسے وہ خدا جو دلوں کے رازوں کو جانتا ہے۔ اسے رنج دیدہ افراد کے رنج کو دور کرنے والے۔ اسے مغموم افراد کے غم کا علاج کرنے والے۔ اسے بڑھے مجبوروں پر رحم کرنے والے۔ اسے طفل صغیر کے رازق۔ اسے وہ خدا جو کسی تفسیر و تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے۔

۲۰۔ قضائے حوائج کیلئے دعا

روایت ہے کہ یہ دعا بھی رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ و فاطمہؑ کو تعلیم دی تھی اور فرمایا تھا کہ تم میں کوئی بھی دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ حمد اور تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور تین مرتبہ قل ھو اللہ اور سورہ حشر کا آخری حصہ پڑھے (لَا تُزَكُّهُنَّ إِلَّا الْفَرَّانُ عَلَىٰ جَبَلٍ) سے لے کر آخر سورہ بک) اس کے بعد تشهد پڑھ کر ثنائے پروردگار اور صلوات پڑھے اور تمام مومنین و مومنات کے حق میں دعا کرے کہ یہ دعا پڑھے خدایا میں تجھے ہر اس نام کے حق کا واسطہ دے کر سوال کر رہا ہوں جس کے ذریعے سے دعا کرنے کے بعد قبولیت یقینی ہو جاتی ہے اور تجھے تیرے صاحبان حق کا واسطہ دے کر سوال کر رہا ہوں اور تجھے تیرے اس حق کا واسطہ دے رہا ہوں جو تجھے تمام مخلوقات پر حاصل ہے کہ میرے ساتھ..... یہ برتاؤ کرنا

۲۱۔ غم و اندوہ کے دفع کی دعا

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ میری مادر محرابی جناب فاطمہؑ کی ایک ناز تھی جسے جبریل امین لے کر آئے تھے اور اس کی دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں ایک مرتبہ اھکھ اور انا انزلناہ تھا۔

عہ جمال الاسبوع ۳۲

تک صباغ شیح ۳۲، جمال الاسبوع ۳۲

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

الْقَدْرِ»، و فی الثانیۃ الحمد مرۃ و مائۃ مرۃ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» فاذا سلّمت سبحت تسبیح الطاہرۃ علیہ السلام، و هو التسبیح الذی تقدّم،^(۱) و تکشف عن رکتیک و ذراعیک علی المصلی، و تدعو بهذا الدعاء، و تسأل حاجتک تعطها ان شاء اللہ تعالیٰ، الدعاء:

ترفع یدیک بعد الصلاۃ علی النبی ﷺ و تقول:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوِّجُّهُ إِلَيْكَ بِهِمْ، وَأَتُوَسَّلُ إِلَيْكَ بِحَقِّهِمْ،
الَّذِي لَا يَتَعْلَمُ كُنْهَهُ سِوَاكَ، وَيَحَقُّ مِنْ حَقِّهِ عِنْدَكَ عَظِيمٌ،
وَيَأْسُنَا نِكَالَ الْحُسْنِيِّ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَاتِ الَّتِي أَمَرْتَنِي أَنْ
أَدْعُوكَ بِهَا.

وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الَّذِي أَمَرْتَ إِزْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ أَنْ يَدْعُوَ بِهِ الطَّيْرَ فَأَجَابَتْهُ، وَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الَّذِي
قُلْتَ لِلنَّارِ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَيَّ إِزْرَاهِيمَ، فَكَانَتْ.
وَ بِأَحَبِّ أَسْمَائِكَ إِلَيْكَ، وَأَشْرَفِهَا عِنْدَكَ، وَأَعْظَمِهَا
لَدَيْكَ، وَأَسْرَعِهَا إِجَابَةً، وَأَنْجَحِهَا طَلِبَةً، وَ بِمَا أَنْتَ أَهْلُهُ
وَ مُسْتَحِقُّهُ وَ مُسْتَوْجِبُهُ.

۱۔ المراد به التسبیح الذی ذکرناہ تحت الرقم ۱

وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ، وَأَزْعَبُ إِلَيْكَ، وَأَتَصَدَّقُ مِنْكَ،
وَأَسْتَفِيرُكَ، وَأَسْتَمْنِحُكَ،^(۱) وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ، وَأَخْضَعُ بَيْنَ
يَدَيْكَ، وَأَخْشَعُ لَكَ، وَأَقْرُلُكَ بِسُوءِ صَنِيعَتِي، وَأَتَمَلَّقُ وَالْحُ
عَلَيْكَ.

وَأَسْأَلُكَ بِكُتُبِكَ الَّتِي أَنْزَلْتَهَا عَلَيَّ أَنْبِيَاءَكَ وَرُسُلِكَ،
صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، مِنَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ
الْعَظِيمِ، مِنْ أَوْلَاهَا إِلَى آخِرِهَا، فَإِنَّ فِيهَا اسْمَكَ الْأَعْظَمَ، وَبِمَا
فِيهَا مِنْ أَسْمَائِكَ الْعَظِيمَةِ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ.

وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَتَجْعَلَ فَرَجِي مَقْرُونًا بِفَرَجِهِمْ، وَتَقَدِّمَهُمْ
فِي كُلِّ خَيْرٍ وَتَبْدَأَ بِهِمْ فِيهِ، وَتَفْتَحَ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِدُعَائِي
فِي هَذَا الْيَوْمِ، وَتَأْذَنَ فِي هَذَا الْيَوْمِ، وَهَذِهِ اللَّيْلَةَ بِفَرَجِي،
وَاعْطَانِي سُؤْلِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

فَقَدْ مَسَّنِيَ الْفَقْرُ، وَنَالَني الضَّرُّ، وَسَلَّمْتَنِي الْخِصَاصَةَ،
وَأَلْجَأْتَنِي الْحَاجَةَ، وَتَوَسَّمتُ بِالذَّلَّةِ، وَغَلَبْتَنِي الْمَسْكِنَةُ،
وَحَمَّتْ عَلَيَّ الْكَلِمَةَ، وَأَخَاطَطُ بِبِي الْخَطِيئَةَ.

اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور سو مرتبہ قل ہو اللہ۔
اس کے بعد سلام تمام کر کے تسبیح زہرا پڑھ کر گھٹنے کھول کر مصلے پر
رکھ کر یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

اور پھر اپنی حاجت طلب کی جاتی ہے۔

پھر رسول اکرم پر صلوات پڑھنے کے بعد یوں دعا کرے

خدایا میں تیری طرف محمد و آل محمد کے وسیلے سے متوجہ ہوں اور
ان کے اس حق کا واسطہ دے رہا ہوں جس کی حقیقت کو تیرے علاوہ کوئی نہیں
جانتا ہے۔

اور اس کے ہر اس حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کا حق تیرے نزدیک عظیم
ہے اور تیرے اسماء حسنیٰ اور کلمات نامہ کا واسطہ جن کے ذریعہ تو نے دعا
کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور تیرے اس نام کا واسطہ جن کے ذریعہ تو نے ابراہیم خلیل کو
مردہ پرندوں کو پکارنے کا حکم دیا تھا۔

اور اس اسم عظیم کا واسطہ جسے تو نے آگ پر دم کر کے اسے سرد اور
سلامتی بنا دیا تھا۔

اور تیرے محبوب ترین اور شریف ترین اور عظیم ترین اسماء کا واسطہ
جن سے فوراً دعا قبول ہوتی ہے اور حاجت پوری ہوتی ہے اور جس کا تو
اہل، مستحق اور صاحب ہے۔

وَهَذَا الْوَلْتُ الَّذِي وَعَدْتِ أَوْلِيَاءَكَ فِيهِ الْإِجَابَةُ، فَصَلِّ
عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَإِلَيْهِ وَامْسَحْ مَا بِي بِسَمِّكَ الشَّاقِيَةَ، وَانظُرْ إِلَيَّ
بِعَيْنِكَ الرَّاحِمَةَ، وَأَدْخِلْنِي فِي رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ.

وَأَقْبِلْ إِلَيَّ بِوَجْهِكَ، الَّذِي إِذَا أَقْبَلْتَ بِهِ عَلَيَّ أُسَبِّحُ
فَكَفَّكَتُهُ، وَعَلَيَّ ضَالٌ هَدَيْتُهُ، وَعَلَيَّ غَائِبٌ أَدَيْتُهُ، وَعَلَيَّ
مُقْتَرٌ أَغْنَيْتُهُ، وَعَلَيَّ ضَعِيفٌ قَوَّيْتُهُ، وَعَلَيَّ خَائِبٌ أَمَّنْتُهُ،
وَلَا تُخْلِنِي لِقَاءَ عَدُوِّكَ وَعَدُوِّي، إِذَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

يَا مَنْ لَا يَتَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ، وَحَيْثُ هُوَ وَقُدْرَتُهُ الْأَهْوَى، يَا مَنْ
سَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّنَاءِ، وَكَبَسَ الْأَرْضَ عَلَيَّ السَّنَاءِ، وَاخْتَارَ
لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ، يَا مَنْ سَمَّى نَفْسَهُ بِالِاسْمِ الَّذِي بِهِ
يَتَّقِي خَاجَةً كُلُّ طَالِبٍ يَدْعُوهُ بِهِ.

وَأَسْأَلُكَ بِذَلِكَ الْأَسْمِ، فَلَا تُنْفِعْ أَقْوَى لِي مِنْهُ وَيَحْوِ
مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُقْضِيَ
لِي حَوَائِجِي، وَتَسْمَعَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ، وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا، وَجَبْرًا وَمُوسَى، وَعَلِيًّا
وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا، وَالْحَسَنَ وَالْحَبِيبَةَ، صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ

میں تیری طرف توسل چاہتا ہوں۔ تیری طرف متوجہ ہوں اور تجھ سے
مدد چاہتا ہوں اور طالب عطا و کرم ہوں اور فریادی ہوں اور تیرے سامنے
خضوع و خشوع رکھتا ہوں اور اپنے بڑے اعمال کا اقرار کرتا ہوں اور تجھ سے
اصرار کر رہا ہوں۔

خدا یا تیری ان کتابوں کا واسطہ جو تو نے انبیاء و مرسلین پر
نازل کی ہیں (ان سب پر تیری صلوات و رحمت) یعنی توریت و انجیل
و قرآن عظیم۔

اول سے آخر تک کہ اس میں تیرا اسمِ عظیم ہے اور تیرے اسماء و
حسنى ہیں جن کے ذریعہ تیرا قرب چاہتا ہوں

میرا سوال ہے کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ان کے رنج
و غم کو دور فرما دے اور ان کے طفیل میں میرے رنج و غم کو بھی دور کر دے
اور انھیں ہر خیر میں آگے آگے رکھنا اور انھیں سے اس کا آغاز کرنا
اور آج میری دعاؤں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دینا اور آج
کے دن اور رات میں میرے سکون اور دنیا و آخرت میں مطالبات کے
پورے ہونے کا حکم دیدینا۔

کہ قرآن مجھے گرفت میں لے لیا ہے اور پریشاں حال مجھ تک پہنچ چکی
اور ضروریات نے مجھے تیرے حوالہ کر دیا ہے اور حاجتوں نے مجھے پناہ گری
بنا دیا ہے اور دولت نے اپنے نشانات لگا دیئے ہیں اور مسکنت غالب
آچکی ہے اور تیرا حق ثابت ہو چکا ہے اور خطاؤں نے مجھے گھیر لیا

اور یہ وہ وقت ہے جس وقت تو نے اپنے اولیاء سے قبولیت کا وعدہ کیا ہے لہذا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میری پریشانیوں کو اپنے دست شفا سے محو کر دے اور میری طرف نگاہ رحمت فرما اور مجھے اپنی وسیع رحمت میں داخل کر لے۔

اور میری طرف اپنے کرم کا رخ کر دے جس کا رخ اسیر کی طرف ہو گیا تو رہائی مل گئی اور گمراہ کی طرف ہو گیا تو ہدایت پا گیا۔

اور حیران و پریشان کی طرف ہو گیا تو حیرت سے آزادی مل گئی اور فقیر کی طرف ہو گیا تو غنی ہو گیا اور ضعیف کی طرف ہو گیا تو قوی ہو گیا اور خوفزدہ پر ہو گیا تو مومن ہو گیا۔

خدا سے اور اپنے دشمن کو میری ملاقات کا موقع نہ دینا اسے صاحب جلال و اکرام۔

اے وہ خدا جس کی حقیقت، حیثیت اور قدرت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ اے وہ جس نے ہوا کو سارے روکا ہے اور زمین کو پانی پر ٹھہرایا ہے اور اپنے لئے بہترین ناموں کو اختیار کیا ہے۔ اے وہ خدا جس نے اپنے لئے ہر اس نام کو اختیار کیا ہے جس سے دعا کرنے والوں کی حاجت کو پورا کر دیتا ہے۔

میں تجھ سے تیرے ہی نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے پاس اس سے زیادہ قوی ترکوئی خفیج نہیں ہے اور تجھے محمد و آل محمد کے حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میری تمام حاجتوں کو پورا کر دے اور حضرت محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین و علی و محمد و جعفر و موسیٰ و علی و محمد و علی و حسن و د جنت قائم تک میری آواز کو پہنچا دے (ان سب پر تیری صلوات و رحمت)

﴿ صحیفۃ الزہراء (ج) ﴾

وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ، حَسْبِيَ، فَاسْتَقْبِلُوا إِلَيْهِ الْإِيمَانَ وَاصْبِرُوا لَهُمْ
غَيْرَ، وَلَا تَرُدَّنِي خَائِبًا، بِحَقِّ لَإِلَهِ إِلَّا إِلَهُ، وَبِحَقِّ لَإِلَهِ إِلَّا
أَنْتَ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَالْحَقُّ مِنْ كَلِمَاتِنَا وَكَلِمَاتِنَا كَرِيمًا.

(۲۲) دعاؤھا

للخلاص من المهالك

روى أن رجلاً كان محبوباً بالشام مدة طويلة مشرباً عليه،
فراى في منامه كأن الزهراء عليه السلام، فقلت له: ادع بهذا الدعاء،
فعلمه و دعا به، فتخلص ورجع الى منزله، و هو:

اللَّهُمَّ بِحَقِّ الْقُرْبَى وَتَمَنِّ عِلَاقَةٍ وَبِحَقِّ السُّوْغَى وَتَمَنِّ
أَوْخَاةٍ، وَبِحَقِّ الشَّيْبِ وَتَمَنِّ تَبَاهٍ، وَبِحَقِّ الْبَيْتِ وَتَمَنِّ بَنَاءٍ.

يَا سَامِعَ كُلِّ مَسْرُوتٍ، يَا سَامِعَ كُلِّ مَسْرُوتٍ، يَا سَامِعَ
الشُّوسِ وَتَمَنِّ الْمَسْرُوتِ، صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَابْتِنَا
وَمَسْبُوحِ السُّلُوسِ وَتَمَنِّ وَالسُّلُوسِ وَتَمَنِّ السُّلُوسِ وَتَمَنِّ السُّلُوسِ
وَتَمَنِّ السُّلُوسِ وَتَمَنِّ السُّلُوسِ وَتَمَنِّ السُّلُوسِ وَتَمَنِّ السُّلُوسِ وَتَمَنِّ السُّلُوسِ

بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيمًا.

تاکر وہ تیری بارگاہ میں میری سفارش کر سکیں اور تو انہیں میرے
حق میں شفیع بنا دے اور مجھے ناسید واپس نہ کرنا
تجھے لا اکر الا اللہ کا واسطہ - اور محمد و آل محمد کا واسطہ - میرے ساتھ
ہے برتاؤ کرنا اسے خدا کے حکیم -

۲۲۔ جہلک امور سے نجات کی دعا

روایت میں ہے کہ شام میں ایک شخص ایک مدت تک قید کی سختیوں
میں رہا یہاں تک کہ خواب میں دیکھا کہ جناب فاطمہ فرما رہی ہیں کہ اس دعا کو پڑھو
جس کو سیکھ کر اس نے پڑھ لیا تو رہائی پا کر گھر چلا گیا۔
خدا یا تجھے عرش اور اس پر بلند ہونے والے کا واسطہ - تجھے وحی اور
اس کے نازل کرنے والے کا واسطہ - تجھے نبی اور انہیں نبی بنانے والے کا
واسطہ - تجھے کعبہ اور اس کے بنانے والے کا واسطہ
اسے ہر آواز کے سننے والے - ہر گمشدہ کے جمع کرنے والے - موت
کے بعد نفوس کو زندگی دینے والے - محمد اور ان کے اہلبیت پر رحمت نازل
فرما اور مجھے اور مشرق و غرب عالم کے تمام مومنین و مومنات کو اپنی طرف سے
قوی سکون و آرام عنایت فرما۔
تجھے لا اکر الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا واسطہ
اللہ حضرت محمد اور ان کی پاک و پاکیزہ ذریعہ پر رحمت نازل فرمائے
اور میرا سلام پہنچا دے۔

۴۔ خطرات اور بیماریوں کے دفعیہ کی دعائیں

خطرات سے تحفظ کی دعا

بخار سے محفوظ رہنے کا تعویذ

بخار سے حفاظت کا تعویذ

بخار کا تعویذ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ، وَأَنْزَلَ النُّورَ عَلَيَّ
الطُّورِ، فِي كِتَابٍ مَنْطُورٍ، فِي رِقِّ مَشْهُورٍ، بِقَدْرِ مَقْدُورٍ،
عَلَيَّ نَبِيِّ مَخْبُورٍ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ، وَبِالْفَخْرِ مَشْهُورٌ،
وَعَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَإِلَى الطَّاهِرِينَ.

و فی روایة:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ النُّورِ، بِسْمِ اللَّهِ
الَّذِي يَقُولُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُونُ، بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ
الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ.

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ، بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ
بِالْمَعْرُوفِ مَذْكُورٌ، بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ النُّورَ عَلَيَّ الطُّورِ،
بِقَدْرِ مَقْدُورٍ، فِي كِتَابٍ مَنْطُورٍ، عَلَيَّ نَبِيِّ مَخْبُورٍ.

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا ہے اور
نور کو طور پر اتارا ہے ایک لکھی ہوئی کتاب۔ ایک پھیلے ہوئے کاغذ میں ایک
مقرر انداز کے مطابق اور ایک بزرگ پیغمبر پر

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کا تذکرہ عورت کے ساتھ کیا
جاتا ہے اور جس کی شہرت فخر کے ساتھ ہے اور جس کا شکر یہ راحت و تکلیف
ہر حال میں ادا کیا جاتا ہے۔

اللہ رحمت نازل کرے ہمارے سردار حضرت محمد اور ان کی آل
طاہرین پر

دوسری روایت

اللہ کے نام کے سہارے جو مہربان اور ہمیشہ مہربانی کرنے والا ہے۔
اللہ کے نام سے جو نور ہے۔

اللہ کے نام سے جو کسی شے سے کم دیتا ہے کہ ہو جا۔ تو ہو جاتی
ہے۔

اللہ کے نام سے جو آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور دلوں میں
چھپے ہوئے رازوں سے بھی باخبر ہے۔

اللہ کے نام سے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا ہے۔

اللہ کے نام سے جو نیکیوں کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

اللہ کے نام سے جس نے نور کو طور پر ایک مقرر مقدار کے ساتھ ایک

لکھی ہوئی کتاب میں ایک بزرگ پیغمبر پر نازل کیا ہے۔

۳۰۔ بخار سے حفاظت کا تعویذ

خدا یا تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو علی ہی ہے اور عظیم ہی ہے۔
تیری سلطنت قدیم ہے۔ تیرا احسان عظیم ہے اور تیرا پروہ کریم ہے۔

تو علی و عظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

تو کلمات نامہ اور دعا ہائے مقبولہ کا دل ہے

فلاں شخص کو اس گرفتاری سے نجات دیدے

۳۱۔ بخار کا تعویذ

زمین و آسمان میں ہر سکون حاصل کرنے والا اسی کا ہے اور وہ جانتے

والا اور وہی جانتے والا ہے۔ اے (بخار)

اگر تیرا ایمان خدا کے علی و عظیم اور اس کے رسول کریم پر ہے تو

اس کی پڑیوں کو چور نہ کرنا اور اس کے گوشت کو کھانہ لینا اور اس کے

خون کو پی نہ لینا۔

میرے اس نوشته کے حامل کو چھوڑ کر اُدھر چلا جا جس کا ایمان خدا کے

عظیم، رسول کریم محمد اور ان کی پاکیزہ آل علی و فاطمہ، حسن و حسین

پر ہے۔

علم مع الدعوات ص ۱۳

علم مکادم الاخلاق طبرسی ۲، ۲۶۲، بخار ص ۹۵ ص ۱۳

صحيفة الزهراء (ج)

(۲۵) دعاؤھا

في العوذة للحتمی

اَللّٰهُمَّ لِاِلٰهَةِ الْاَنْتَ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمُ، ذُو السُّلْطٰنِ الْقَدِيْمِ،
وَالْعَمِّ الْعَظِيْمِ، وَالْوَجْهِ الْكَرِيْمِ، لِاِلٰهَةِ الْاَنْتَ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ،
وَلِيَّ الْكَلِمٰتِ الثَّمٰنِيَةِ، وَالِدَعْوٰتِ الْمُسْتَجٰبٰتِ، خَلِّ مَنَا
اَصْبَحْ بِقَلٰنِ.

(۲۶) دعاؤھا

في العوذة للحتمی

وَلَهُ مَسَكَنٌ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، يَا
اُمَّ مُلْكٍ اِنْ كُنْتِ اَمْنَتْ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، فَلَا
تَهْبِئِي الْعَظْمَ، وَلَا تَأْكُلِي اللَّحْمَ، وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ.
اَخْرَجِي مِنْ خَامِلِ كِتَابِي هَذَا اِلٰي مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاَللّٰهِ
الْعَظِيْمِ وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَاللّٰهِ، مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ
وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

(۲۷) دعاؤھا ﷺ

فی یوم السبت

اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا خَزَائِنَ رَحْمَتِكَ، وَهَبْ لَنَا اللَّهُمَّ رَحْمَةً
لَا تُعَذِّبُنَا بَعْدَهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ
الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا، وَلَا تُخَوِّجْنَا وَلَا تُفْقِرْنَا إِلَى أَحَدٍ
سِوَاكَ، وَزِدْنَا لَكَ شُكْرًا، وَآلِيكَ فِقْرًا وَطَائِفَةً، وَبِكَ عَسَمْنَا
سِوَاكَ غِنًا وَتَعَفُّوًا.

اللَّهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرَوْى
وَجْهَكَ عَنَّا فِي حَالٍ، وَتَحْنُ نُرْعَثُ إِلَيْكَ فِيهِ.
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَعْظِمْنَا مَا تُحِبُّ،
وَاجْعَلْهُ لَنَا قُوَّةً فِيمَا تُحِبُّ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

(۲۸) دعاؤھا ﷺ

فی یوم الاحد

اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ يَوْمِي هَذَا فَلَاحًا، وَآخِرَهُ تَجَاحًا،
وَأَوْسَطَهُ صَلَاحًا، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنَا
مِمَّنْ أَنَابَ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ، وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ، وَتَضَرَّعَ إِلَيْكَ
فَرَحِمْتَهُ.

۵۔ دنوں اور مہینوں کی دعائیں

دعاؤں روز شنبہ

دعاؤں روز پچھنبہ

دعاؤں روز دو شنبہ

دعاؤں روز سہ شنبہ

دعاؤں روز چہار شنبہ

دعاؤں روز پنج شنبہ

دعاؤں روز جمعہ

دعاؤں روز جمعہ

ماہ مبارک رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد کی دعا

۴۶۔ دعائے روزِ شنبہ

خدا یا ہمارے لئے رحمت کے خزانوں کو کھول دے اور ہمیں وہ رحمت عطا فرما جس کے بعد دنیا و آخرت کہیں بھی عذاب نہ ہو سکے۔ ہمیں اپنے وسیع فضل و کرم سے طلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور ہمیں اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ قرار دینا۔ ہمارے شکر میں اضافہ فرما اور ہمیں اپنا فقیر و محتاج بنا کر رکھنا اور اپنے علاوہ سب سے بے نیاز اور باعزت بنا دینا۔

خدا یا ہمیں دنیا میں وسعت عطا فرما۔ مالک ہم اس بات سے تیری پناہ چاہتے ہیں کہ تو کسی وقت بھی اپنا رخ ہم سے موڑ لے جبکہ ہم تیری طرف متوجہ ہیں۔

خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہمیں وہ سب کچھ دیدے جسے تو دوست رکھتا ہے اور اسے اپنے پسندیدہ اعمال کی قوت قرار دیدے۔ اے سب سے زیادہ ہرمانی کرنے والے

۴۵۔ دعائے روزِ یکشنبہ

خدا یا اس دن کے آغاز کو فلاح، انجام کو کامیابی اور وسط کو صلاح قرار دیدینا۔ خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دیدے جو تیری طرف رخ کریں تو انہیں قبول کر لے اور تجھ پر بھروسہ کریں تو ان کے لئے کافی ہو جائے اور تجھ سے فریاد کریں تو ان پر رحم کر دے۔

علاء اللہ علیہ کفنی من اللہ و بکارہ ۹۰ مشرق
علاء بدالین من اللہ و بکارہ ۹۰ مشرق

صحیحۃ الزمراء (ج)

(۲۹) دعاؤھا

فی یوم الاثنين

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ، وَتَهَيُّرًا فِي كِتَابِكَ،
وَأَلْهَامًا فِي حُكْمِكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،
وَلَا تُخْضِلَنَّ الْقُرْآنَ بَيْنَا مَا جَلَّ، وَالصِّرَاطَ زَائِلًا، وَمُحْتَدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَشَائِرًا كَثِيرًا.

(۳۰) دعاؤھا

فی یوم الثلاثاء

اللَّهُمَّ اجْعَلْ عِلْمَ النَّاسِ لَنَا ذِكْرًا، وَاجْعَلْ دَعْوَانَا شُكْرًا،
وَاجْعَلْ مَنَاصِحَ مَا نُرَى بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ قَلْبِنَا،
اللَّهُمَّ مِنْ عَطْرِكَ لَوْ سَجَّ مِنْ دَارِنَا، وَرَحْمَتِكَ أَوْ سَجَّ
عِزَّنَا مِنْ أَعْيُنِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،
وَوَلِّئْنَا لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالصُّوَابِ مِنَ الْعَمَالِ.

(۳۱) دعاؤھا

فی یوم الأربعاء

اللَّهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ، وَرُحْمِكَ الَّتِي لَا يُزَامُ،
وَبِأَسْمَانِكَ الْعِظَامِ، وَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاحْفَظْ عَلَيْنَا مَا
لَوْ حَفِظَهُ غَيْرُكَ ضَاعَ، وَاسْتُرْ عَلَيْنَا مَا لَوْ سَتَرَهُ غَيْرُكَ شَاعَ،
وَاجْعَلْ كُلَّ ذَلِكَ لَنَا مَطْوَعًا، إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ، قَرِيبٌ
مُجِيبٌ.

(۳۲) دعاؤھا

فی یوم الخميس

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتَّقَىٰ، وَالْعِصْمَةَ وَالْغِنَىٰ،
وَالْعَمَلَ بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَىٰ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قُوَّتِكَ
لِصَفِينَا، وَمِنْ غِنَاكَ لِتَقَرُّنَا وَفَاتِنَا، وَمِنْ جَلَمِكَ وَعِلْمِكَ
لِجَهْلِنَا.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَعِنَّا عَلَيَّ شُكْرِكَ
وَذِكْرِكَ، وَطَاعَتِكَ وَعِبَادَتِكَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

۲۹- دعائے روزِ دو شنبہ

خدا یا میں تجھ سے عبادت کی قوت، کتاب کی بصیرت، احکام کی
معرفت کا طلب گار ہوں۔

خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور قرآن کو ہم سے دور تر اور صراط
کو ہمارے لئے نزول پذیر اور حضرت محمد کو ہم سے رخ موڑ لینے والا نہ قرار دینا۔

۳۰- دعائے روزِ سہ شنبہ

خدا یا لوگوں کی غفلت کو ہمارے لئے یاد کا سامان بنا دے اور ان کی
یاد کو ہمارے لئے شکر کی منزل بنا دے۔ ہم جو اچھی باتیں زبان سے کہہ
رہے ہیں انھیں دل میں جاگزیں کر دے۔

خدا یا تیری مغفرت ہمارے گناہوں سے وسیع تر ہے اور تیری رحمت
ہمارے اعمال سے زیادہ قابل امید ہے۔

خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میں صابح اعمال اور
صحیح افعال کی توفیق عنایت فرما

عہدہ بدالائین کفعمی ص ۱۱۱، بکار ۹۰ ص ۲۲۵

عہدہ بدالائین ص ۱۱۱، بکار ۹۰ ص ۲۲۵

(۳۴) دعاؤھا ﷺ

فی یوم الجمعة

روی عن صفوان أنه قال: دخل محمد بن علي الحلبي علي
ابي عبد الله ﷺ في يوم الجمعة، فقال: تعلمني افضل ما اصنع
في هذا اليوم، فقال: يا محمد ما اعلم ان احدا كان اكبر عند رسول الله
ﷺ من فاطمة، ولا افضل مما علمها ابوها محمد بن عبد الله ﷺ
قال:

من اصبح يوم الجمعة فاغتسل وصب قدميه و صلى اربع
ركعات مثني مثني، يقرأ في اول ركعة فاتحة الكتاب و «قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ» خمسين مرة، و في الثانية فاتحة الكتاب و الماديات خمسين
مرة، و في الثالثة فاتحة الكتاب و «إِذَا زُلْزِلَتْ» خمسين مرة، و في
الرابعة فاتحة الكتاب و «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ» خمسين مرة -
وهذه سورة النصر وهي آخر سورة نزلت - فاذا فرغ منها دعا فقال:
إِلَهِي وَسَيِّدِي مَنْ تَهَيَّأْتُ أَوْ تَعَبَّأْتُ، أَوْ أَعَدُّتُ أَوْ اسْتَعَدَّتُ، لِيُفَادَتِ
مَخْلُوقِي رَجَاءَ رِفْدِهِ وَقَوَائِدِهِ وَنَائِلِهِ، وَقَوَائِلِهِ وَجَوَائِزِهِ،
فَإِنَّكَ يَا إِلَهِي كُنْتَ تَهَيَّأْتِي وَتَسْعَأْتِي، وَاعْدَادِي
وَاسْتِعْدَادِي، رَجَاءَ قَوَائِدِكَ وَمَعْرُوفِكَ، وَنَائِلِكَ وَجَوَائِزِكَ.

۳۳- دعائے روز جمعہ

خدایا ہمیں تقرب کے تمام طلب گاروں سے زیادہ قریب تر بنا دے
اور تمام توجہ کرنے والوں سے زیادہ آبرو مند اور تمام مانگنے والوں اور
فریاد کرنے والوں سے زیادہ فائز المرام بنا دے۔

خدایا ہمیں ان لوگوں میں قرار دے دے جو گویا تجھے دیکھ رہے ہیں۔
اس روز قیامت تک جب تجھ سے ملاقات ہونے والی ہے اور ہم اپنی مرضی
ہی پر دنیا سے اٹھانا۔

خدایا ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جس کا عمل تیرے لئے مخلصانہ
ہو اور تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ چاہنے والے ہوں۔

خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہمیں حتم و جزم کے ساتھ
وہ مغفرت عطا فرما جس کے بعد ہم کوئی تنہا نہ کر سکیں اور کسی خطا اور
معصیت کے مرتکب نہ ہو سکیں۔

خدایا محمد و آل محمد پر وہ صلوات نازل فرما جو مسلسل بڑھنے والی،
اور دائمی، پاکیزہ مسلسل - متواتر و پیہم ہو اپنی رحمت کے سہارے
اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

۳۳۔ دعائے روز جمعہ

صفوان راوی ہیں کہ محمد بن علی اکھلی روز جمعہ امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور آج کے دن کا بہترین عمل ارشاد فرمائیں؟

آپ نے فرمایا کہ اے محمد! میرے علم میں رسول اکرم کے نزدیک فاطمہ سے زیادہ قریب ترکوئی نہیں تھا اور اس عمل سے زیادہ محبوب کوئی عمل نہیں ہے جو حضور نے جناب فاطمہ کو تعلیم فرمایا تھا۔

اور وہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے اور دو رکعت کر کے چار رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ سورہ العادیات تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۵۰ مرتبہ اذا زلزلت الارض۔

اور چوتھی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ اذا جاز نصر اللہ اور سب سے آخر میں نازل ہوا ہے) پڑھے۔

نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

میرے معبود میرے سردار۔ اگر کسی نے بھی تیرے علاوہ کسی مخلوق کے عطایا، انعامات، جوائز، مکارم اور منافع کو حاصل کرنے کے لئے تیاری کی ہے اور سامان سفر آمادہ کیا ہے تو خدا یا میری تمام تیاری اور آمادگی اور استعداد تیرے نوائد، عطایا، انعامات اور جوائز کے لئے ہے۔

علہ جمال الاسبوع ابن طاووس ص ۱۶۱، مصباح شیخ ص ۳۱۸

﴿ صحیفۃ الزمراء (ع) ﴾

فَلَا تُخَيِّبْنِي مِنْ ذَلِكَ، يَا مَنْ لَا تُخَيِّبُ عَلَيْهِ مَسْأَلَةٌ السَّائِلِ، وَلَا تَنْقُصُهُ عَطِيَّةُ نَائِلٍ، فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَدَّمْتُهُ، وَلَا شَفَاعَةَ مَخْلُوقٍ رَجَوْتُهُ.

أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِشَفَاعَتِهِ إِلَّا شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، أَتَيْتُكَ أَرْجُو عَظِيمَ عَفْوِكَ، الَّذِي عُدْتُ بِهِ عَلَيَّ الْخَاطِئِينَ عِنْدَ عُكُوفِهِمْ عَلَيَّ الْمَخَارِمِ، فَلَمْ يَمْنَعَكَ طَوْلُ عُكُوفِهِمْ عَلَيَّ الْمَخَارِمِ، أَنْ جُدْتَ عَلَيْهِمْ بِالْمَغْفِرَةِ.

وَأَنْتَ سَيِّدِي الْعَوَاذُ بِالتَّغْنَاءِ، وَأَنَا الْعَوَاذُ بِالْخَطَا، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَإِلِهِ الطَّاهِرِينَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذَنْبِي الْعَظِيمَ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الْعَظِيمَ إِلَّا الْعَظِيمُ، يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ، يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ، يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ.

(۳۵) دعاؤھا ﷺ

اذا طلع هلال شهر رمضان

عن الرضا ﷺ في حديث:

معاشر شيعتي اذا طلع هلال شهر رمضان فلاتشيروا اليه

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

بالاصابع، و لكن استقبلوا القبلة وارفعوا ايديكم الى السماء، و
خاطبوا الهلال وقولوا:

رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلَيْنَا هِلَالاً
مُبَارَكاً، وَوَقِّعْنَا لِيَّامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَتَسَلَّمْنَا
مِنْهُ، فِي يُسْرٍ وَغَافِيَةٍ، وَاسْتَعْمَلْنَا فِيهِ بِطَاعَتِكَ، إِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ثم قال: و لقد كانت فاطمة سيدة نساء العالمين عليها السلام، تقول
ذلك سنة، فاذا طلع هلال شهر رمضان، فكان نورها يغلب الهلال
يخفي، فاذا غابت عنه ظهر.

لہذا مالک مجھے محروم نہ کرنا۔

اسے وہ خدا جس کی بارگاہ میں سالکوں کی امیدیں امید نہیں ہوتی ہیں اور
کسی کا عطیہ کم نہیں ہوتا ہے۔ میں تیرے پاس کسی عمل صالح کے سہارے
ماضی نہیں ہوا ہوں جسے پہلے بھیج دیا ہو اور نہ کسی مخلوق کی سفارش کی امید میں
آگے آیا ہوں۔ میں صرف محمد و آل محمد کی سفارش کے سہارے آگے آیا ہوں
اور تیری عظیم معافی کا امیدوار ہوں جس کے ذریعہ تو نے تمام خطا کاروں کو
معاف کر دیا ہے جبکہ وہ مسلسل محرمات پر جے ہوئے تھے۔ لیکن ان کے
مسلل گناہ بھی تجھے مغفرت سے روک نہیں سکے
تو میرا وہ مالک ہے جو برابر نعمتیں دیتا رہتا ہے جبکہ میں مسلسل
خطائیں کرتا رہتا ہوں۔

اب میرا سوال حضرت محمد اور ان کے آل اطہار کے وسیلہ سے یہ
ہے کہ میرے عظیم ترین گناہوں کو معاف کر دے کہ عظیم ترین گناہوں کو خدا کے
عظیم کے علاوہ کوئی معاف نہیں کر سکتا ہے۔
اے عظیم - اے عظیم - اے عظیم - اے عظیم - اے عظیم -
اے عظیم۔

۳۵۔ ماہ مبارک رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد کی دعا

امام رضا کا ارشاد ہے کہ میرے چاہنے والو!
جب ماہ رمضان کا چاند نظر آجائے تو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرنا

فضائل الاشرار للامام شیخ صدوق ص ۹۹

۶۔ آداب استراحت سے متعلق دعائیں

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

وقت خواب کی دعا
ہنگام خواب کی دعا
ہنگام استراحت کی دعا
بُڑے خوابوں سے حفاظت کے لئے
بے خوابی سے بچنے کے لئے

بلکہ رو بہ قبلہ ہو کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر چاند سے خطاب کر کے یوں دعا کرنا۔
ہمارا اور تیرا دونوں کا رب وہی اللہ ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔
خدا یا اس چاند کو ہمارے لئے مبارک بنا دینا اور ہمیں ماہ رمضان کے
روزوں کی توفیق کراست فرمانا۔

اسے ہمارے لئے اور ہمیں اس کے لئے سہولت و عافیت کے ساتھ
سلامت رکھنا اور ہمیں اپنی اطاعت میں لگا دینا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد فرمایا

کہ اس دعا کو سیدہ نسا، العالمین جناب فاطمہ پڑھا کرتی تھیں۔
حالانکہ جب ماہ رمضان کا چاند برآمد ہوتا تو آپ کا نور اس پر غالب آجاتا
تھا اور جب آپ سامنے سے ہٹ جاتی تھیں تو نور ماہتاب نمایاں ہوتا تھا۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

(۳۶) دعاؤھا ﷺ

اذا اخذت مضجعھا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَافِي، سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَعْلَى، حَسْبِيَ اللَّهُ
وَكَفَى، مَا شَاءَ اللَّهُ قَضَى، سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا، لَيْسَ مِنَ اللَّهِ
مَلْجَأٌ، وَلَا وَزَاءٌ لِلَّهِ مُتَجَاً.

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ، مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلِداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي
الْمَلِكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وِليٌّ مِنَ الذَّلِّ، وَكَبْرَهُ تَكْبِيراً.

(۳۷) دعاؤھا ﷺ

اذا نامت

روى عنها عليها السلام: دخل علي رسول الله ﷺ وقد افتترشت
فراشي للنوم، فقال: يا فاطمة لاتنامي الا وقد عملت اربعة: ختمت
القرآن و جعلت الانبياء شفعاك و ارضيت المؤمنين عن نفسك و
حجبت و اعترمت - الى ان قالت: - قال: اذا قرأت «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ»

۳۶۔ وقت خواب کی دعا

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جو کافی ہے اور پاک و پاکیزہ وہ
خدا ہے جو بلند و برتر ہے۔ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے وہ جو چاہتا ہے کر دیتا
ہے۔ وہ ہر دعا کرنے والے کی سن لیتا ہے۔

اس سے بھاگ کر کوئی ٹھکانہ اور اس کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے
میرا اعتماد اس اللہ پر ہے جو میرا اور تم سب کا پروردگار ہے۔ ہر زمین
پر چلنے والا اس کے دست قدرت میں ہے یقیناً میرے رب کا راستہ
صراط مستقیم ہے

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ
کوئی اس کا شریک مملکت ہے اور نہ کمزوری کا سہارا ہے ہر ایک کا فرض
ہے کہ اس کی بزرگی کا اقرار کرے۔

۳۷۔ ہنگام خواب کی دعا

جناب معصومہ عالم سے روایت ہے کہ میں سونے کی تیاری کر رہی تھی
کہ رسول اکرم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ فاطمہ چار باتوں کا خیال کے بغیر
نہ سونا۔ (۱) قرآن کو ختم کرو (۲) انبیاء کو اپنا شفیع قرار دو (۳) مومنین
کو اپنے نفس سے راضی کرو (۴) حج و عمرہ انجام دو
اس کے بعد آپ نے اس کلام کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ جب
تم تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ لو تو سمجھو کہ قرآن ختم کر لیا ہے۔

علہ عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی ۱۹۱۶، مسند فاطمہ سیوطی ص ۹۸، کنز العمال ۱۰۲ ص ۶۵
علہ خلاصۃ الاذکار (مخطوط) فیض کاشانی ص ۱۹، عوالم العلوم ۱۱ ص ۵۸

﴿ صحيفة الزهراء (ع) ﴾

ثلاث مرات فكأنك ختمت القرآن، و إذا صلّيت عليّ و عليّ الانبياء
قبلي كنتا شفعاؤك يوم القيامة، و اذا استغفرت للمؤمنين رضوا كلهم
عنك، و اذا قلت:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

فقد حججت و اعتمرت.

(۳۸) دعاؤھا ﷺ

عند المنام

اللَّهُ أَكْبَرُ - أربعاً و ثلاثين.

الْحَمْدُ لِلَّهِ - ثلاثاً و ثلاثين.

سُبْحَانَ اللَّهِ - ثلاثاً و ثلاثين.

(۳۹) دعاؤھا ﷺ

لدفع رؤيا المكروهة

عن الصادق ﷺ قال: شكت فاطمة ﷺ الى رسول الله ﷺ

ما تلقاه في المنام، فقال لها: اذا رأيت شيئاً من ذلك فقولي:

اور جب مجھ پر اور تمام انبیاء پر صلوات پڑے لو تو سمجھو کہ سب کو روز قیامت
شفیع بنایا ہے۔

اور جب مومنین کے لئے استغفار کر لو تو سمجھو کہ سب کو راضی کر لیا ہے
اور جب

”سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر“

کہہ لو تو سمجھو کہ حج و عمرہ انجام دے لیا ہے

۳۸۔ ہنگام استراحت کی دعا

اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ

الحمد للہ ۳۳ مرتبہ

سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ

۳۹۔ برے خوابوں سے حفاظت کیلئے

امام جعفر صادق کا ارشاد ہے کہ جناب فاطمہ نے رسول اکرم سے
خواب کی پریشانیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب اس طرح کا خواب نظر آئے تو یوں کہہ

عنه علی الشرائع صدوق ۲ ص ۲۶۶، بحار ۳۳ ص ۵۷، من لای یحضرہ الفقیہ ۱ ص ۲۲

مکارم الاخلاق طبری ص ۲۵

عنه فلاح السائل ص ۲۶، مستدرک الوسائل ۱ ص ۲۵۱

أَعُوذُ بِمَا عَادَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ الْمُقَرَّبُونَ، وَأَنْبِيَاءُ اللَّهِ
الْمُرْسَلُونَ، وَعِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحُونَ، مِنْ شَرِّ رُوَيْسَى الْأَسِي
رَأَيْتُ، أَنْ تَصْرَنْبِي فِي دَيْبِي وَدُنْيَايَ.
وَاتْفَلِي عَلَيَّ بِسَارِكِ ثَلَاثًا.

(۴۰) دعاؤھا ﷺ

لِدَفْعِ الْأَرْقِ

عن علي عليه السلام: أَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
الْأَرْقَ، فَقَالَ لَهَا: قُولِي يَا بِنْتِي:
يَا مُشْبِعَ الْبُطُونِ الْجَائِعَةِ، وَيَا كَاسِيَ الْجُسُومِ الْفَارِيَةِ،
وَيَا سَاكِنَ الْعُرُوقِ الضَّارِبَةِ، وَيَا مُنَوِّمَ الْعُيُونِ الشَّاهِرَةِ،
سَكَّنْ عُرُوقِي الضَّارِبَةَ، وَأَذَنْ لِعَيْنِي نَوْمًا عَاجِلًا.

میں اس کی پناہ چاہتا ہوں جس کی پناہ کے طلب گار ملائکہ مقربین اور انبیاء اور
مسلین اور بندگان صالحین رہتے ہیں۔ اس بدترین خواب کے مقابلہ میں
کہ جو دنیا یا آخرت میں نقصان دہ ثابت ہو سکے۔
(اس کے بعد تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے)

۳۰۔ بخوابی سے بچنے کے لئے

امیر المؤمنین سے منقول ہے کہ فاطمہ نے رسول اکرم سے بخوابی
کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ نور نظر اس طرح کھا کر دو۔
اسے بھوکے شکم کے سیر کرنے والے!
اسے برہنہ جسموں کو لباس عطا کرنے والے!
اسے پھر دکتی رگوں کو سکون بخشنے والے
اسے جاگتی آنکھوں کو نیند مرحمت فرمانے والے۔
میری پھر دکتی رگوں کو سکون عطا فرما اور میری آنکھوں کو فوراً نیند
مرحمت فرما دے

﴿ صحيفۃ الزمراء (ج) ﴾

(۴۱) دعاؤھا ﷺ

لبعلة ﷺ

قالت ﷺ في وصيتها اليه ﷺ: إذا أُنات ففعلني بيدك، و
حنطني وكفني، وادفني ليلاً، ولا يشهدني فلان وفلان، ولا زيادة
عندك في وصيتي اليك، واستودعك الله تعالى حتى ألقاك،
جَمَعَ اللَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي ذَارِ وَقُرْبِ جِوَارِهِ.

(۴۲) دعاؤھا ﷺ

لاسماء بنت عميس

روى انها ﷺ قالت لاسماء: اني نحلتي وذهب لحمي، الا
تجعلين لي شيئاً يسترني - الي ان قال: فدهت بسرير فاكبته لوجهه،
ثم دعت بهجراند فشدته على قوائمه، ثم جلسته ثوباً، فقالت
ﷺ: اصنعي لي مثله، استريني،
سَمَّوْكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ.

۷۔ افراد کی مدح و ذم کے بارے میں معصومہ کی دعائیں

شوہر نامہ دار کے حق میں دعا
جناب اسما بنت عمیس کے لئے دعا
ظالموں کے حق میں بددعا
شیخین کے بارے میں بددعا
شیخین کے بارے میں بددعا
دو افراد کے بارے میں بددعا

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

(۲۳) دعاؤھا

علی من ظلمھا

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ نَشْكُو فَقَدْ نَبَيْكَ وَرَسُولَكَ وَصَفِيكَ
وَازْتِدَادَ أُمَّتِيهِ، وَمَنْعَهُمْ إِيثَانًا حَقًّا الَّذِي جَعَلْتَهُ لَنَا فِي كِتَابِكَ
الْمَثَلِ عَلَي نَبِيِّكَ بِلِسَانِيهِ.

(۲۴) دعاؤھا

علی ایہی بکر و عمر

عن الصادق عليه السلام قال: لما قبض رسول الله ﷺ و جلس
ابو بكر مجلسه، بعث الي وكيل فاطمة عليه السلام فاخرجه من فدك الي ان
ذكر شهادة علي عليه السلام و ام ايمن فقال عمر: انت امرأة ولا تجيز شهادة
امرأة و حدثه و اما علي فيجز الي نفسه، قال فقامت مغضبة و قالت:
اللَّهُمَّ إِنَّهُمَا ظَلَمْنَا إِنَّهُ مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ حَقًّا، فَأَشَدُّ
وَطَأَتِكَ عَلَيْهِمَا.

۳۱- شوہر نامدار کے حق میں دعا

معمومہ عالم نے وصیت کے دوران فرمایا کہ یا ابا الحسن میرے مرنے
کے بعد آپ ہی اپنے ہاتھوں سے غسل - حنوط اور کفن دیجئے گا اور مجھے رات
کے اندھیرے میں دفن کیجئے گا اور خیر وار فلاں فلاں شخص میرے جنازہ میں
نہ آنے پائیں اور اب میں آپ کو پروردگار کے سپرد کر رہی ہوں -
”اللہ مجھے اور آپ کو اپنے دار رحمت اور جوار کرم میں ایک مقام پر
جمع کر دے“

۳۲- جناب اسما و بنت عمیس کیلئے دعا

روایت میں داروہو ہے کہ آپ نے جناب اسما سے فرمایا کہ اب میں
کمزور ہو گئی ہوں اور میرے جسم کا سارا گوشت ختم ہو گیا ہے لہذا آپ کوئی ایسا
انتظام کریں جس سے مرنے کے بعد بھی میرے جسم کا پردہ باقی رہے -
جس کے بعد جناب اسما نے ایک تخت منگوا یا اور اسے الٹ کر
کر دیوں کے پائے بنائے اور اوپر سے کپڑا ڈھانک کر تابوت تیار کر دیا جسے
دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے ایسا ہی تابوت بنائیے گا -
”اگر آپ کو آتش جہنم سے محفوظ رکھے“

علہ مصباح الاذکار مخطوط ۲۶۳، عالم العلوم ۱۱ ص ۵۳۶

علہ تہذیب شیخ اصحاب ۱ ص ۲۶۹، استیعاب ۴ ص ۲۶۸، ذخائر العقبیٰ ص ۵۳، طبقات

ابن سعد ۸ ص ۲۸، احقاق ۱۰ ص ۲۵۵

۴۳- ظالموں کے حق میں بددعا

خدا یا میں تیری بارگاہ میں فریادی ہوں کہ تیرا نبی مرسل اور تیرا محبوب بندہ دنیا سے چلا گیا ہے اور امت اسے پاؤں پلٹ گئی ہے اور میں اس حق سے محروم کر دیا ہے جو تو نے اپنی کتاب میں ہمارے لئے قرار دیا تھا اور جسے تو نے اپنے نبی پر نازل کیا تھا۔

۴۴- شیخین کے بارے میں بددعا

امام صادق سے منقول ہے کہ جب رسول اکرم کا انتقال ہو گیا اور ابو بکر نے آپ کی جگہ پر قبضہ کر لیا تو اپنے نانشہ کو دیکل جناب فاطمہ کے پاس بھیج کر اسے فدک سے نکال باہر کر دیا۔ جس کے بعد آپ نے اپنے حق کے اثبات کے لئے حضرت علی اور ام ایمن کو گواہی میں پیش کیا اور عمر نے کہہ دیا کہ ام ایمن عورت ہیں اور ہم عورت کی گواہی کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور علی اپنے فائدہ کے لئے گواہی دے رہے ہیں لہذا وہ گواہی بیکار ہے۔

تو آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا کہ

خدا یا ان دونوں نے تیرے نبی کی بیٹی پر اس کے حق کے بارے میں ظلم کیا ہے لہذا ان پر اپنے غضب کو شدید کر دینا

﴿ صحیفۃ الزہراء (ج) ﴾

(۴۵) دعاؤھا

علیہما

عن جابر: لما قبض رسول اللہ ﷺ دخل إليها رجلان من الصحابة، فقالا لها: كيف أصبحت يا بنت رسول اللہ.

قالت: اصدقاني، هل سمعنا من رسول اللہ ﷺ: فاطمة بضعة مني فمن آذاها فقد آذاني، قالوا نعم، واللہ لقد سمعنا ذلك منه، فرفعت يديها الى السماء وقالت:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُمَا قَدْ آذَيَانِي وَعَصَبَا حَقِّي.

ولہی روایۃ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُمَا قَدْ آذَيَانِي، فَأَنَا أَشْكُوهُمَا إِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ، لَا وَاللَّهِ لَا أَرْضَى عَنْكُمَا أَبَدًا حَتَّى أَلْقَى أَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَأَخْبِرَهُ بِمَا صَنَعْتُمَا، فَيَكُونَ هُوَ الْحَاكِمُ فِيكُمَا.

علہ ہدایۃ الکبریٰ حنیفی ۳۹۲، حلیۃ الابرار ۲۶۲، بحار ۴۳ ص ۱۸۳

علہ اختصاص شیخ مفید ۱۸۴

۲۵۔ شیخین کے بارے میں بددعا

جابر سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کے انتقال کے بعد اصحاب کے دو شخص جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے
 نبوت رسول! آپ کا مزاج کیسا ہے؟
 فرمایا پہلے تم میری بات کی تصدیق کرو۔ کیا تم نے رسول اکرمؐ سے
 سنا ہے کہ

فاطمہ میرا لکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی“
 دونوں نے تصدیق کر دی کہ ہم نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد سنا ہے تو
 آپ نے آسمان کی طرف ہاتھوں کو بند کر کے فرمایا
 دُعا یا میں تجھے گواہ بنا کر کہہ رہی ہوں کہ ان دونوں نے مجھے اذیت
 دی ہے اور میرے حق کو غصب کیا ہے۔

دوسری روایت

صدایا ان دونوں نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں تیری اور تیرے
 رسول کی بارگاہ میں اس کی فریاد دی ہوں۔
 خدا کی قسم میں کبھی تم دونوں سے راضی نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ اپنے
 پروردگار سے ملاقات کروں اور انھیں بتا دوں کہ تم لوگوں نے کیا برائی کی
 ہے اور وہی تمہارے بارے میں فیصلہ کریں۔

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

(۴۶) دعاؤھا

علیہما

قالت علیہما: انشدکما باللہ هل سمعتما النبی ﷺ یقول:

فاطمۃ بضمتہ منی و انا منها، من اذاھا فی حیاتی کان کمن اذاھا بعد
 موتی؟ قالوا: اللہم نعم، فقالت:

الْحَمْدُ لِلَّهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُكَ فَاشْهَدُوْا یَا مَنْ حَضَرَ نَبِیِّ

اَنْهَمَا قَدْ اَذْیَانِیْ فِی حَیَاتِیْ وَعِنْدَ مَوْتِیْ.

واللہ لا اکلمہما من رأسی کلمۃ حتی ألقى ربی، فاشکو کما

الیہ بما صنعتما بی وارتکتما منی.

۴۶ - دونوں کے بارے میں بددعا

آپ نے دونوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر پوچھتی ہوں کہ کیا تم دونوں نے پیغمبر کو کتے سنا ہے کہ
دعا طلبہ میرا نکلا ہے جس نے اسے میری زندگی میں اذیت دی وہ بھی
ویسا ہی ہے جیسے کسی نے اسے میرے بعد اذیت دی؟
دونوں نے اقرار کیا کہ بیشک ہم نے یہ ارشاد سنا ہے تو آپ نے فرمایا کہ
الحمد للہ۔

خدا یا میں تجھے گواہ کر کے کہتی ہوں اور حاضرین تم بھی گواہ رہنا کہ
کہ ان دونوں نے مجھے زندگی میں بھی اذیت دی ہے اور وقت آخر بھی
ستایا ہے۔

خدا کی قسم میں ان دونوں سے ایک حرف بھی بات نہ کروں گی یہاں تک
کہ اپنے پروردگار سے ملاقات کر کے ان مظالم کی شکایت کروں جو ان دونوں
نے کئے ہیں اور جو برتاؤ میرے ساتھ کیا ہے۔

۸ - روز قیامت آپ کی دعائیں

دوستوں کے عذاب کے برطرف ہونے کی دعائیں

دوستوں کی شفاعت کی دعا

روز محشر دوستوں کی شفاعت کی دعا

روز محشر شیعوں کی مغفرت کی دعا

روز قیامت قاتلان حسینؑ کے لئے بددعا اور

دوستوں کے لئے دعائے تیر

روز محشر قاتلان حسینؑ کے لئے بددعا

روز محشر قاتلان حسینؑ کے لئے بددعا

روز محشر قاتلان حسینؑ کے حق میں بددعا

روز قیامت عرفان حق حسینؑ کے بارے میں دعا

شفاعت امت کی دعا

داخل جنت کے وقت آپ کی دعا

۳۷۔ روز قیامت دوستوں کے عذاب کے برطرف ہونے کی دعا

محدث مسلم تقنی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے سنا ہے کہ روز قیامت جناب فاطمہ کے لئے دروازہ بہنم کے قریب ایک موہف ہے جب ہر انسان کی پیشانی پر مومن یا کافر لکھ دیا جائے گا اور ایسے محبوب اہلبیت کو بہنم کا حکم دے دیا جائے گا جس کے گناہ زیادہ ہوں گے تو آپ اس کی پیشانی پر محبت کی نشانی دیکھ کر عرض کریں گی۔

میرے مالک، میرے پروردگار! — تو نے میرا نام فاطمہ رکھا ہے اور میرے ذریعہ میرے اور میری اولاد کے چاہنے والوں کو جہنم سے نجات دینے کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔

تو ارشاد اصدیت ہو گا کہ فاطمہ تم نے سچ کہا ہے۔ بیشک میں نے تمہارا نام فاطمہ رکھا ہے اور تمہارے ذریعہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے چاہنے والوں کو جہنم سے دور رکھنے کا وعدہ کیا ہے اور میرا وعدہ برحق ہے اور میں اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کر سکتا ہوں لہذا جس کی بھی پیشانی پر "حب" لکھا ہو اسے اپنے ساتھ لے کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(خدا کرے تمام محبت کے دعوی داروں کی پیشانی پر محبت اہلبیت لکھ دیا جائے اور اس طرح شفاعت معصومہ کے حقدار ہو جائیں۔) جوادؑ

﴿ صحیفۃ الزمرہ (ج) ﴾

(۴۷) دعاؤھا ﷺ

فی یوم القیامۃ لدفع المذاب عن محبہا

روی عن محمد بن مسلم التظنی انه قال: سمعت لها جعفر

ﷺ یقول: لفاطمۃ ﷺ وقفۃ علی باب جہنم، فاذا کان یوم القیامۃ

کتب بین عینی کل رجل مؤمن لو کافر، فیؤمر بمحب قد کثرت ذنوبه

الی النار، فطره فاطمۃ ﷺ بین عینی محباً، فنقول:

اللہی و سیدی سئیتی فاطمۃ، و قطعت ہی من

تولائی و تولی ذریعی من النار، و وعدک الحق، و انت

لا تخلف المیعاد.

فیقول اللہ عز و جل: صدقت یا فاطمۃ، انی سمیتک فاطمۃ

و قطعت بک من احبک و تولاک و احب ذریعتک و تولاهم من النار،

و وعدی الحق، و انا لا اخلف المیعاد۔ الی ان قال:۔ فمن قرأت بین

عینی مؤمناً، فخذی یدہ و ادخلہ الجنة.

۴۸۔ دوستوں کی شفاعت کی دعا

روایت میں وارد ہوا ہے کہ روز قیامت پروردگار جناب فاطمہ کے پاس ایک ایسے فرشتے کو بھیجے گا جسے نہ اس سے پہلے بھیجا گیا ہو گا اور نہ اس کے بعد بھیجا جائے گا۔ وہ اگر آپ تک سلام پروردگار پہنچائے گا اور یہ پیغام لے کرے گا کہ جو چاہو سوال کرو۔ مالک عطا کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس کو فرمائیں گی کہ "اس نے اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور اپنی کرامت کو اُسے خوشگوار بنا دیا ہے اور اپنی جنت کو مباح کر دیا ہے تو اب میں اپنی اولاد - ذریت اور ان کے چاہنے والوں کے لئے جنت کا سوال کر رہی ہوں۔"

دوسری روایت

اس نے مجھ پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور اپنی جنت کو مباح کر دیا ہے اور اپنی کرامت کو عطا فرما دیا اور مجھے تمام مخلوقات کی عورتوں سے افضل بنا دیا ہے تو اب میرا سوال صرف یہ ہے کہ مجھے میری اولاد - ذریت اور ان کے چاہنے والوں اور ان کی حفاظت کرنے والوں کا شفیع قرار دیدے۔ جس کے بعد پروردگار آپ کو اور آپ کی اولاد و ذریت اور ان کے چاہنے والوں اور ان کی حفاظت کرنے والوں کو جنت عطا کر دے گا اور آپ فرمائیں گی کہ "شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے حزن درج کو دور کر دیا ہے اور ہماری آنکھوں کو خشکی عطا کر دی ہے"

تفسیرات ۱۶۹ء، بحار ۳۳ ص ۲۲۳

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

(۴۸) دعاؤھا

فی المحشر لشفاعة محبيها

روی أنه إذا كان يوم القيامة يبعث اليها ملك، لم يبعث الي احد قبلها ولا يبعث الي احد بعدها، فيقول: ان ربك يقرونك السلام ويقول: سلني اعطك، فنقول:

قَدْ اَتَمَّ نِعْمَتَهُ وَهَتَّابِي كَرَامَتَهُ وَابَاحِي جَنَّتَهُ، اَسْأَلُهُ
وُلْدِي وَذُرِّيَّتِي وَمَنْ وَدَّهْمُ.

و فی روایة:

قَدْ اَتَمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَهُ، وَابَاحِي جَنَّتَهُ، وَهَتَّابِي كَرَامَتَهُ،
وَقَضَّابِي عَلَيَّ نِسَاءِ خَلْقِهِ، اَسْأَلُهُ اَنْ يُشَفِّعَنِي فِي وُلْدِي
وَذُرِّيَّتِي وَمَنْ وَدَّهْمُ بَعْدِي وَحَفِظْهُمْ بَعْدِي.

فيعطيا الله ذريتها و ولدها ومن ودهم لها وحفظهم فيها،

فنقول:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْعَزْنَ وَاَقْرَبَ عَيْنِي.

۳۹۔ روز محشر دوستوں کی شفاعت کی دعا

حضرت علیؑ سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن رسول اکرمؐ حضرت خاتمہ کے
اس تشریف لائے اور انہیں رنجیدہ دیکھ کر دریافت کیا کہ نور نظر! تمہارے سرخ
سبب کیا ہے؟

عرض کی بالبلجے محشر یاد آ گیا ہے کہ اب رگ قبروں سے پاکھی اٹھائے
جائیں گے۔

فرمایا کہ نور نظروہ دن انتہائی سخت ہوگا۔

لیکن جبریل تم سے یہ کہیں گے کہ تباؤ تمہاری حاجت کیا ہے یہ اس وقت تم
کوگی کہ میں حسنؑ و حسینؑ کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ جس کے بعد دونوں اس حال
میں حاضر ہوں گے کہ حسینؑ کی رگ گردن سے خون بہ رہا ہوگا۔

اس کے بعد جبریل پھر کہیں گے کہ اب کیا چاہتی ہو؟ تو تم اپنے شیعوں
کے بارے میں سوال کروگی اور ارشاد پروردگار ہوگا کہ ہم نے انہیں معاف
کر دیا ہے۔ تو تم اپنی اولاد کے شیعوں کے بارے میں سوال کروگی
اور ارشاد احدیت ہوگا کہ ہم نے انہیں بھی معاف کر دیا ہے

پھر تم شیعوں کے چاہنے والوں کے بارے میں سوال کروگی؟
اور ارشاد ہوگا کہ اب تم جاؤ جو بھی تم سے وابستہ ہو گدوہ داخل جنت
جائے گا۔

(پروردگار ہم سب کو صدیقہ ظاہرہ اور ان کی اولاد کے شیعوں میں قرار
دیتے۔ جوادی)

تفسیر قرآن ص ۱۵۱ ، بحارہ ص ۱۴۲

(صحیفۃ الزمراء (ع))

(۴۹) دعاؤھا

فی المحشر لشفاعة محبيها

عن عليؑ : دخل رسول الله ﷺ ذات يوم علي فاطمة

و هي حزينة فقال لها: ما جزئك يا بنتي؟ قالت: يا لهت ذكرت

المحشر و وقوف الناس عزاء يوم القيامة، قال: يا بنتي انه ليوم عظيم

۔ الي ان قال: ثم يقول جبرئيل: يا فاطمة سلي حاجتك؟ فتقولين:

يا رب ارنى الحسن والحسين.

فيأتيك و اوداج الحسين ﷺ تشخب دمأ۔ الي ان قال: ثم

يقول جبرئيل: يا فاطمة سلي حاجتك، فتقول:

يا رب شيعتي.

فيقول الله عز وجل: قد غفرت لهم، فتقولين:

يا رب شيعه ولدي.

فيقول الله: قد غفرت لهم، فتقولين:

يا رب شيعه شيعتي.

فيقول الله: انطلقين فمن اعتصم بك فهو معك في الجنة.

۵۔ روز محشر شیعوں کی مغفرت کی دعا

امام سجاد سے منقول ہے کہ روز قیامت ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارے لئے کوئی خوف اور حزن نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر آواز دے گا کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہیں جو تمہارے دریا سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنت کی طرف جانا چاہتی ہیں۔ اس کے بعد پروردگار ایک ملک کو بھیجے گا جو سوال کرے گا کہ فاطمہ تمہاری حاجت کیا ہے۔ تو عرض کریں گی کہ پروردگار میری حاجت یہ ہے کہ مجھے اور میرے فرزند کے مددگاروں کو بخش دے۔

۵۔ روز قیامت قاتلان حسین کیلئے بددعا اور دوستوں کے لئے دعائے خیر

امام باقر فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری کو کہتے سنا ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ روز قیامت میری بیٹی فاطمہ ایک نور کے ناکہ پر سوار ہو کر آئے گی اور عرش الہی کے سامنے آکر ناکہ سے اتر پڑے گی اور عرض کرے گی میرے پروردگار۔ میرے مالک! اب تو میرے اور میرے ظالموں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ خدا یا میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔

علہ تفسیرات صفحہ ۶، بحار ۳۳ ص ۲۲۲

علہ امالی صدوق ص ۲۵، بحار ۳۳ ص ۲۱۹، غایۃ المرام بحوثی ص ۵۹۳، مناقب ابن شہر آشوب ص ۳۲۴، بشارۃ المصطفیٰ طبری حدیث ص ۳۲، روضۃ الواعظین قال ص ۱۴۹

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

(۵۰) دعاؤھا

فی المحشر لغفران ذنوب شیعتھا

عن السجاد علیہ السلام: اذا كان يوم القيامة نادی مناد: لا خوف علیکم الیوم و لا انتم تحزنون۔ الی ان قال:۔ لم ینادی: ہلہ فاطمة بنت محمد علیہا السلام تمر بکم ہی و من معھا الی الجنة، لم یوسل اللہ لها ملکاً فیقول: یا فاطمة سلینی حاجتک، فتقول: یا رب حاجتی ان تغفر لی و لمن نصر و لدی۔

(۵۱) دعاؤھا

فی یوم القیامة علی قتلة ولداها و لشفاة محببھا

عن الباقر علیہ السلام قال: سمعت جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم: اذا كان يوم القیامة تھل ابنتی فاطمة علی ناکة من نوق الجنة۔ الی ان قال:۔ ففسر حتی تعادی عرش رہا جل جلالہ، فتخرج بنفسھا عن ناکتھا، و تقول:

إلھی و سیدی أھکم بیتی و یتن من ظلمتی، اللھم أھکم بیتی و یتن من قتل و لدی۔

فَاذِ النَّدَاءِ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ جَلْ جَلَالَهُ: يَا حَبِيبِي وَابْنَةَ حَبِيبِي،
سَلِينِي تَعْطِي وَاشْفِي تَشْفِي، فَوْعِزَّتِي وَجَلَالِي لِاجْزَانِي ظَلَمَ
ظَالِمٍ، فَتَقُولُ:

اللَّهِ وَوَسَيْدِي ذُرِّيَّتِي وَشَيْعَتِي، وَشَيْعَةَ ذُرِّيَّتِي
وَمُحِبِّي وَمُحِبِّي ذُرِّيَّتِي.

فَاذِ النَّدَاءِ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ جَلْ جَلَالَهُ: ابْنِ ذَرِيَّةِ فَاطِمَةَ وَشَيْعَتَهَا وَ
مُحِبِّيَّهَا وَمُحِبِّيَّ ذَرِيَّتِهَا، فَيَقْبَلُونَ وَقَدْ احْتَاطَ بِهِمُ الرَّحْمَةُ، فَتَقْدُمُهُمْ
فَاطِمَةُ عليها السلام حَتَّى تَدْخُلَهُمُ الْجَنَّةَ.

(۵۲) دَعَاؤُهَا عليها السلام

فِي الْمَحْشَرِ عَلَى قَتْلِ الْحُسَيْنِ عليه السلام

عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مَنْ نَادَى
مَنْ بَطْنَانَ الْعَرْشِ: يَا أَهْلَ الْقِيَامَةِ اغْمُضُوا أَبْصَارَكُمْ لِتَجُوزَ فَاطِمَةُ
بِنْتُ مُحَمَّدٍ عليها السلام مَعَ قَمِيصٍ مَغْضُوبٍ بِدَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام، فَتَحْتَوِي
عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ تَقُولُ:

أَنْتَ الْجَبَّارُ الْعَدْلُ، إِنْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَوَلَدِي.

اس کے بعد مالک کی طرف سے آواز آئے گی۔ میری محبوب اور میرے
محبوب کی دختر! اب جو چاہے سوال کرے میں عطا کروں گا اور شفاعت
کرے گی تو اسے قبول کر لوں گا۔ میری عزت و جلال کی قسم کہ مجھ سے کسی ظالم کا
ظلم مخفی نہیں رہ سکتا ہے۔ اس کے بعد جناب فاطمہ دعا کریں گی۔
خدا یا۔ میرے مالک میں اپنی ذریت۔ اپنے شیعہ۔ اپنی ذریت
کے شیعہ۔ اپنے محب اور اپنی ذریت کے محب کے بارے میں سوال کریں
ہوں۔

ارشاد ہوگا کہ کہاں ہے ذریت فاطمہ اور شیعان فاطمہ۔ کہاں ہیں
ان کے محب اور ان کی ذریت کے محب؟
جس کے بعد سب اس عالم میں سامنے آئیں گے کہ ان کے گرد
رحمت کا حصار ہوگا اور آگے آگے جناب فاطمہ ہوں گی جو ان سب کو لے کر
داخل جنت ہوں گی

۵۲۔ روز محشر قاتلان حسین کے لئے بددعا

حضرت علی سے منقول ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ روز قیامت ایک
سناوی بطن عرش سے آواز دے گا۔ اہل قیامت! اپنی نگاہوں کو نیچا کرو
کہ فاطمہ بنت محمد گندہری ہے۔ اس قمیص کے ساتھ جو خون حسین سے رنگین ہے۔
اس کے بعد وہ ساق عرش کے پاس کھڑی ہو کر آواز دیں گی۔
فدایا تو جبار عادل ہے۔ اب میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان
فیصلہ کر دے۔

تایب المودہ قندوزی منشا، سودة القرنی ۱۳۱

تو رب کعبہ کی قسم ایک میری بیٹی کے حق میں فیصدہ کر دے گا۔
اس کے بعد فاطمہ کہیں گی۔

”خدا یا میری شفاعت کو قبول کر لے ان لوگوں کے حق میں جو میرے فرزند
کی مصیبت میں درونے والے ہیں تو پروردگار انہیں ان سب کا بھی شفیع بنا
دے گا۔“

۵۳۔ روز محشر قاتلان حسین کیلئے بددعا

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ روز قیامت پروردگار تمام اولین و
آخرین کو ایک سر زمین پر جمع کرے گا۔ اور اس وقت حضرت فاطمہؑ
قیص حسین بن علیؑ لے کر حاضر ہوں گی جو خون میں تر ہوگی اور کہیں گی۔
”خدا یا میرے فرزند کا پیرا ہن ہے اور تجھے معلوم ہے کہ میرے
ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا ہے“

تو قدرت کی طرف سے آواز آئے گی۔ فاطمہؑ میں تم سے بہر حال رضی
ہوں۔

تو وہ گزارش کریں گی کہ پروردگار پھر میرے فرزند کے قاتلوں سے
انتقام لے لے۔

تو پروردگار جہنم کے ایک گروہ کو حکم دے گا جو جہنم سے نکل کر تمام قاتلان
حسینؑ کو چن لے گا جس طرح پرندہ دانہ کو چن لیا کرتا ہے اس کے بعد یہ گروہ
انہیں لے کر جہنم کی طرف واپس ہو جائے گا اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا
کر دے گا۔

امالی مفیدہ ص ۱۰۴، بحار ص ۲۲۴

﴿ صحیفۃ الزمراء (ع) ﴾

فیقضی اللہ لبنتی و ربّ الکعبۃ، ثم تقول:
اللّٰهُمَّ شَفِّعْنِي فِيمَنْ بَكَى عَلٰى مُصِيبَتِيْهِ.
فِيَسْمَعُهَا اللّٰهُ فِيْهِمْ.

(۵۳) دعاؤھا ﷺ

فی المحشر علی قتلۃ الحسین ﷺ

عن الصادق ﷺ: اذا كان يوم القيامة جمع الله الاولين و
الآخرين في صعيد واحد۔ الى ان قال:۔ فتاتي فاطمة ﷺ فتأخذ
قميص الحسين بن علي ﷺ بيدها مضمخا بدمه و تقول:
يَا رَبِّ هَذَا قَمِيصٌ وَكَدِي وَكَذَّ عَلِمْتَ مَا صُنِعَ بِهِ.
فيا تيبها النداء من قبل الله عز وجل: يا فاطمة لك عندى الرضا،
فتقول:

يَا رَبِّ اِنْتَصِرْ لِيْ مِنْ قَاتِلِيْهِ.

فيا امر الله تعالى حقاً من النار، فتخرج من جهنم فتلتقط قتلة
الحسين بن علي ﷺ كما يلتقط الطير الحب، ثم يعود المنق بهم
الى النار، فيمذبون فيها بانواع العذاب.

﴿ صحيفة الزمراء (ج) ﴾

(۵۴) دعاؤھا ﷺ

فِي الْمَحْشَرِ عَلَى قَتْلِهِ وَلِدَاهَا ﷺ

عن النبي ﷺ: تحشر ابنتي فاطمة ﷺ يوم القيامة و معها

نياب مصبوغة بالدماء، تتعلق بقائمة من قوائم العرش، تقول:

يَا عَدْلُ، أَحْكُمُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي.

وفي رواية:

يَا عَدْلُ، يَا جَبَّارُ، أَحْكُمُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي.

وفي رواية:

يَا حَكَمُ، أَحْكُمُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي.

فيحكم الله لابنتي و رب الكعبة.

(۵۵) دعاؤھا ﷺ

فِي الْقِيَامَةِ لِعِرْفَانَ حَقِّهَا

قال جابر لابي جعفر ﷺ: جعلت فداك يا ابن رسول الله،

۵۴۔ روز محشر قاتلان حسین کے حق میں دعا

رسول اکرم سے منقول ہے کہ میری بیٹی فاطمہ روز قیامت خون سے رنگین کپڑے لے کر وارد ہوگی اور قائمہ عرش کو پڑھ کر فریاد کرے گی کہ اے خدا کے عادل! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔

دوسری روایت

اسے مالک عادل! اے خدا کے جبار! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کر دے

تیسری روایت

اے فیصلہ کرنے والے! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔

جس کے بعد رب کعبہ کی قسم پر دو گار میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کر دے گا

۵۵۔ روز قیامت اپنے حق کے عرفان کے بارے میں دعا

جناب جابر نے امام محمد باقر سے گزارش کی کہ فرزند رسول! میری جان آپ پر

قربان!

علہ عینون: اخبار الرضا ۲ ص ۲۵، بحار ۳ ص ۲۲، مقتل خوارزمی ص ۵۲، مناقب ابن مخازلی ص ۶۱، ینابیع ص ۲۱۔ ع کے تفسیر فرات ص ۱۱۳

حدثنی بحديث فی فضل جدتک فاطمة، إذا أنا حدثت به الشيعة فرحوا بذلك - إلى أن قال عليه السلام:

فيقول الله تعالى: يا أهل الجمع إني قد جعلت لكم محمد و علي والحسن والحسين و فاطمة، يا أهل الجمع طأطؤوا الرؤوس و غصوا الابصار، فإن هذه فاطمة تسير إلى الجنة - إلى أن قال:

فاذا صارت عند باب الجنة تلتفت، فيقول الله: يا بنت حبيبي ما التفاتك وقد أمرت بك إلى جنتي، فتقول:

يَا رَبِّ أَحْبَبْتُ أَنْ يُعْرَفَ قَدْرِي فِي هَذَا الْيَوْمِ.

فيقول الله: يا بنت حبيبي، إرجعي فانظري من كان في قلبه حب لك أو لاحد من ذريتك، خذي بيده فادخله الجنة.

(۵۶) دعاؤها عليها السلام

في القيامة لشفاعت امة ايها عليها السلام

روى أن في جملة ما أوصته الزهراء عليها السلام إلى علي عليه السلام: إذا دفنتي ادفن معي هذا الكاغذ الذي في الحق - إلى أن قالت عليها السلام: - فرجع جبرئيل، ثم جاء بهذا الكتاب مكتوب فيه: شفاعت امة محمد صادق فاطمة عليها السلام، فإذا كان يوم القيامة أقول:

إلهي هذه قبالة شفاعت امة محمد صلى الله عليه وآله

ذرا اپنی جو واجدہ جناب فاطمہ کے فضائل کے بارے میں کوئی حدیث ارشاد فرمائیں تاکہ میں اسے آپ کے شیعوں سے بیان کروں اور وہ خوش ہو جائیں..... آپ نے فرمایا کہ روز قیامت پروردگار آواز دے گا اہل محشر جسے ساری محاسن محمد - علی - فاطمہ اور حسن و حسین کے لئے قرار دی گئی ہے۔ اب تم لوگ اپنے سر جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو کہ فاطمہ جنت کی طرف جا رہی ہے.....

اس کے بعد دروازہ جنت پر پہنچ کر وہ مڑ کر دیکھیں گی تو ارشاد ہو گا کہ اسے میرے حبیب کی نظر اب کیا دیکھ رہی ہے اب تو میں نے تمہیں جنت میں داخلہ کا حکم دیدیا ہے؟
عرض کریں گی

پروردگار! میں چاہتی ہوں کہ آج واقعی منزلت کا اعلان ہو جائے۔ ارشاد ہو گا۔ اے میرے محبوب کی دختر اتم تمام اہل محشر کو دیکھ لو اور جس کے دل میں تمہاری یا تمہاری اولاد کی محبت ہو اس کا ہاتھ پکڑ لو اور اپنے ساتھ لے کر داخل جنت ہو جاؤ۔

۵۶ - شفاعت امت کی دعا

روایت میں وارد ہوا ہے کہ معصومہ عالم نے جو وصیتیں امیر المومنین سے فرمائی تھیں۔ ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ جب مجھے ذفن کیجئے گا تو میرے ساتھ اس کاغذ کو بھی رکھ دیجئے گا جو صندوق میں رکھا ہے..... اور میرے سیزی فرمائش پر پروردگار عالم کی طرف سے جبرئیل امین لائے ہیں اور جس میں لکھا ہوا ہے کہ شفاعت امت پیغمبر فاطمہ کا ہے۔ اب میں روز قیامت یہ گزارش کروں گی کہ خدایا یہ شفاعت امت پیغمبر کا قیام ہے۔

الجنۃ العاصمہ ۱۶۹ از کتاب العوالم

۵۷۔ داخلہ جنت کے وقت آپ کی دعا

روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب جناب فاطمہؑ جنت میں داخل ہونے لگیں گی اور پروردگار کی عطا کی ہوئی کرامت کا شاہدہ کو لیں گی تو عرض کریں گی۔

بِسْمِ خدائے رحمان و رحیم

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے رنج و غم کو دور کر دیا ہے۔ بیشک ہمارا رب بخشنے والا بھی ہے اور اعمال کا قبول کرنے والا بھی ہے۔

شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو اپنے افضل سے یہ منزل قیام عطا فرمائی ہے جہاں نہ کوئی رنج و تعب ہے اور نہ کسی زحمت کی رسائی کا خطرہ ہے۔

جس کے بددوھی پروردگار ہوگی کہ فاطمہؑ! جو چاہو طلب کر لو۔ میں عطا کرنے کے لئے تیار ہوں اور تمہیں راضی کرنا چاہتا ہوں۔

عرض کریں گی

”خدا یا تو ہی میری آرزو اور ہر آرزو سے بالاتر آرزو ہے۔ اب میرا

سوال یہ ہے کہ میرے اور میری عترت کے چاہنے والوں پر عذاب نہ کرنا“

جس کے بعد ارشاد پروردگار ہوگا۔ فاطمہؑ! میری عزت و جلال

اور بلندی مقام کی قسم۔ میں نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے

یہ عہد کر لیا ہے کہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے چاہنے والوں پر عذاب نہیں

کروں گا۔

﴿ صحیفۃ الزمراء (ع) ﴾

(۵۷) دعاؤھا ﷺ

عند دخوله الى الجنة

روی أنّھا ﷺ لما دخلت الجنة ونظرت الى ما أعد الله لها من

الكرامة، قرأت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا
الْحَزْنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ. الَّذِیْ اَخْلَقْنَا دَارَ السَّمٰوٰتِ مِنْ
قُضٰیہٗ، لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَقُوْبٌ.

فیوحی اللہ عزوجل الیہ: یا فاطمة سلینی اعطک و تمنی علی

ارضک، فقالت:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ التَّمْنِی وَ فَوْقَ التَّمْنِی، اَسْأَلُکَ اَنْ لَا تُعَذِّبَ
مَحَبِّی وَ مُحِبِّی عِثْرَتِی بِالنَّارِ.

فیوحی اللہ عزوجل الیہا: یا فاطمة و عزتی و جلالی و ارفع

مکنتی، لقد آتیت علی نفسی من قبل ان اخلق السماوات و الارض

بالفی عام، اَنْ لَا اعذب محبیک و محبئی عترک.

تاویل الآيات ۲، ۳، ۴، بکار ۲۷، ۱۳۹، تفسیر رہان ۳، ۳۶۵

(۵۸) دعاؤھا ﷺ

لطلب نزول مائدة من السماء

روی عن ابن عباس في حديث طويل ان النبي ﷺ دخل على فاطمة عليها السلام فنظر الى صغار وجهها و تغير حد قتيها، فقال لها: يا بنتي، ما الذي اراه من صغار وجهك و تغير حدقتيك؟ فقالت: يا ابا ان لنا ثلاثاً ما طعمنا طعاماً الى ان قال: ثم وثبت حتى دخلت الى مخدع لها فصفت قدميها فصلت ركعتين، ثم رقت باطن كفيها الى السماء وقالت:

إِلٰهِي وَسَيِّدِي هَذَا مُحَمَّدٌ نَبِيِّكَ، وَهَذَا عَلِيُّ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكَ، وَهَذَانِ الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطَانِ نَبِيِّكَ.
إِلٰهِي أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أَنْزَلْتَهَا عَلَيَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَكَلُوا مِنْهَا وَكَفَرُوا بِهَا، اللَّهُمَّ أَنْزِلْهَا عَلَيْنَا فَإِنَّا بِهَا مُؤْمِنُونَ.

و في رواية:

اللَّهُمَّ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ نَبِيِّكَ قَدْ أَضْرَبَهَا الْجُوعُ، وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكَ قَدْ أَضْرَبَهُ الْجُوعُ، فَأَنْزِلْ

۹۔ متفرق امور سے متعلق آپ کی دعائیں

آسمانی دسترخوان کے نزول کی دعا

غضبِ خدا و رسول سے پناہ مانگنے کی دعا

انصار کی کمی سے پناہ مانگنے کی دعا

بخششِ خطا کی دعا

بیماری میں رحمت پروردگار کی دعا

شبِ وفات طلبِ رحمتِ الہی کی دعا

بیماری میں شیعوں کی مغفرت کی دعا

ظلم کے بعد موت کی دعا

تعمیلِ وفات کی دعا

وقتِ وفات کی دعا

ہنگامِ وفات رضائے الہی کی دعا

صحيفة الزمراء (ع)

اللَّهُمَّ عَلَيْنَا مَائِدَةٌ مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أَنْزَلْتَهَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَكَفَرُوا وَإِنَّا مُؤْمِنُونَ.

قال ابن عباس: واللّٰه ما استتمت الدعوة فانا هي بصحفة من

ورائها - الخبر.

(۵۹) دعاؤھا

فی التعوید من سخط اللہ ورسولہ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ وَ سَخَطِ رَسُولِهِ

(۶۰) دعاؤھا

فی التعوید
أَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنَ الْخَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ.

(۶۱) دعاؤھا

لغفران الذنوب

روی عنھا أنها قالت: علّمني رسول اللہ صلوات اللہ علیہ صلاة ليلة

الأربعاء، فقال: من صلّى ست ركعات، يقرء فی كل ركعة الحمد

۵۸- آسمانی دسترخوان کے نزول کی دعا

ابن عباس سے ایک طویل حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم
جانب فاطمہ کے یہاں وارد ہوئے تو دیکھا کہ چہرہ زرد ہے اور آنکھوں میں حلقے
پڑے ہوئے ہیں۔ فرمایا سخت جگر! یہ چہرہ کی زردی اور آنکھوں کے حلقے کیسے
ہیں؟

عرض کی ”بابا جان! تین دن ہو گئے کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا ہے۔

آپ نے کچھ ہدایت دی اور فاطمہ نے جگر میں جا کر دو رکعت نماز ادا
کی اور پھر طرت آسمان سزا ٹھا کر عرض کی۔

”سیرے مالک - سیرے پروردگار - یہ محمد تیرے نبی - یہ علی تیرے
نبی کے بھائی اور یہ حسن و حسین تیرے نبی کے نواسے ہیں۔

خدا یا ہم پر آسمان سے ویسے ہی دسترخوان نازل فرما جیسے بنی اسرائیل
پر نازل کیا تھا۔ مگر انھوں نے کھا کر کفران نعمت کیا
اور خدا یا ہم ایمان پر ثبات قدم رہیں گے۔

دوسری روایت

خدا یا یہ فاطمہ تیرے نبی کی دختر ہے جو بھوک سے پریشان ہے اور یہ
علی بن ابی طالب تیرے نبی کے ابن عم ہیں جو بھوک سے خستہ حال ہیں لہذا
مالک ہمارے لئے آسمان سے کوئی دسترخوان نازل کر دے۔

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

و «قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ - الی قولہ :-

بغیر حساب»^(۱)، فاذا فرغ من صلاتہ قال
جَزَى اللَّهُ مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ.

غفر الله له كل ذنب الى سبعين سنة، و اعطاه من الثواب ما لا

يحصى.

(۶۲) دعاؤھا

في شكواھا لطلب الرحمة من الله تعالى

عن الباقر عليه السلام قال: ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله مكثت بعد

رسول الله صلى الله عليه وآله ستين يوماً، ثم مرضت فاشتدت عليها، فكان من دعائها

في شكواھا:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ فَأَغْنِنِي، اَللّٰهُمَّ

زَخِّرْخَنِي عَنِ النَّارِ، وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، وَاَلْحِقْنِي بِاَبِي مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ.

۱- آل عمران: ۲۶.

جس طرح نبی اسرائیل پر نازل کیا تھا لیکن انھوں نے کفر اختیار کیا
تھا اور ہم بہر حال صاحب ایمان رہیں گے۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ ابھی دعائے تمام نہ پہنچی تھی کہ آسمان سے
ایک سینی نازل ہو گئی

۵۹۔ غصب خدا اور رسول سے پناہ مانگنے کی دعا

میں اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پروردگار کی پناہ چاہتی

ہوں۔

۶۰۔ انصار کی کمی سے پناہ مانگنے کی دعا

خدا یا میں تیری پناہ کی طلبگار ہوں کامیابی کے بعد انصار و اعمان کی

قلت سے۔

۶۱۔ بخشش خطا کی دعا

روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم نے شب چہار شنبہ

کی ایک نماز تعلیم کی ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص چھ رکعت نازد اکرے اور ہر

رکعت میں سورہ حمد کے بعد یوں کہے

عنه كشف الغم اربلى ۱۴۲، بحار ۳۳ ص ۱۴۲

عنه كفاية الاخر ص ۲۲، بحار ۳۶ ص ۲۵۲، فلاح المرام ص ۹۶، اشباة الهدى ۲ ص ۵۵۳

عنه جمال الاسبوع ص ۲، بحار ۸۸ ص ۱۴۱

﴿ صحیفۃ الزہراء (ج) ﴾

(۶۳) دعاؤھا ﷺ

فی لیلة و قاتھا لطلب رحمة الله تعالى

روی عن علیؑ انه قال: فلما كانت اللیلة التي اراد الله ان
یکرمها ویقبضها الیه اقبلت تقول: وعلیکم السلام، وھی تقول لی:
یا بن عم قد اتانی جبرئیل مسلماً - الی ان قال: - فسمعناها تقول:
وعلیک السلام یا قابض الارواح، عجل لی ولا تعذبنی، ثم سمعناها
تقول:

إِلَيْكَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

ثم غمضت عینها و مدت بیدیها ورجلیها، کأنها لم تكن
حیة قط.

(۶۴) دعاؤھا ﷺ

فی شکواھا، لغفران ذنوب شیعتهم

عن اسماء بنت عمیس: رأیتها ﷺ فی مرضها جالمة الی
القبلة، رافعة بیدیها الی السماء، قائلة:

خدا یا تو مالک الملک ہے۔ تو مجھے چاہتا ہے مک عطا کر دیتا ہے۔۔۔
اس کے بعد جب ناز تمام ہو جائے تو کہے کہ "اللہ محمد کو پسند فرمادے
جس کے وہ اہل ہیں"
تو پور دگر اس کے ستر سال کے گناہ معاف کر دے گا اور ماجر بحیاب
خایف فرمائے گا۔

۶۲۔ بیماری میں رحمت پروردگار کی دعا

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ کے بعد
۶۰ دن سلامت رہیں۔ اس کے بعد بیمار ہو گئیں اور جب مرض شدید ہو گیا
تو یہ دعا پڑھنے لگیں۔
اسے حق قیوم۔

بین تیری رحمت سے فریادی ہوں لہذا میری فریاد رسی کر
خدا یا مجھے جہنم سے دور رکھنا
اور جنت میں داخل کر دینا
اور میرے پدر بزرگوار محمدؐ سے ملا دینا

بحار ۴۳ ص ۲۱۵-۸۱ ص ۲۳۳

ستدرک الوسائل ۲ ص ۱۳۳

مصباح الانوار ص ۱۱۱

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

إِلٰهِي وَ سَيِّدِي أَسْأَلُكَ بِأَلَدْبِنِ اضْطَقَيْتَهُمْ، وَ بِبُكَاءِ
وَلَدِي فِي مُفَارَقَتِي، أَنْ تَغْفِرَ لِعَصَاةِ شَيْعَتِي وَ شَيْعَةِ ذُرِّيَّتِي.

(۶۵) دعاؤھا علیہا

لطلب الموت لما وقع عليها من الظلم
يَا رَبِّ إِنِّي قَدْ سَمِنْتُ الْحَيَاةَ، وَ تَبَرَّمْتُ بِأَهْلِ الدُّنْيَا،
فَالْحِجْبِي بِأَبِي.

(۶۶) دعاؤھا علیہا

لتعجيل وفاتها
يَا إِلٰهِي عَجِّلْ وَفَاتِي سَرِيعًا، فَلَقَدْ تَنَغَّصَتِ الْحَيَاةُ.

(۶۷) دعاؤھا علیہا

عند وفاتها
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدِ الْمُصْطَفِيِّ وَ شَوْقِهِ إِلَيَّ،
وَ يَتَغَلَّبِي عَلَيَّ الْمُزْتَضِي وَ حُزْنِهِ عَلَيَّ، وَ بِأَلْحَسَنِ الْمُجْتَبِي

۶۳۔ شب وفات طلبِ رحمتِ الٰہی کی دعا

امیرالمؤمنین سے روایت ہے کہ جس رات پروردگار نے فاطمہ کو
اپنی بارگاہ میں طلب فرمایا۔

فاطمہ نے میری طرف رخ کر کے کہا ”یا بن العزم! ابھی جبریل امین
سلام پروردگار نے کرنازل ہوئے تھے....

یہاں تک کہ فاطمہ کی یہ آواز سنی گئی کہ اسے قبضِ روح کرنے والے!
تجھ پر میرا سلام۔

ذرا محبت سے کام لینا اور سختی نہ کرنا
اس کے بعد میں نے یہ فقرات سنے۔

پروردگار تیری بارگاہ کی طرف آنا چاہتی ہوں۔ نہ کہ جہنم کی طرف
اس کے بعد آپ نے آنکھیں بند کر لیں۔ ہاتھ پیر پھیلا دیئے اور دنیا سے
رخصت ہو گئیں۔

۶۴۔ بیماری میں شیعوں کی مغفرت کی دعا

اسما و بنت عمیس راوی ہیں کہ میں نے فاطمہ کو بیماری کے عالم میں
دیکھا کہ قبلہ رو بیٹھی ہیں اور آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کر کے کہہ رہی ہیں۔

علہ دلائل الامم ۲۳، بحار ۴۳ ص ۲۰۹، عالم العلوم ۱۱ ص ۱۹۶

علہ کتب درسی ۱ ص ۲۵۴

میرے پروردگار — میرے مالک!

ان کا واسطہ جنہیں تو نے منتخب کیا ہے اور پھر میرے فراق میں میرے
فرزند کے گریہ کا واسطہ میرے اور میری اولاد کے شیوں کو معاف کر دینا

۶۵۔ ظلم کے بعد موت کی دعا

خدا یا اب میں زندگی سے خستہ حال ہو چکی ہوں اور اہل دنیا سے عاجز
آچکی ہوں لہذا مجھے میرے بابا سے ملا دو

۶۶۔ تعجیل وفات کی دعا

خدا یا - میری وفات میں عجلت فرما کہ اب زندگی بہت کد رہ چکی

- ۶

۶۷۔ وقت وفات کی دعا

خدا یا میں حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کے اشتیاق -
اپنے شوہر علی مرتضیٰ اور ان کے درد فراق - حسن مجتبیٰ اور ان کے
گمے اور حسین شہید اور ان کے رنج و غم

عہدہ مالی صدوق ۹۹، بحار ۳۳۱، غایۃ المرام ۳۳۱، ارشاد القلوب

۲۹۹، فرائد السمعیین ۳۳۳

عہدہ بحار ۳۳۱

عہدہ وفات فاطمہ بلا دی بکری - عالم ۱۱ ج ۱

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

وَبُكَائِهِ عَلَيَّ، وَبِالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ وَكَاتِبَتِهِ عَلَيَّ، وَبِسَنَائِي
الْفَاطِمِيَّاتِ وَتَحْشِيرِهِنَّ عَلَيَّ، إِنَّكَ تَرَحَّمُ وَتَغْفِرُ لِلْعُصَاةِ مِنْ
أُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَتَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ، إِنَّكَ أَكْرَمُ الْعَسْوُولِينَ، وَأَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ.

(۶۸) دعاؤھا

عند وفاتها لطلب رضوان الله تعالى

روى عن عبد الله بن الحسن، عن ابيه، عن جده عليه السلام ان فاطمة بنت

رسول الله عليه السلام لما احتضرت نظرت نظراً حاداً، ثم قالت:

السَّلَامُ عَلَيَّ جِبْرِئِيلَ، السَّلَامُ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ، اَللَّهُمَّ
مَعَ رَسُوْلِكَ، اَللَّهُمَّ فِي رِضْوَانِكَ وَجِوَارِكَ وَذَارِكَ
ذَارِ السَّلَامِ.

ثم قالت: اترون ما راى، فقيل لها: ما ترى؟ قالت: هذه مواكب

اهل السماوات، وهذا جبرئيل وهذا رسول الله ويقول: يا بنیة

اقدمی، فما امانك خیر لك.

آپ کے خطبے

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

غصب فدک کے بعد کا خطبہ
بیاری میں انصار و ہاجرین کی خواتین کے درمیان خطبہ
اپنے شوہر کے حق کے غاصبوں کے درمیان خطبہ

اپنی دختران اور ان کے حضرت دالم کا واسطہ دے کر کتنی ہوں کہ
مجھ پر رحم فرما اور امت پیغمبر کے گنہگاروں کو معاف کر کے انہیں جنت میں
داخل فرما دے کہ تو کرم ترین مسکول اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۶۸۔ ہنگام وفات رضائے امی کی دعا

عبداللہ بن حسن سے ان کے پد بزرگوار اور جد امجد کے حوالے سے نقل
کیا گیا ہے کہ جب جناب فاطمہ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے ایک گہری نگاہ
فرمائی۔

اور فرمایا کہ سلام ہو جبریل پر۔

سلام ہونا سزا پروردگار پر۔

خدا یا میں تیرے رسول کے ساتھ ہوں۔

مالک میں تیری رضا۔ تیرے جوار اور تیرے دارالسلام کی طلب گار

ہوں۔

(اس کے بعد فرمایا) کہ کیا تم لوگ بھی وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہی

ہوں۔

دیکھو یہ آسمان والوں کے دستے ہیں۔

یہ جبریل امین ہیں۔ یہ رسول اکرم ہیں۔

جو فرما رہے ہیں کہ آؤ میری لال آؤ۔ جو کچھ تمہارے سامنے ہے

وہ بہت بہتر ہے۔

۱۔ غصب فدک کے بعد آپ کا خطبہ

روایت میں ہے کہ جب ابو بکر نے اپنے لڑکے کو لیا کہ جناب فاطمہ سے فدک غصب کر لیا جائے گا اور آپ کو یہ اطلاع ملی تو آپ سر پر چادر ڈال کر اپنے خاندان کی ہاشمی خواتین کے حلقہ میں باہر نکلیں۔ اس طرح کہ آپ کی رفتار رسول اکرم کی رفتار سے قطعاً مختلف تھی۔

آپ ابو بکر کے پاس اس وقت پہنچیں جب وہ بھی انصار و مجاہدین کے حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

دونوں کے درمیان ایک پردہ کھینچ دیا گیا اور آپ نے بیٹھ کر ایک ایسی آہ اور فریاد کی کہ ساری قوم بیباک ہو گئی اور دربار لرز گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب قوم کی ہچکیاں رکیں اور مجمع پر سکوت طاری ہوا تو آپ نے اس طرح خطبہ کا آغاز کیا۔

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے انعام پر، اور اس کا شکر ہے اس کے الہام پر۔ وہ قابل شکر ہے کہ اس نے بے طلب نعمتیں دیں اور مکمل نعمتیں دیں اور سلسل احسانات کے جوہر شمار سے بالاتر ہر معادضہ سے بعید تر اور ہر ادراک سے بلند تر ہیں۔

بندوں کو دعوت دی کہ شکر کے ذریعہ نعمتوں میں اضافہ کریں، پھر ان نعمتوں کو مکمل کر کے مزید حمد کا مطالبہ کیا اور انہیں دُہرایا۔

(۱) خطبہا ﷺ

بعد غصب الفدک

روى انه لما اجمع ابو بكر وعمر علي منع فاطمة ﷺ فدكا وبلغها ذلك، لانت خمارها علي راسها، واشتملت بجلبابها، و اقبلت في لمة من حفدتها و نساء قومها، تطأ ذبولها، ما تخرم مشيتها مشية رسول الله ﷺ، حتى دخلت علي ابي بكر، و هو في حشد من المهاجرين و الانصار و غيرهم، فنيطت دونها ملاءة فجلست، ثم ائت انة اجهش القوم لها بالبكاء، فارتج المجلس، ثم امهلت هنيهة. حتى اذا سكن نشيج القوم و هدأت فورتهم، افتتحت الكلام بحمد الله و الثناء عليه و الصلاة علي رسوله، فعاد القوم في بكانهم، فلما امسكوا عادت في كلامها فقالت ﷺ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَي مَا أَنْعَمَ، وَ لَهُ الشُّكْرُ عَلَي مَا أَلْهَمَ، وَ الثَّنَاءُ بِمَا قَدَّمَ، مِنْ عُمُومِ نِعَمِ إِنْتَدَأَهَا، وَ سُبُوحِ الْإِيَّ أَنْدَأَهَا، وَ تَمَامِ مَنِّ أَوْلَاهَا، جَمَّ عَنِ الْإِخْضَاءِ عَدَدُهَا، وَ نَأَى عَنِ الْجَزَاءِ أَمَدُهَا، وَ تَفَاوَتِ عَنِ الْإِذْرَاكِ أَبَدُهَا، وَ نَدْبَهُمْ لِإِسْتِزَادَتِهَا بِالشُّكْرِ لِتَضَالِهَا، وَ اسْتَحْمَدِ إِلَى الْخَلَائِقِ بِإِجْرَائِهَا، وَ تَنِي بِالنَّدْبِ إِلَى أَمْثَالِهَا.

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، كَلِمَةً جَعَلَ
الإِخْلَاصَ تَأْوِيلَهَا، وَضَمَّنَ الْقُلُوبَ مَوْصُولَهَا، وَأَنَارَ فِي
التَّكْوِينِ مَعْقُولَهَا، الْمُنتَبِعُ عَنِ الْإِهْضَارِ رُؤْيَاهُ، وَمِنَ الْأَلْسِنِ
صِفَتُهُ، وَمِنَ الْأَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهُ.

إِنْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنْشَأَهَا
بِالْإِحْتِزَاءِ أُمَّلَةً اِمْتَلَأَهَا، كَوَّنَهَا بِقُدْرَتِهِ وَذَرَأَهَا بِمَحَبَّتِيَّتِهِ،
مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى تَكْوِينِهَا، وَلَا فَايِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا،
إِلَّا تَطَيَّبًا لِجَمِّئِهِ وَتَطْيِيبًا عَقِي طَاعَتِيهِ، وَإِظْهَارًا لِقُدْرَتِيهِ وَ
تَعَبُّدًا لِبَرِّيَّتِيهِ، وَإِعْزَازًا لِدَعْوَتِيهِ، ثُمَّ جَعَلَ الثُّوَابَ عَلِي
طَاعَتِيهِ، وَوَضَعَ الْعِقَابَ عَلِي مَعْصِيَّتِيهِ، ذِيَادَةً لِعِبَادَتِهِ مِنْ
بِقَمِّيَّتِيهِ وَحِيَاثَةً لَهُمْ إِلَى جَنِّيَّتِيهِ.

وَأَشْهَدُ أَنَّ أَبِي مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِخْتَارَهُ قَبْلَ أَنْ
أَرْسَلَهُ، وَسَخَّاهُ قَبْلَ أَنْ إِجْتَبَاهُ، وَأَضْطَفَاهُ قَبْلَ أَنْ يُسَمِّيَنَّهُ،
إِذَا الْخَلَائِقُ بِالْعَيْبِ مَكْنُونُهُ، وَيَسْتُرُ الْأَهْوَالِ مَصُونُهُ،
وَيُنْهِيهِ الْعَدَمَ مَقْرُونُهُ، عِلْمًا مِنَ اللَّهِ تَغَالِي بِمَائِلِ الْأُمُورِ،
وَإِحَاطَةً بِحَوَادِثِ الدُّهُورِ، وَمَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ الْأُمُورِ.

میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا وحدہ لا شریک ہے اور اس لہجہ کی
اصل اخلاص ہے، اس کے معنی دلوں سے پیوست ہیں۔ اس کا مفہوم
فکر کو روشنی دیتا ہے۔ وہ خدا وہ ہے جس کی آنکھوں سے رویت، زبان
سے تعریف اور خیال سے کیفیت محال ہے۔ اس نے چیزوں کو بلا کسی
ادوہ اور نمونہ کے پیدا کیا ہے صرف اپنی قدرت اور مشیت کے ذریعہ
اسے نہ تخلیق کے لئے نمونہ کی ضرورت تھی، نہ تصویر میں کوئی فائدہ تھا
سوائے اس کے کہ اپنی حکمت کو مستحکم کر دے اور لوگ اس کی اطاعت کی
طرت متوجہ ہو جائیں۔ اس کی قدرت کا اظہار ہو اور بندے اس کی بندگی
کا اقرار کریں۔ وہ تقاضائے عبادت کرتے تو اپنی دعوت کو تقویت دے۔
چنانچہ اس نے اطاعت پر ثواب رکھا اور معصیت پر عذاب رکھا تاکہ لوگ
اس کے غضب سے دور ہوں اور جنت کی طرف کھینچ آئیں۔

میں شہادت دیتی ہوں کہ میرے والد حضرت محمد اللہ کے بندے
اور وہ رسول ہیں جن کو بھیجے سے پہلے چٹا گیا اور بہشت سے پہلے منتخب
کیا گیا۔ اس وقت جب مخلوقات پردہ غیب میں پوشیدہ اور حجاب عدم
میں محفوظ اور انتہا عدم سے مقرون تھیں۔

آپ مسائل اور اور حوادث زمانہ اور مقدرات کی مکمل معرفت
رکھتے تھے۔

علیہ السلام نے شہادت رسالت کے ساتھ رشتہ کا
اظہار انتخابی بلاغت کا حال ہے۔ شاہد تو مگر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ مقابلہ میں کوئی عام خاتون نہیں
بلکہ اس لہجہ کی بیٹی ہے جس کا ہم سب کے لیے ہے اور اس کے علاوہ کوئی اس کی بیٹی نہیں ہے

إِنْتَعَثَهُ اللَّهُ إِثْمَامًا لِأَمْرِهِ، وَعَزِيمَةً عَلَى إِمْنَاءِ حُكْمِهِ،
وَإِنْفَادًا لِعَقَادِيرِ رَحْمَتِهِ، فَرَأَى الْأُمَّمَ فِرْقًا فِي أَدْيَانِهَا، عُكْفًا
عَلَى بَيْرَانِهَا، غَائِدَةً لِأَوْثَانِهَا، مُنْكَرَةً لِلَّهِ مَعَ عِزِّهَا.

فَأَنَارَ اللَّهُ بِأَبِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ظُلْمَهَا،
وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهْمَهَا، وَجَلَّى عَنِ الْأَبْصَارِ عُتْمَهَا،
وَقَامَ فِي النَّاسِ بِالْهُدَايَةِ، فَاتَّقَدَّهُمْ مِنَ الْغَوَايَةِ، وَبَصَّرَهُمْ
مِنَ الْعِنَايَةِ، وَهَدَاهُمْ إِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ، وَدَعَاهُمْ إِلَى
الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ.

ثُمَّ قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ قَبْضَ رَأْفَةٍ وَاخْتِيَارٍ، وَرَغْبَةٍ وَإِثْرٍ،
فَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ تَعَبِ هَذِهِ الدَّارِ فِي زَاخَةٍ،
قَدْ حُفَّتْ بِالْمَلَائِكَةِ الْأَبْرَارِ وَرِضْوَانِ الرَّبِّ الْعَفَّارِ،
وَمُجَاوَرَةِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ أَبِي نَبِيِّهِ وَأَمِينِهِ وَ
خَيْرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَصَفِيِّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ.

ثم الصف الى اهل المجلس وقالت:

أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ نُصِبُ أَمْرَهُ وَنَهْيَهُ، وَحَمَلَةُ دِينِهِ وَوَحْيِهِ،
وَأَمْنَاءُ اللَّهِ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَبُلْغَاؤُهُ إِلَى الْأُمَّمِ، زَعِيمٌ حَقٌّ لَهُ

اللہ نے آپ کو بھیجا تاکہ اس کے امر کی تعمیل کریں، حکمت کو جاری کریں
اور حقیقی مقدرات کو نافذ کریں مگر آپ نے دیکھا کہ امتیں مختلف ادیان میں
تقسیم ہیں۔

آگ کی پوجا، بتوں کی پرستش اور خدا کے جان بوجھ کر انکار میں مبتلا
ہیں۔

آپ نے ظلمتوں کو روشن کیا، دل کی رکھیوں کو مٹایا، آنکھوں سے
پرے اٹھائے، ہدایت کے لیے قیام کیا، لوگوں کو گمراہی سے نکالا، اندھے
پن سے با بصیرت بنایا، دین مستحکم اور صراطِ مستقیم کی دعوت دی۔
اس کے بعد اللہ نے انتہائی شفقت و مہربانی اور رغبت کے ساتھ
انہیں بلایا،

اور اب وہ اس دنیا کے مصائب سے راحت میں ہیں، ان کے گرد
ملائکہ ابرار اور رضائے الہی ہے اور سر پر رحمت خدا کا سایہ ہے۔
خدا میرے اس باپ پر رحمت نازل کرے جو اس کا نبی، وحی کا
امین، مخلوقات میں منتخب، مصطفیٰ اور مرتضیٰ تھا۔

اس پر سلام و رحمت و برکت خدا ہو۔

بندگان خدا!

تم اس کے حکم کامرکز، اس کے دین و وحی کے حامل، اپنے نفس پر
اللہ کے امین،

اور امتوں تک اس کے پیغام رساں ہو۔

تمہارا خیال ہے کہ تمہارا اس پر کوئی حق ہے۔

فِيكُمْ، وَ عَهْدِ قَدَمَهُ إِلَيْكُمْ، وَ بَقِيَّةِ اسْتِخْلَافِهَا عَلَيْكُمْ: كِتَابُ
اللَّهِ النَّاطِقُ وَ الْقُرْآنُ الصَّادِقُ، وَ النُّورُ السَّاطِعُ وَ الضِّيَاءُ
الْلَامِعُ، بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ، مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ، مُنْجِلِيَّةٌ ظَوَاهِرُهُ،
مُعْتَبَطَةٌ بِهِ أَشْيَاعُهُ، فَانْدَأْ إِلَى الرِّضْوَانِ إِتْبَاعُهُ، مُؤَدِّ إِلَى
النَّجَاةِ اسْتِغَاةُهُ.

بِهِ تُنَالُ حُجُجُ اللَّهِ الْمُنَوَّرَةِ، وَ عَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةِ،
وَ مَخَارِمُهُ الْمُحَدَّرَةِ، وَ بَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَّةِ، وَ بَرَاهِينُهُ الْكَافِيَّةِ،
وَ قَضَائِلُهُ الْمُنْدُوبَةِ، وَ رُخْصَةُ الْمَوْهُوبَةِ، وَ سَرَائِعُهُ الْمَكْتُوبَةِ.
فَجَعَلَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشَّرْكِ، وَ الصَّلَاةَ
تَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ، وَ الزَّكَاةَ تَرْكِيَّةً لِلنَّفْسِ وَ نِيَاءً فِي
الرِّزْقِ، وَ الصِّيَامَ تَنْهِيَةً لِلْإِخْلَاصِ، وَ الْحَجَّ تَشْبِيهاً لِلدِّينِ،
وَ الْعَدْلَ تَنْسِيْقاً لِلْقُلُوبِ، وَ طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّةِ، وَ إِمَامَتَنَا
أَمَاناً لِلْفِرْقَةِ، وَ الْجِهَادَ عِزاً لِلْإِسْلَامِ، وَ الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَيَّ
اسْتِجَابِ الْآخِرِ.

وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلِحَةً لِلْعَامَّةِ، وَ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ
وَ قَايَةَ مِنَ السَّخَطِ، وَ صِلَةَ الْأَرْحَامِ مَنَاءً فِي الْعُمُرِ وَ مَنَاءً
لِلْعَدَدِ، وَ الْقِيَاصَ حِقْناً لِلدَّمَاءِ، وَ الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَغْرِيباً
لِلْمَغْفِرَةِ، وَ تَوْفِيَةَ الْمَكَائِلِ وَ الْمَوَازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَيْخِيسِ.

حالانکہ تم میں اس کا وہ عہد موجود ہے جسے اس نے بھیجا ہے اور
ہے جسے اپنی خلافت دی ہے۔

وہ خدا کی کتاب ناطق قرآن صاوق، نور ساطع اور ضیاء روشن ہے
کی بھیرتیں نمایاں اور اسرار واضح ہیں۔ ظواہر منور ہیں اور اس کا
عقلم قابل رشک ہے جو قائم رضاء الہی ہے اور اس کی سماعت ذریعہ
ت ہے۔ اسی سے اللہ کی روشن محبتیں، اس کے واضح فرائض یعنی محرمات،
اس میں بیانات کافی دلائل، مندوب فضائل، لازمی تعلیمات اور قابل
احکام کا اندازہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد خدا نے ایمان کو شرکت سے تطہیر، نماز کو تکبر سے پاکیزگی،
زکوٰۃ کو نفس کی صفائی اور رزق کی زیادتی، روزہ کو خلوص کے استحکام،
حج کو دین کی تقویت، عدل کو دلوں کی تنظیم، ہماری اطاعت کو ملت کا نظام،
امامت کو تفرقہ سے امان، جہاد کو اسلام کی عزت، صبر کو طلب اجر کا
سہاؤن، امر بالمعروف کو عوام کی مصلحت، والدین کے ساتھ حسن سلوک کو
مذہب سے تحفظ، صلہ رحمی کو عدد کی زیادتی، قصاص کو خون کی حفاظت،
یغادرندہ کو مغفرت کا وسیلہ، ناپ تول کو فریب دہی کا توڑ،

یہ ایسے سنگین اور نازک موقع پر اس طرح کی جامع تقریر ارادہ بھی ایک خاتون کی زبان
سے۔ درحقیقت ایسا عجازی کیفیت کی حامل ہے اور غالباً ان تفصیلات کا مقصد یہ حکامات
کی مسدسیرات سے بے خبر قرار دینا ہے۔ میں یہ بتلانا چاہتی ہوں کہ احکام شریعت کی کیا حیثیت
ہے۔ میں تو اسرار شریعت سے بھی باخبر ہوں جس کا علم ساری امت میں کسی کو نہیں ہے جواری
عہ اس نکتہ پر جان تک غور کیا جائے آل محمد کی عظمت کی معرفت میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا
اور انسان کو محسوس ہوگا کہ عالم اسلام میں تفرقہ کماں سے شروع ہوا ہے اور ملت اسلامیہ کے
اتحاد کا راستہ کیا ہے۔

وَالَّذِينَ عَنِ الشَّرْبِ الْخَمْرِ تَنْهَاهَا عَنِ الرَّجْسِ،
وَاجْتِنَابِ الْقَذِّبِ جِبَاباً عَنِ اللَّغْوَةِ، وَتَوَكُّبِ الشَّرْقَةِ اِيْجَاباً
لِلْبَعْضَةِ، وَحَرَمِ اللّٰهُ الشَّرْكَ اِخْلَاصاً لَهُ بِالرَّبُّوبِيَّةِ.

فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقَاتِهِ، وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَانْتُمْ مُسْلِمُونَ،
وَاطِيعُوا اللّٰهَ فَيُنَافِئُ امْرُؤُكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ، فَإِنَّهُ اِنَّمَا يَخْشَى
اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.

ثم قالت:

اَيُّهَا النَّاسُ! اِعْلَمُوا اَنِّي فَاطِمَةٌ وَاَبِي مُحَمَّدٌ، اَقُولُ
عَوْدًا وَبَدَأً، وَلَا اَقُولُ مَا اَقُولُ غَلَطًا، وَلَا اَفْعَلُ مَا اَفْعَلُ
شَطَطًا، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ.

فَاِنْ تَقَرُّوهُ وَتَقَرُّوهُ تَجِدُوهُ اَبِي دُونَ بِنَاتِكُمْ، وَاَخَا ابْنِ
عَمِّي دُونَ رِجَالِكُمْ، بَوَلِيَّتُكُمْ التَّغْرِيُّ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ
فَبَلَّغِ الرِّسَالَةَ صَادِعاً بِالتَّنَادِرَةِ، مَا بِلَا عَسَنِ مَنْرَجَةِ
الشُّرْكِيِّنَ، ضَارِباً تَجَهُّمَهُمْ اِخْتِذَاً بِاَكْطَابِهِمْ، ذَاعِيَاً اِلَى سَبِيلِ
رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالتَّوَعُّطِ الْحَسَنَةِ، يَخْفُفُ الْاِحْتِنَامَ وَيَنْكُثُ
الِهَامَ، حَتَّى اَنْهَزَمَ الْجَنْعُ وَوَلَّوْا الدُّبُرَ.

حرمت شراب خواری کو جس سے پاکیزگی، تمت سے پرہیز کو لغت سے
ممانعت ترک سرقہ کو لغت کا سبب قرار دیا ہے، اصل شرک کو حرام کیا تاکہ
ربوبیت سے اخلاص پیدا ہو۔

لہذا اللہ سے باقاعدہ ڈرو اور غیر مسلمان ہوئے نہ مرنے، اس کے ام
دہی کی اطاعت کرو اس لیے کہ اس کے بندوں میں خون خدار کھنے والے
صرف صاحبانِ علم و معرفت ہی ہوتے ہیں۔

گوگوارے جان لو کہ میں فاطمہ ہوں، اور میرے باپ محمد مصطفیٰ ہیں۔ یہی
اول و آخر کہتی ہوں اور نہ غلط کہتی ہوں اور نہ بے ربط۔ وہ تمہارے
پاس رسول بن گئے، ان پر تمہاری زحمتیں شاق تھیں، وہ تمہاری بھلائی
کے خواہاں اور صاحبانِ ایمان کے لیے رحیم و مہربان تھے۔ اگر تم انھیں اذی
ان کی نسبت کو دیکھو تو تمام عورتوں میں صرف میرے باپ، اور تمام مردوں میں
میں صرف میرے ابن عم کا بھائی پاؤ گے، اور اس نسبت کا کیا کہنا؟
میرے پیر بزرگوار نے کھل کر پیغام خدا کو پہنچایا، مشرکین سے بے پرا
ہو کر ان کی گردنوں کو پکڑ کر اور ان کے سرداروں کو مار کر دین خدا کی طرف
حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دی۔

وہ مسلسل بیٹوں کو توڑ رہے تھے اور مشرکین کے سرداروں کو
سرسنگوں کر رہے تھے یہاں تک کہ مشرکین کو شکست ہوئی اور وہ پٹھ پھیر کر
بھاگ گئے۔

منہ لغت اسلامیہ کو سوچا چاہئے کہ پیغمبر کے رشتوں کو فاطمہ زہرا سے بھرا کر نہیں
جاننا چاہئے لہذا انھیں کے بیان کو نہ قرار دینا چاہئے۔

رات کی صبح ہو گئی، حق کی روشنی ظاہر ہو گئی، دین کا ذمہ دار گویا ہو گیا
 شیاطین کے ناطقے گنگ ہو گئے، نفاق تباہ ہوا، کفر و افترا کی گریہیں کھل گئیں
 اور تم لوگوں نے کلمہ اخلاص کو ان روشن پہرہ فاقہ کش لوگوں سے سیکھ لیا،
 جن سے اللہ نے رحمت کو دور رکھا تھا اور انھیں حق طہارت عطا کیا تھا تم
 جہنم کے کنارے تھے میرے باپ نے تمہیں بچایا، تم ہر لالچی کے لئے
 مال غنیمت اور ہرزو دکار کے لیے بھکاری تھے، ہر پیر کے نیچے پامال تھے،
 گندہ پانی پیتے تھے، پتے چباتے تھے، ذلیل اور پست تھے۔ ہر وقت
 چارطرن سے حملے کا اندیشہ تھا لیکن خدا نے میرے باپ کے ذریعہ تمہیں
 ان تمام مصیبتوں سے بچالیا۔

خیر ان تمام باتوں کے بعد بھی جب عرب کے نامور سرکش بہادر اور اہل
 کتاب کے باغی افراد نے جنگ کی آگ بھڑکائی تو خدا نے اُسے بجا دیا شیطان
 نے سینکڑوں مکانی یا مشرکوں نے منہ کھولا تو میرے باپ نے اپنے بھائی کو ان کے
 حلق میں ڈال دیا اور وہ اس وقت تک نہیں پلٹے جب تک ان کے کانوں کو
 کچل نہیں دیا اور ان کے شعلوں کو آبِ شمشیر سے بجھا نہیں دیا۔ وہ اللہ کے
 معاملہ میں زحمت کش اور جدوجہد کرنے والے تھے اور تم عیش کی زندگی آرام
 سکون چین کے ساتھ گزار رہے تھے، ہماری مصیبتوں کے منتظر اور ہماری
 خبر بد کے خواہاں تھے۔ تم لڑائی سے منہ موڑ لیتے تھے اور میدان جنگ سے
 بھاگ جاتے تھے

علہ اس سے زیادہ صاف اور صریح موازنہ حکومت وقت کے کردار اور حیدر کرار کے ہمارے
 درمیان کیا ہو سکتا ہے مگر افسوس کہ جس کے پاس جہاد ہو اس کے پاس دین بھی نہیں ہوتا ہے۔
 جواد

حَتَّى تَفْرَى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ، وَأَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَخْضِهِ،
 وَتَلَقَّى رَعِيمُ الدِّينِ، وَخَرَسَتْ شَفَاقِقُ الشَّيَاطِينِ، وَطَامَحَ
 وَشَيْطُ النَّفَاقِ، وَانْحَلَّتْ عَقْدُ الْكُفْرِ وَالشَّقَاقِ، وَفُتِنْتُمْ بِكَلِمَةِ
 الْإِخْلَاصِ فِي نَفَرٍ مِنَ الْبَيْضِ الْخِصَاصِ.

وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ، مُذَقَّةَ الشَّارِبِ، وَنَهْرَةَ
 الطَّامِحِ، وَقُبْسَةَ الْعِجْلَانِ، وَمَوْطِيَةَ الْأَكْدَامِ، تَشْرَبُونَ
 الطُّسْرُقِ، وَتَقْتَاتُونَ السِّدِّ، أَدْلَةَ خَاسِبِينَ، تَخَافُونَ أَنْ
 يَتَخَطَّفَكُمْ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ، فَأَنْقَذَكُمْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدَ اللَّيْلِ وَالنَّهْيِ، وَبَعْدَ أَنْ مُنِيَ
 بِهِمُ الرُّجَالِ، وَذُؤِبَانَ الْقَرَبِ، وَمَرْدَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

كَلَّمْنَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَافًا اللَّهُ، أَوْ تَجَمَّ قَسْرُنُ
 الشَّيْطَانِ، أَوْ قَفَرَتْ فَاغْرَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، قَذَفَ أَخَاهُ فِي
 لَهْوَاتِهَا، فَلَا يَنْكُفِي، حَتَّى يَطَأَ جَنَاحَهَا بِأَخْمَصِهِ، وَيَسْتَعْمِدَ
 لَهْبَتِهَا بِسِنِّيهِ، مَكْدُودًا فِي ذَاتِ اللَّهِ مُجْتَهِدًا فِي أَمْرِ اللَّهِ،
 قَرِيبًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ، سَيِّدًا فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ، مُشْتَرًا نَاصِحًا
 مُجِدًّا كَادِحًا، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمَةٌ.

وَأَنْتُمْ فِي رَفَاهِيَةٍ مِنَ الْعَيْشِ، وَإِدْعَاؤُونَ فَاكِهِونَ آمِنُونَ،
 تَتَرَبَّصُونَ بِنَا الدَّوَابِّ، وَتَتَوَكَّفُونَ الْأَخْبَارَ، وَتَتَكْصُونَ عِنْدَ
 النَّزَالِ، وَتَفْرُونَ مِنَ الْقِتَالِ.

فَلَمَّا اخْتَارَ اللَّهُ لِتَيْبَةِ دَارِ أَيْبَانِيهِ وَمَاوَىٰ أَحْسَنِيَانِهِ، ظَهَرَ
فِيكُمْ حَسَنَةُ التَّقَاتِي، وَ سَمَلَ جِلْبَابُ الدِّينِ، وَ نَطَقَ كَسَاتِيمُ
الْفَاوِينِ، وَ تَبَعَ خَامِلُ الْأَكْلِينِ، وَ هَدَرَ فَبِيئُ الْمُتَبِيلِينِ، فَحَطَرَ
فِي عَرَضَاتِكُمْ، وَ أَطْلَعَ الشَّيْطَانُ رَأْسَهُ مِنْ مَسْفَرَزِهِ، هَاتِفًا
يَكُمُ، فَالْفَاكُمُ لِدَعْوَتِهِ مُسْتَجِيبِينَ، وَ لِلغِرَّةِ فِيهِ مُلَاجِحِينَ، ثُمَّ
اسْتَهْضَكُمْ فَوَجَدَكُمْ خِفَافًا، وَ أَحْمَشَكُمْ فَالْفَاكُمُ غِيضَابًا،
فَوَسَمْتُمْ غَيْرَ إِبِلِكُمْ، وَ وَرَدْتُمْ غَيْرَ مَشَرِّكُمْ.

هَذَا، وَ الْعَهْدُ قَرِيبٌ، وَ الْكَلَمُ رَجِيبٌ، وَ الْجُزْجُ لَشَا
يَنْدِمِلُ، وَ الرَّسُولُ لَشَا يُغَيِّرُ، إِيْتِدَارًا زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْغَيْتَةِ، أَلَا
فِي الْغَيْتَةِ سَقَطُوا، وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ.

فَهَيْهَاتَ مِنْكُمْ، وَ كَيْفَ بِكُمْ، وَ أَسَىٰ تُؤْفَكُونَ، وَ كِتَابُ
اللَّهِ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ، أُمُورُهُ ظَاهِرَةٌ، وَ أَحْكَامُهُ زَاهِرَةٌ، وَ أَعْلَامُهُ
بَاهِرَةٌ، وَ زَوَاجِرُهُ لَاحِظَةٌ، وَ أَوَامِرُهُ وَاضِحَةٌ، وَ قَدْ خَلَقْتُمُوهُ
وَ زَاءَ ظَهُورِكُمْ، أَرَعْبَةٌ عَنْهُ تُرِيدُونَ؟ أَمْ يَغْيِرُهُ تَحْكُمُونَ؟
يُنْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا، وَ مَنْ يَبْسُغْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ
مِنْهُ، وَ هُوَ فِي الْأَخْرَةِ مِنَ الْغَاسِمِينَ.

پھر جب اللہ نے اپنے نبی کے لئے انبیاء کے گھر اور احسینیاؤ کی منزل
کو پسند کر لیا تو تم میں تقاوت کی روشنی ظاہر ہو گئی اور چار دین کنہ ہو گئی۔
گمراہوں کا منادی بولنے لگا۔ گناہ منظر عام پر آ گئے۔ اہل باطل کے
دودھ کی دھاریں بہہ بہہ کر تمہارے صحن میں آ گئیں، طیطان نے سر کال کر
تھیں آواز دی تو تمہیں اپنی دعوت کا قبول کرنے والا اور اپنی بارگاہ میں
عزت کا طالب پایا۔ تمہیں اٹھایا تو تم ہلکے دکھائی دیے، بھرکے یا تو غصہ و
ثابت ہوئے تم نے دوسرے کے ادنیٰ پر نشان لگا دیا اور دوسرے
کے چشمہ پر وارد ہو گئے حالانکہ ابھی زمانہ قریب کا ہے اور زخم کشادہ ہے
جراحات مندمل نہیں ہوئی ہے اور رسولِ مقبر میں سو بھی نہیں سکے ہیں۔ یہ
جلدی تم نے فتنہ کے خوف سے کی حالانکہ فتنہ ہی میں گر پڑے اور جہنم تو تمام
کفار کو محیط ہے۔

افسوس تم پر تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کہاں جا رہے ہو؟ تمہارے
درمیان کتابِ خدا موجود ہے جس کے امور واضح، ملامت روشن، امانت
سائبندہ اور اوامر نمایاں ہیں تم نے اسے پس پشت ڈال دیا۔
کیا اس سے انحراف کے خواہاں ہو؟
یا کوئی دوسرا حکم چاہتے ہو تو یہ بہت برا بدلہ ہے اور جو غیر اسلام کو
دین بنائے گا اس سے وہ قبول بھی نہ ہوگا اور آخرت میں خسارہ بھی ہوگا۔

علہ سچ ہے کہاں وہ جو ہر محاذ اسلام کا غازی تھا اور کہاں وہ جو غار میں بھی ظفر
نہہ سکا۔

ثُمَّ لَمْ تَلْبَثُوا إِلَى رَيْثٍ أَنْ تَسْكُنَ نَفَرَتَهَا، وَ يَسْلَسَ قِيَادَهَا، ثُمَّ أَخَذْتُمْ ثُورُونَ وَقَدَّتْهَا، وَ تُهَيِّجُونَ جَمْرَتَهَا، وَ تَسْتَجِيبُونَ لِهَتَافِ الشَّيْطَانِ الْغَوِيِّ، وَاطْفَاءِ أَنْوَارِ الدِّينِ الْجَلِيِّ، وَ إِهْمَالِ سُنَنِ النَّبِيِّ الصَّغِيِّ، تُسِرُّونَ حَسْرًا فِي أَرْبَعَاءٍ، وَ تَعْمُشُونَ لِأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ فِي الْحَمْرِ وَ الضَّرَاءِ، وَ تُضَيِّرُ مِنْكُمْ عَلَى مِثْلِ حَزِّ الْمَدَى، وَ وَخْرِ السَّنَانِ فِي الْحِشَاءِ.

وَ أَنْتُمْ الْآنَ تَزْعُمُونَ أَنْ لَا إِرْثَ لَنَا، أَفَحُكْمُ الْجَاهِلِيَّةِ تَبْتَعُونَ، وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ، أَفَلَا تَعْلَمُونَ؟ بَلَى، قَدْ تَجَلَّى لَكُمْ كَالشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ أَبِي إِبْنَتِهِ.

أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! أَأَغْلَبُ عَلَى إِرْثِي؟ يَا بَنَ أَبِي فُحَاقَةَ! أَفِي كِتَابِ اللَّهِ تَرِثُ أَبَاكَ وَ لَا أَرِثُ أَبِي؟ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا قَرِيبًا، أَفَعَلَى عَمْدٍ تَرَكْتُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَ تَبَدُّتُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ، إِذْ يَقُولُ: «وَ وِرْثَ سُلَيْمَانَ دَاوُدَ»^(۱)، وَ قَالَ فِيمَا اقْتَضَى مِنْ خَيْرٍ زَكَرِيَّا إِذْ قَالَ: «فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ»،^(۲) وَ قَالَ: «وَ اؤْكُوا الْأَرْحَامَ بَعْضُهُمْ أَوْلَى

اس کے بعد تم نے صرف اتنا انتظار کیا کہ اس کی نفرت ساکن ہو جائے اور جہار ڈھیل ہو جائے، پھر آتشِ جنگ کو روشن کر کے شعلوں کو بھڑکانے لگے۔ شیطان کی آواز پر لپیک کہنے اور دین کے اتوار کو خاموش کرنے اور سنتِ پیغمبر کو برباد کرنے کی کوشش شروع کر دی، بالائی جہاد میں اپنی سیری سمجھتے ہو اور رسولؐ کے اہل و اہلبیت کے لئے پوشیدہ ضرر رسانی کرتے ہو، ہم تمہارے حرکات پر یوں صبر کرتے ہیں جیسے ٹھہری کی کاٹ اور نیزے کے زخم پر۔ تمہارا خیال ہے کہ میرا میراث میں حق نہیں ہے۔ کیا تم جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہو، جب کہ ایمان والوں کے لئے اللہ سے بہتر کوئی حاکم نہیں ہے۔ تمہارے لیے ہمزیمہ و زکی طرح روشن ہے کہ میں اسی نبیؐ کی بیٹی ہوں۔ اسے ابو بکر! کیا مجھے ان کی میراث منڈے گی؟

کیا قرآن میں یہی ہے کہ تو اپنے باپ کا وارث بنے اور میں اپنے باپ کی وارث نہ بنوں۔ یہ کیسا افتراء ہے؟

کیا تم نے قصہ استاثتِ خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے جب کہ اس میں سلیمان کے وارث داؤدؑ ہونے کا ذکر ہے اور حضرت زکریاؑ کی یہ دعا ہے کہ خدا یا مجھے ایسا ولی دیدے جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو۔

اور یہ اعلان ہے کہ قرابت و اربابیت بعض بعض سے اولیٰ ہیں۔

علہ یہ وہی قوم ہے جس نے چند روز قبل رسول اکرمؐ کے وقت آخریہ اعلان کیا تھا کہ ہمارے لئے کتاب خدا کافی ہے۔ آج یہ قوم کتاب خدا سے بھی انحراف کر رہی ہے۔

سچ ہے اقتدار کی سیاست کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہے۔ جوادی

يُنْفِضُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، (۱) وَ قَالَ: «يُوجِبُكُمْ اللَّهُ فِي
أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرِمِثْلُ حَطِّ الْأَتْنَيْنِ»، (۲) وَ قَالَ: «إِنْ تَرَكَ خَيْرًا
الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى
الْمُسْلِمِينَ». (۳)

وَ زَعَمْتُمْ أَنْ لَا خَطْوَةَ لِي، وَ لَا أَرِثُ مِنْ أَبِي، وَ لَا زَجَمَ
بَيْنَنَا، أَفَخَصَّكُمْ اللَّهُ بِأَيِّهِ أَخْرَجَ أَبِي مِنْهَا؟ أَمْ هَلْ تَقُولُونَ: إِنْ
أَهْلُ مِلَّتَيْنِ لَا يَتَوَارَثَانِ؟ أَوْ لَسْتُ أَنَا وَ أَبِي مِنْ أَهْلِ مِلَّةٍ
وَاحِدَةٍ؟ أَمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِخُصُوصِ الْقُرْآنِ وَ عُمُومِهِ مِنْ أَبِي
وَ ابْنِ عَمِّي؟ فَدُونَهُمَا مَخْطُومَةٌ مَرْحُومَةٌ تَلْفَاكَ يَوْمَ حَشْرِكَ.
فَنِعْمَ الْحَكَمُ اللَّهُ، وَ الرَّعِيمُ مُحَمَّدٌ، وَ الْمَوْعِدُ الْقِيَامَةُ،
وَ عِنْدَ السَّاعَةِ يَخْسِرُ الْمُبْطِلُونَ، وَ لَا يَنْفَعُكُمْ إِذْ تَتَدَمُّونَ، وَ
لِكُلِّ نَبَأٍ مُسْتَعْتَبٍ، وَ لَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ،
وَ يَجْعَلُ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ.

تم رمت بظرفها نحو الانصار، فقالت:

- ۱- الاحزاب: ۶
- ۲- النساء: ۸۱
- ۳- البقرة: ۸۸۰

اور یہ ارشاد ہے کہ خدا اولاد کے بارے میں تم کو یہ نصیحت کرتا ہے
اپنے کو لڑکی کا دو گنا لے گا اور یہ تعلیم ہے کہ مرنے والا اپنے والدین اور
باپ کے لئے وصیت کرے۔ یہ حقین کی ذمہ داری ہے۔ اور تمہارا خیال
کہ میرا کوئی حق ہے میرے باپ کی میراث ہے اور نہ میری کوئی
ذمہ داری ہے۔ کیا تم پر کوئی خاص آیت نازل ہوئی ہے جس میں میرا
باپ شامل نہیں ہے؟

یا تمہارا کہنا یہ ہے کہ میں اپنے باپ کے باپ سے الگ ہوں اس لئے
میراث نہیں ہوں کیا تم عام و خاص قرآن کو میرے باپ اور میرے ابن عم سے
یادہ جانتے ہو۔

خیر ہوشیار ہو جاؤ!

آج تمہارے سامنے وہ ستم رسیدہ ہے جو کل تم سے قیامت میں ملے گی
جب اللہ حاکم اور محاسب حق ہوں گے۔ موعد قیامت کا ہونگا اور نہ امت
کسی کے کام نہ آئے گی اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔
عقرب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس سوا کون عذاب
آتا ہے اور کس پر مصیبت نازل ہوتی ہے۔

۱۔ اصل مسئلہ یہی ہے کہ امت نے اہلبیت کو نظر انداز کر دیا ہے جس میں علم قرآن
کا حامل بنایا گیا تھا اور اس کے تیو میں صدود و دین اور حقوق بشر مسلسل پامال
ہورہے ہیں۔ جوادی

يَا مَعْشَرَ النَّبِيِّينَ وَأَعْضَادَ الْمَلَائِكَةِ وَحَضْرَةَ الْإِسْلَامِ! مَا
هَذِهِ الْعَمِيرَةُ فِي حَقِّي وَالسُّنَّةِ عَنْ ظُلَامَتِي؟ لَمَّا كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَبِي يَقُولُ: «الْمَرْءُ يُحْفَظُ
فِي وُلْدِهِ»، سَرَّعَانَ مَا أَخَذْتُمْ وَعَجَلَانَ ذَا إِهَالَةٍ، وَلَكُمْ
طَاقَةٌ بِمَا أُخَاوِلُ، وَقُوَّةٌ عَلَى مَا أُطَلِّبُ وَأُزَاوِلُ.

أَتَقُولُونَ مَا تَ مُحَمَّدٌ؟ فَخَطَبُ جَلِيلٍ اسْتَوْسَعَ وَهِنُهُ،
وَاسْتَنْهَرَ قَتْنُهُ، وَانْفَتَحَ رَتْقُهُ، وَأُظْلِمَتِ الْأَرْضُ لِعَقِيْبَتِهِ،
وَكَسِبَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالشَّرَبَتِ النُّجُومُ لِعُصِيْبَتِهِ. وَكَذَّبَتِ
الْأَمْثَالُ، وَخَشَعَتِ الْجِبَالُ، وَأَضْيَعَتِ الْحَرِيمُ، وَأَزِيلَتِ الْحُرْمَةُ
عِنْدَ مَنَائِهِ.

فَتِلْكَ وَاللَّهِ الثَّارِثَةُ الْكُبْرَى وَالْمُصِيبَةُ الْعَظْمَى
لَا مِثْلَهَا نَازِلَةٌ، وَلَا بَاقِيَةٌ عَاجِلَةٌ أُعْلِنَ بِهَا كِتَابُ اللَّهِ جَلَّ
تَنَازُؤُهُ فِي أُنْبِيَائِكُمْ، وَفِي مُنْسَاكُمُ وَمُضْبِحِكُمْ، يَهْتَفُ بِسِي
أُنْبِيَائِكُمْ هَتَافًا وَصُرَاخًا وَتِلَاوَةً وَالْحَانَا، وَتَقْبَلُهُ مَا حَلَّ
بِأَنْبِيََاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ، حُكْمُ فَضْلٍ وَقَضَاءُ حَقِّمْ.

«وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ
مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ

(اس کے بعد آپ انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا)

اے جواں مرد گروہ!

تمہارے قوت بازو!

اسلام کے انصار!

یہ میرے حق میں چشم پوشی اور میری ہمدردی سے غفلت کیسی ہے؟
کہ رسول میرے باپ نہ تھے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ انسان کا تحفظ اس کی
دین میں ہوتا ہے۔ تم نے بہت جلدی خوف زدہ ہو کر یہ اقدام کیا حالانکہ تم
وہ حق والوں کی طاقت تھی جس کے لئے میں پیمان و پریشان ہوں۔
تھارا یہ بیان ہے کہ رسول کا انتقال ہو گیا ہے بہت بڑا حادثہ رونما
ہوا ہے۔

جس کا رنخہ وسیع شکار کا دل کشادہ اور اتصال کفایت ہو گیا ہے زمین
کی نسبت سے تاریک، مستحکم ہے نور، امیدیں ساکن، پہاڑ
مردانہ حریم زائل اور حرمات برباد کی ہے۔

یقیناً یہ بہت بڑا حادثہ اور بڑی عظیم مصیبت ہے، سنایا کوئی حادثہ
اور نہ سانحہ۔ خود قرآن نے تمہارے گھر والی میں صبح و شام۔ آواز بلند
توت والی کے ساتھ اعلان کر دیا تھا کہ اس کے پہلو کوچہ دوسرے
یا پر گزرا وہ اٹل حکم اور حتمی قضا تھی اور یہ بھی ایک رسول ہیں جنہیں
ت آئے گی تو کیا تم ان کے بعد اٹل پاؤں پلٹ کر آؤ گے؟

ظاہر ہے کہ اس سے اللہ کا کوئی نقصان نہ ہو گا اور وہ اہل شکر
جزا دے کے رہے گا۔

فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١١﴾

إِنَّمَا يَتَّبِعِي قَبِيلًا ۚ أَنْفُسُ تُرَاتٍ أَبِي وَأَنْتُمْ بِمَزَايِ مَنِي
وَمَنْعٍ وَمُتَدِي وَمَجْمَعٍ، تَلْبَسُكُمْ الدَّعْوَةُ وَتَسْلُكُكُمْ
الْعُثْرَةَ، وَأَنْتُمْ ذُرُورُ الْعَدُوِّ وَالذَّادَةُ وَالْقُوَّةُ، وَعِنْدَكُمْ
السَّلَاحُ وَالْجُنَّةُ، تُؤْفِكُكُمْ الدَّعْوَةُ فَلَا تُجِيبُونَ، وَتَأْتِيكُمْ
السَّرْحَةُ فَلَا تُجِيبُونَ، وَأَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ بِالْكَفَاحِ، مَعْرُوفُونَ
بِالْخَيْرِ وَالصَّلَاحِ، وَالتُّخْبَةُ الَّتِي انْتَجَبْتُمْ، وَالْخَيْرَةُ الَّتِي
اخْتِيرْتُمْ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

فَاتَلَّكُمْ الْعَرَبَ، وَتَعَلَّكُمْ الْكُذَّ وَالشُّعْبَ، وَنَاطَحْتُمْ
الْأُمَّمَ، وَكَلَّحْتُمْ السِّبْمَ، لَا نَسْرُحُ أَوْ نَسْرُحُونَ، نَأْمُرُكُمْ
فَتَأْتِرُونَ، حَتَّى إِذَا ذَلَّزَتْ بِنَارِ حَى الْإِسْلَامِ، وَذَرَّ حَلَبُ
الْأَيَّامِ، وَخَصَعَتْ نَعْرَةَ الشَّرِكِ، وَسَكَّتْ قَسْوَةَ الْبَالِكِ،
وَحَمَدَتْ بَيْرَانَ الْكُفْرِ، وَهَدَّاتْ دَعْوَةَ السَّرْحِ، وَاسْتَوْتَقَ
نِظَامَ الدِّينِ، فَاتَى حِرَاتُكُمْ بَعْدَ الْبَيَانِ، وَأَسْرَزْتُكُمْ بَعْدَ الْإِعْلَانِ،
وَتَكَلَّسْتُكُمْ بَعْدَ الْإِقْلَامِ، وَأَشْرَكْتُكُمْ بَعْدَ الْإِيْمَانِ؟

بِأَسْمَاءِ قَوْمٍ نَكَّرُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ، وَهَلُّوا

ہاں اسے انصار باکیا تھا کہ دیکھتے تھے اور تھا کہ جمع میں میری
میراث ہضم ہو جائے گی؟

تم تک میری آواز بھی پہنچی۔ تم باخبر بھی ہو۔ تمہارے پاسل شخصاً
اسباب، آلات، قوت، اسلحہ اور سپر سب کچھ موجود ہے۔

لیکن تم دوسری آواز پر لپیک کتے ہو اور نہ میری فریاد کو پہنچتے ہو،
تم تو مجاہد شہور ہو، خیر و صلاح کے ساتھ معروف ہو، منتخب روزگار اور
سرآمد زمانہ ہو۔ تم نے عرب سے جنگ میں رنج و تعب اٹھایا ہے، امتوں
سے ٹکرائے ہو، لشکروں کا مقابلہ کیا ہے۔ ابھی ہم دونوں اسی جگہ ہیں جہاں
ہم حکم دیتے تھے اور تم فرمانبرداری کرتے تھے۔

یہاں تک کہ ہمارے دم سے اسلام کی چکی چلنے لگی۔ زمانہ کا دودھ
نکال لیگیا، مشرک کے نعرے پست ہو گئے، انفرادی کے قوارے دب گئے،
کفر کی آگ بجھ گئی، فتنہ کی دعوت خاموش ہو گئی، دین کا نظام مستحکم ہو گیا،
قواب تم اس وضاحت کے بعد کہاں چلے گئے اور اس اعلان کے بعد کیوں
پردہ پوشی کر لی؟

آگے بڑھ کے قدم کیوں پیچھے ہٹائے؟

ایمان کے بعد کیوں مشرک ہوئے جا رہے ہو؟

کیا اس قوم سے جنگ نہ کرو گے جس نے اپنے عہد کو توڑا اور
رسول کو نکالنے کی ٹھکر کی۔

اور پہلے تم سے مقابلہ کیا

يَا خِرَاجَ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدُّوْكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ، اَتَخَشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ
أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.

أَلَا، وَقَدْ أَرَى أَنْ قَدْ أَخَلَدْتُمْ إِلَى الْخَفْضِ، وَأَبْعَدْتُمْ مَنْ
هُوَ أَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَالْقَبْضِ، وَخَلَوْتُمْ بِالذَّعَةِ، وَنَجَوْتُمْ
بِالصِّيْقِ مِنَ السَّقَةِ، فَمَجَجْتُمْ مَا وَعَيْتُمْ، وَدَسَعْتُمْ الَّذِي
تَسَوَّغْتُمْ، فَإِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ
لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ.

أَلَا، وَقَدْ قُلْتُ مَا قُلْتُ هَذَا عَلَى مَعْرِفَةِ مَبْنِي بِالْخِذْلَةِ
الَّتِي خَامَرْتُكُمْ، وَالْعَذْرَةَ الَّتِي اسْتَشَعَرْتَهَا قُلُوبُكُمْ، وَلَكِنَّهَا
فِيضَةُ النَّفْسِ، وَنَفْثَةُ الْغَيْظِ، وَحَوْزُ الْقَنَاقَةِ، وَبَثَّةُ الصَّدْرِ،
وَتَقْدِيمَةُ الْحُجَّةِ، فَدُونُكُمْ هَا فَاحْتَبِئْ بِهَا دَبْرَةَ الظَّهْرِ، نَسِيبَةَ
الْخُفِّ، بَاقِيَةَ الْغَارِ، مَوْسِمَةَ بَغْضِ الْجَبَّارِ وَشَارِ الْأَبْدِ،
مَوْصُولَةَ بِنَارِ اللَّهِ الْمُوقَدَةِ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَفِيدَةِ.

فَبِعَيْنِ اللَّهِ مَا تَعْمَلُونَ، وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ
يَنْقَلِبُونَ، وَأَنَا إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ،
فَاعْمَلُوا إِنَّا عَامِلُونَ، وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ.

فَأَجَابَهَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَانَ، وَقَالَ:

کیا تم ان سے ڈرتے ہو جب کہ خوف کا مستحق صرف خدا ہے۔

اگر تم ایمان دار ہو۔ خبردار!

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم دائمی پستی میں گر گئے اور تم نے بست و کشاد

صحیح حق دار کو دور کر دیا، آرام طلب ہو گئے اور تنگی سے وسعت میں آ گئے۔

سنا تھا اسے پھینک دیا اور جو بادلِ سخاوت سے نکل لیا تھا اسے اگل دیا۔

سیرم کیا اگر سدری دنیا بھی کافر ہو جائے تو اللہ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

خیر مجھے جو کچھ کتنا تھا وہ کہہ چکی، تمہاری بے رُخی اور بے وفائی کو

سنتے ہوئے جس کو تم لوگوں نے شعار بنا لیا ہے۔

لیکن یہ تو ایک دل گرفتگی کا نتیجہ اور غضب کا اظہار ہے، ٹوٹے ہوئے

دل کی آواز ہے، اک اتامِ حُجَّت ہے، چاہو تو اسے ذخیرہ کرو۔

مگر یہ پیٹھ کا زخم ہے، پیروں کا گھاؤ ہے، ذلت کی بقا اور غضبِ خدا

اور ملامتِ دائمی سے موسوم ہے اور اس کی اس بھڑکتی آگ سے متصل ہے

جو دلوں پر روشن ہوتی ہے۔ خدا تمہارے کروت کو دیکھ رہا ہے اور عنقریب

ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسے پٹائے جائیں گے۔

میں تمہارے اس رسول کی بیٹی ہوں جس نے عذابِ شدید سے

ڈرایا ہے۔

اب تم بھی عمل کرو میں بھی عمل کرتی ہوں۔

تم بھی انتظار کرو اور میں بھی وقت کا انتظار کر رہی ہوں۔

يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ! لَقَدْ كَانَ أَبُوكَ بِالْمُؤْمِنِينَ عَطُوفًا
كَرِيمًا، رَوْفًا رَجِيمًا، وَعَلَى الْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا وَعِقَابًا
عَظِيمًا، إِنَّ عَزْوَنَاهُ وَجَدْنَاهُ أَبَاكَ دُونَ النَّسَاءِ، وَأَحَا إِلْفِكَ
دُونَ الْأَخْلَاءِ، أَتْرَهُ عَلَى كُلِّ حَبِيمٍ وَسَاعِدَهُ فِي كُلِّ أَمْرٍ
جَسِيمٍ، لَا يُحِبُّكُمْ إِلَّا سَعِيدٌ، وَلَا يَبْغِضُكُمْ إِلَّا شَقِيٌّ بَعِيدٌ.

فَأَنْتُمْ عِترَةُ رَسُولِ اللَّهِ الطَّيِّبُونَ، الْخَيْرَةُ الْمُتَّجِبُونَ،
عَلَى الْخَيْرِ أَدَلُّنَا وَ إِلَى الْجَنَّةِ مَسَالِكُنَا، وَأَنْتِ يَا خَيْرَةَ
النِّسَاءِ وَابْنَةَ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ، صَادِقَةٌ فِي قَوْلِكَ، سَابِقَةٌ فِي
وُقُورِ عَقْلِكَ، غَيْرٌ مَزْدُودَةٌ عَنْ حَقِّكَ، وَلَا مَصْدُودَةٌ عَنْ
صِدْقِكَ.

وَاللَّهِ مَا عَدَوْتُ رَأَى رَسُولِ اللَّهِ، وَلَا عَمِلْتُ إِلَّا بِإِذْنِهِ،
وَالرَّائِدُ لَا يَكْذِبُ أَهْلَهُ، وَإِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ وَكَلَّمِي بِهِ شَهِيدًا،
أَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: «نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا
نُورُثُ دَهَبًا وَلَا فِضَّةً، وَلَا دَارًا وَلَا عِقَارًا، وَإِنَّمَا نُورُثُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالْعِلْمَ وَالثَّبُوتَ، وَمَا كَانَ لَنَا مِنْ طَعْمَةٍ
قَلِيلٍ إِلَّا مَرَّ بَعْدَنَا أَنْ يَحْكُمَ فِيهِ بِحُكْمِهِ».

اس کے جواب میں ابو بکر (عبداللہ بن عثمان) نے یوں تقریر شروع کی۔

دختر رسول خدا! آپ کے بابا زمین پر بہت مہربان - رحم و کرم کرنے والے اور صاحب عطاوت تھے۔ وہ کافروں کے لئے ایک دردناک عذاب اور سخت ترین تہرالمی تھے۔ آپ اگر ان کی نیتوں پر غور کریں تو وہ تمام عورتوں میں صرف آپ کے باپ تھے اور تمام چاہنے والوں میں صرف آپ کے شوہر کے چاہنے والے تھے اور انھوں نے بھی ہر سخت مرحلہ پر نبی کا ساتھ دیا ہے۔ آپ کا دست نیک بخت اور سعید انسان کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا ہے اور آپ کا دشمن بدبخت اور شقی کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔

آپ رسول اکرم کی پاکیزہ عترت اور ان کے پسندیدہ افراد ہیں۔ آپ ہی حضرات راہ خیر میں ہمارے رہنا اور جنت کی طرف ہمارے لیجانے والے ہیں۔ اور خود آپ اسے تمام خواتین عالم میں منتخب اور خیر الانبیاء کی دختر ہیں۔ یقیناً اپنے کلام میں صادق اور کمال عقل میں سب پر مقدم ہیں۔ آپ کو نہ آپ کے حق سے روکا جاسکتا ہے اور نہ آپ کی صداقت کا انکار کیا جاسکتا ہے۔

مگر خدا کرم میں نے رسول اکرم کی رائے سے عدول نہیں کیا ہے اور نہ کوئی کام ان کی اجازت کے بغیر کیا ہے اور میرے کارواں قافلہ سے خیانت بھی نہیں کر سکتا ہے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور وہ ہی گواہی کے لئے کافی ہے کہ میں نے خود رسول اکرم سے سنا ہے کہ ہم گروہ انبیاء و رسولوں نے چاندی اور خانہ و جائیداد کا وارث نہیں بناتے ہیں۔ ہماری وراثت کتاب، حکمت، علم اور نبوت ہے اور جو کچھ مال دنیا ہم سے نکلا جاتا ہے وہ ہمارے بعد دل امر کے اختیار میں ہوتا ہے۔ وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔

وَبَيْنَ عَزَّوَجَلَّ فِيمَا وَزَعَ مِنَ الْأَقْسَاطِ، وَشَرَعَ مِنَ
الْفَرَائِضِ وَالْمِيزَاتِ، وَابْنِاحٍ مِنْ حَظِّ الذُّكْرَانِ وَالْإِنَاثِ، مَا
أَرَاخَ بِهِ عِلَّةَ السُّبُطِيِّينَ وَآزَالَ التَّنْظِييَ وَالشُّبُهَاتِ فِي
الْغَايِبِينَ، كَلَّا بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْراً، فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ.

فقال ابو بکر:

صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَتْ إِبْنَتُهُ، مَعْدِنُ الْحِكْمَةِ،
وَمَوْطِنُ الْهُدَى وَالرَّخْمَةِ، وَرُكْنُ الدِّينِ، وَعَيْنُ الْحُجَّةِ،
لَا أَبْعُدُ صَوَابِكَ وَلَا أَتُكْبِرُ خِطَابِكَ، هُوَ لِأَيِّ الْمُسْلِمِينَ يَنْبِي
وَ يَنْتَكِبِ قَلْدُونِي مَا تَقَلَّدْتُ، وَبِاتِّفَاقٍ مِنْهُمْ أَخَذْتُ مَا
أَخَذْتُ، غَيْرَ مَكَايِرٍ وَلَا مُسْتَبِيدٍ وَلَا مُسْتَأْيِرٍ، وَهُمْ بِذَلِكَ
شُهُودٌ.

فالتفت فاطمة عليها السلام الى النساء، وقالت:

مَغَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ الْمُسْرِعَةَ إِلَى قَبْلِ الْبَاطِلِ، الْمُغْضِيَةَ
عَلَى الْفِعْلِ الْقَبِيحِ الْخَاسِرِ، أَفَلَا تَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَي
قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا، كَلَّا بَلْ زَانَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَا آسَأْتُمْ مِنْ
أَعْمَالِكُمْ، فَآخَذَ بِسَمْعِكُمْ وَأَبْصَارِكُمْ، وَ لَيْشَسَ مَا تَأْوَلْتُمْ،

خدا کے عز و جل نے تمام حصے اور فرائض کے تمام احکام بیان کر دیے
ہاں لوگوں اور لوگوں کے حقوق کی بھی وضاحت کر دی ہے اور اس طرح
اہل باطل کے ہماؤں کو باطل کر دیا ہے اور قیامت تک کے تمام شبہات
کی ایالات کو ختم کر دیا ہے۔ یقیناً یہ تم لوگوں کے نفس نے ایک بات گڑھول
تو اب میں بھی صبر جمیل سے کام لے رہی ہوں اور اللہ ہی تمہارے بیانات
پر بارے میں میرا مددگار ہے۔

(اس کے بعد ابو بکر نے پھر تقریر شروع کی)

اللہ، رسول اور رسول کی بیٹی سب سچے ہیں۔ آپ حکمت کے معدن
سید و رحمت کامرکز، دین کے رکن، جمعیت خدا کا سرچشمہ ہیں۔ میں نہ آپ کے
بے راست کو وہ رہ پھینک سکتا ہوں اور نہ آپ کے بیان کا انکار کر سکتا ہوں۔
یہ ہمارے اور آپ کے سامنے مسلمان ہیں جنہوں نے مجھے خلافت کی
سہ داری دی ہے اور میں نے ان کے اتفاق رائے سے یہ عہدہ سنبھالا
ہے۔ اس میں نہ میری بڑائی شامل ہے نہ خود رائی اور نہ شوق حکومت۔
سب میری اس بات کے گواہ ہیں۔

(جسے سن کر جناب فاطمہ نے عورتوں کی طرف رخ کر کے فرمایا)

اے گروہ مسلمین جو حوت باطل کی طرف تیزی سے سبقت کرنے والے
اور فعل قبیح پر چشم پوشی کرنے والے ہو۔ کیا تم قرآن پر غور نہیں کرتے ہو اور کیا
تمہارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ یقیناً تمہارے اعمال نے تمہارے
دلوں کو زنگ آکود کر دیا ہے اور تمہاری سماعت و بصارت کو اپنی گرفت میں
لے لیا ہے۔ تم نے بدترین تاویل سے کام لیا ہے۔

علہ مقصد یہ ہے کہ حاکم وقت قرآن مجید کے احکام کو پامال کرنے میں تمہارا حوالہ دے رہا
ہے اور تم اس قدر خوفزدہ یا بے غیرت ہو کہ اس اہتمام کا جواب بھی نہیں دیتے ہو اور اپنے
لے ابدی دولت و رسوائی کو برداشت کر رہے ہو۔ جو آدمی

وَسَاءَ مَا بِهِ اشْرُؤْتُمْ، وَشَرَّ مَا مِنْهُ اِعْتَضْتُمْ، لَسْتَجِدَنَّ وَاللَّهِ
مَخْمِلَهُ ثَقِيلاً، وَغَيْبَهُ وَبِيلاً، اِذَا كُشِفَ لَكُمْ الْغِطَاءُ، وَبَانَ مَا
وَزَائِهِ الضَّرَاءُ، وَبَدَا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَحْتَسِبُونَ،
وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ.

ثم عطف على قبر النبي ﷺ، وقالت:

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ اَنْبَاءٌ وَهَنْبَةٌ

لَوْ كُنْتُ شَاهِدَهَا لَمْ تَكْثِرِ الْخُطْبُ

اِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقَدَ الْاَرْضِ وَاِبِلَهَا

وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاَشْهَدُهُمْ وَلَا تَغِبْ

وَ كُلُّ اَهْلِ لَه قُرْبِي وَمَنْزِلَةٌ

عِنْدَ الْاِلَهِ عَلَيِ الْاَدْنِيِّنِ مُقْتَرِبُ

اَبَدَتْ رِجَالُ لَنَا نَجْوَى صُدُورِهِمْ

لَمَّا مَضَيْتِ وَ خَالَتِ دُونَكَ التَّرْبُ

تَجَهَّمْتَنَا رِجَالُ وَ اسْتُخِفَّ بِنَا

لَمَّا فُقِدَتْ وَ كُلُّ الْاِزْثِ مُفْتَضَبُ

وَ كُنْتُ بَدْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ

عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

اور بدترین راستہ کی نشاندہی کی ہے اور بدترین معاوضہ پر سودا کیا
ہے۔ عنقریب تم اس بوجھ کی سنگینی کا احساس کرو گے اور اس کے انجام کو
بہت دردناک پاؤ گے جب پردے اٹھائے جائیں گے اور پس پردہ کے
نقصانات سامنے آجائیں گے اور خدا کی طرف سے وہ چیزیں سامنے
آجائیں گی جن کا تمہیں وہم و گمان بھی نہیں ہے اور اہل باطل خسارہ کو
برداشت کریں گے۔

(اس کے بعد قبر پیغمبر کا رخ کر کے فریاد کی)

بابا آپ کے بعد بڑی نئی تھی خبریں اور مصیبتیں سامنے آئیں کہ
اگر آپ سامنے ہوتے تو مصائب کی یہ کثرت نہ ہوتی۔ ہم نے آپ کو دیسے ہی
کھو دیا جیسے زمین ابر کرم سے محروم ہو جائے۔

اور اب آپ کی قوم بالکل ہی مسحور ہو گئی ہے۔

فرا آپ اگر دیکھ لیں۔ دنیا کا جو خاندان بھی خدا کی بارگاہ میں قرب
و منزلت رکھتا ہے وہ دوسروں کی نگاہ میں بھی محترم ہوتا ہے۔

مگر ہمارا کوئی احترام نہیں ہے

کچھ لوگوں نے اپنے دل کے کینوں کا اس وقت اظہار کیا جب آپ
دنیا سے چلے گئے اور میرے اور آپ کے درمیان خاک قبر حائل ہو گئی۔

لوگوں نے ہمارے اوپر ہجوم کر لیا اور آپ کے بعد ہم کو بے قدر
و قیمت سمجھ کر ہمارے میراث کو ہضم کر لیا۔

آپ کی حیثیت ایک بدر کابل اور نور مجسم کی تھی جس سے روشنی حاصل
کی جاتی تھی اور اس پر رب العزت کے پیغامات نازل ہوتے تھے۔

وَكَانَ جِبْرِيلُ بِأَلْيَانٍ يُؤْنِسُنَا

فَقَدْ فُقِدْتَ وَكُلُّ الْخَيْرِ مُخْتَجَبٌ

فَلَيْتَ قَبْلَكَ كَانَ الْمَوْتُ ضَافِقُنَا

لَمَّا مَضَيْتِ وَخَالَتِ دُونَكَ الْكُتُبُ

ثم انكفات ﷺ و امير المؤمنين ﷺ يتوقع رجوعها اليه و

يتطلع طلوعها عليه ، فلما استقرت بها الدار ، قالت لامير المؤمنين

ﷺ :

يَا بِنَّ أَبِي طَالِبٍ! اِسْتَمَلَتْ شِخْلَةَ الْجَبِينِ، وَ قَعَدْتَ

حُجْرَةَ الظَّنِّينِ، نَقَضْتَ قَادِمَةَ الْأَجْدَلِ، فَخَانَكَ رِيشُ

الْأَعْزَلِ.

هَذَا إِنُّ أَبِي قُخَافَةَ يَبْتَرُّنِي نِخْلَةَ أَبِي وَ بُلْفَةَ ابْنِي! لَقَدْ

أَجْهَرَ فِي خِصَامِي وَ أَلْفَيْتُهُ أَلَدَّ فِي كَلَامِي حَتَّى حَبَسْتَنِي

قَبِيلَةَ نَضْرَهَا وَ الْمُهَاجِرَةَ وَ صَلَّهَا، وَ غَضَّتِ الْجَمَاعَةُ دُونِي

طَرَفَهَا، فَلَا دَافِعَ وَ لَا مَانِعَ، خَرَجْتُ كَأَطِيمَةٍ، وَ عُدْتُ زَاغِمَةً.

أَضْرَعْتِ حَدَّكَ يَوْمَ أَضَعْتَ حَدَّكَ، إِفْتَرَسَتْ الذُّنَابُ

وَافْتَرَسَتْ الثُّرَابُ، مَا كُنْتُ فَائِلًا وَ لَا أَعْنَيْتِ بِأَطْلًا وَ لَا

خِيَارَ لِي، لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَبَيْتِي وَ دُونَ دَلْتِي، عَذِيْرِي اللَّهُ

مِنْكَ غَادِيًا وَ مِنْكَ خَامِيًا.

جبریل ایاتِ انہی سے ہمارے مسلمان اس مزاج میں سے
ایسے کہ ساری نیکیاں ہیں پردہ ملی گئیں کاش مجھے آپ سے پہلے موت
ہوتی اور میں آپ کے اور میرے درمیان خاک کے حائل ہونے سے پہلے مر گئی

اس کے بعد آپ گھر واپس آ گئیں جہاں امیر المؤمنین آپ کا انتظار کر رہے
تھے اور حالات معلوم کرنے کے لئے پوچھ رہے تھے۔
لیکن آپ نے گھر میں داخل ہوتے ہی فریاد شروع کر دی
یا بن ابی طالب! آپ تو گھر میں پس پردہ رہ گئے اور خوفِ تمت سے
لگے۔ حالانکہ آپ نے بڑے بڑے شامینوں کے بال و پر توڑ دیے ہیں تو
میں نے ان کمزوروں کے بال و پر کی کیا حیثیت تھی۔

دیکھئے یہ ابو قحافہ کا فرزند۔ میرے باپ کے عطیے اور میرے بچوں کے
مسائلِ حیات کو ہضم کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کھل کر مجھ سے جھگڑا کیا ہے اور
میں نے اسے گتھگو میں بدترین دشمن پایا ہے یہاں تک کہ انصار نے بھی اپنی
مدد کو روک لیا ہے اور ہاجرین نے بھی تعلقات توڑ لئے ہیں اور ساری قوم نے میری
طرف سے چشم پوشی کر لی ہے۔ اب نہ کوئی نفع کرنے والا ہے اور نہ کوئی روکنے والا
ہے۔ میں بڑے صبر و ضبط کے ساتھ گھر سے نکل گئی لیکن جبریل میری توجہ کے واپس آ گئی۔

آپ نے اپنی شمشیر کو نیام میں رکھ لیا تو گویا ہر ذلت کو برداشت کر لیا۔
بڑے بڑے بھیرپوں کو فنا کر دیا اور اب خاک پر بیٹھ گئے۔ کسی بولنے والے کو
روکتے ہیں اور نہ باطل پرستوں کو پٹاتے ہیں اور خود میرے پاس بھی کوئی اختیار
نہیں ہے۔ اسے کاش میں اس مصیبت اور ذلت کو دیکھنے سے پہلے مر گئی ہوتی۔
اللہ میرے اس کلام کو معاف کر دے کہ آپ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے۔

علہ قاسم ہے کہ پیغمبر اکرم کی میراث کی وارثت تھا جناب فاطمہؑ تھیں لہذا اگر امیر المؤمنین
نے کچھ بھی دخل دیا ہوتا تو فوراً حرص دولت کا الزام لگایا جاتا۔ لہذا آپؑ پس پردہ
رہنا ضروری تھا اور مصروفِ عالم بھی اس طریقہ کار پر اعتراض نہیں کر ہی ہیں (باقی مسئلہ پر)

وَيَلَايَ فِي كُلِّ شَارِقٍ، وَيَلَايَ فِي كُلِّ غَارِبٍ، مَاتَ
الْعَمَدُ وَوَهَنَ الْعَضُدُ، شَكَوَايَ إِلَى أَبِي وَعَدْوَايَ إِلَى رَبِّي،
اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَحَوْلًا، وَأَشَدُّ بَأْسًا وَتَكْبِيلًا.

فقال امير المؤمنين عليه السلام:

لَا وَيْلَ لَكَ، بَلِ الْوَيْلُ لِشَانِكَ، نَهْنَهْنِي عَنْ وُجْدِكَ،
يَا ابْنَةَ الصَّفْوَةِ وَبَيْتَةَ النَّبِيِّ، فَمَا وَنَيْتُ عَنْ دِينِي،
وَلَا أَخْطَأْتُ مَقْدُورِي، فَإِنْ كُنْتِ تُبِيدِينَ الْبَلْغَةَ فَسَرِّقِي
مَضْمُونًا، وَكُفَيْلِكَ مَأْمُونًا، وَمَا أَعِدُّ لَكَ الْفَضْلُ مِثْلًا قَطَعَ
عَنْكَ، فَاحْتَسِبِي اللَّهَ.

فقلت: حَسْبِيَ اللَّهُ، وَاسْكُتِ.

میرے حال پر افسوس ہے ہر صبح اور ہر شام۔ میرا سہا ماجو گیا۔ میرا
گورہ ہو گیا۔ اب میری فریاد میرے بلا کی خدمت میں ہے اور میرا تقاضا ہے
کہ مجھے میرے پروردگار سے ہے۔ خدایا تو ان ظالموں سے زیادہ قوی طاقت
والا ہے اور تو شدید عذاب کرنے والا ہے۔

(یہ سن کر امیر المؤمنین نے فرمایا)

دختر پیغمبر! ویل تھارے لئے نہیں ہے۔ تھارے دشمنوں کے لئے
اپنے غصہ کو روک لیجئے آپ مختار کائنات کی بیٹی اور نبوت کی یادگار

ہیں نے دین میں کوئی سستی نہیں کی اور اپنے امکان بھر کوئی کوتاہی
نہ کی ہے اگر آپ سامان معیشت چاہتی ہیں تو آپ کے مدق کا ذمہ دار
پروردگار ہے اور آپ کا ذمہ دار امین ہے۔ اور پروردگار نے جو اجر آپ
لئے فراہم کیا ہے وہ اس مال دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے جس سے
آپ کو محروم کیا گیا ہے۔ آپ خدا کے لئے صبر کیجئے۔

(جسے سن کر آپ نے فرمایا، یقیناً میرے لئے نیک خدا کافی ہے)

۱۔ بیماری میں مہاجرین انصار کی عورتوں کے درمیان خطبہ

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ جناب فاطمہ کے مرض الموت میں انصار و مہاجرین
کی عورتوں کی ایک جماعت آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئی۔ اور آپ سے دریافت
کر لیا کہ نبوت رسول! آپ کا مزاج کیسا ہے۔ تو آپ نے حمد پروردگار کے بعد
صلوات پڑھی اور پھر صورت حال کی یوں وضاحت شروع کی۔

بقیہ فرماتا ہے (بلکہ آپ کی فریاد کا مقصد یہ ہے کہ اس قوم نے آپ کی احتیاط کی قدر نہیں کی
اور اسے میری بیچارگی اور آپ کی کمزوری کی نشانی بنالیا ہے۔ لہذا آپ اب اپنی طاقت کا اظہار
کریں گے۔ محمد آدمی

في مرضها لنساء المهاجرين و الانصار

قال سويد بن غفلة: لما مرضت فاطمة عليها السلام المرضة التي
توفيت فيها، دخلت عليها نساء المهاجرين و الانصار يعدنها، فقلن
لها: كيف أصبحت من عنتك يا ابنة رسول الله؟

فحمدت الله و صلت على ابيها، ثم قالت:

أَصْبَحْتُ وَاللَّهِ غَافِقَةً لِدُنْيَا كُنْتُ، فَالِيَّةٌ لِرِجَالِكُنَّ،
لَقَطْتُهُمْ بَعْدَ أَنْ عَجَمْتُهُمْ، وَسَمِئْتُهُمْ بَعْدَ أَنْ سَبَرْتُهُمْ، فَتَقْبَحاً
لِقَوْلِ الْحَدِّ وَاللَّغْبِ بَعْدَ الْجِدِّ، وَقَزَعِ الصَّفَاةِ وَصَدْعِ الْقَنَاةِ،
وَخَطَلِ الْأَزَامِ وَزَلَلِ الْأَهْوَاءِ، وَبَشَسِ مَا قَدَمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ
أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ، لَا جَزَمَ لَقَدْ
قَلَّدْتُهُمْ رَبِّقَتَهَا وَحَمَلْتُهُمْ أَوْقَتَهَا، وَشَنَنْتَ عَلَيْهِمْ غَارَتَهَا،
فَجِدَعاً وَعَقراً وَبُعْداً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.

وَنَحْتَهُمْ أَنِّي زَخْرُحُوها عَنْ رَوَاسِي الرِّسَالَةِ وَقَوَاعِدِ
النُّبُوَّةِ وَالِدَّلَالَةِ، وَمَسْهِيطِ الرُّوحِ الْأَمِينِ وَالطَّيِّبِينَ
بِأُمُورِ الدُّنْيَا وَالْبَدِينِ، أَلَا ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الشَّيْنُ، وَمَا
الَّذِي تَقَمُّوا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، تَقَمُّوا وَاللَّهِ مِنْهُ
نَكِيرَ سَنَفِيهِ، وَقِلَّةَ مُبَالَايِهِ لِحَنِيهِ، وَشِدَّةَ وَطْأَتِهِ، وَنَكَالَ
وَقَفْعِيهِ، وَتَمَثُّرَهُ فِي ذَاتِ اللَّهِ.

وَ تَالِ اللَّهِ لَوْ مَالُوا عَنِ الْمَخَجَّةِ اللَّائِحَةِ، وَزَالُوا عَنِ قَبُولِ
الْحُجَّةِ الْوَاضِحَةِ لَرَدُّهُمْ إِلَيْهَا رَحْمَلَهُمْ عَلَيْهَا، وَكَسَارَ بِهِمْ
سَيْراً سُبْحاً، لَا يَكَلِّمُ خُشَّاشَهُ، وَلَا يَكِيلُ سَائِرَهُ، وَلَا يَسِيلُ
رَاكِبَهُ، وَلَا يُورِدُهُمْ مَنَهلاً نَجيراً ضافياً رَوِيّاً، تَطْفَعُ ضَفْنَاهُ
وَلَا يَتَرْتَقُ جَانِبَاهُ، وَلَا صَدْرَهُمْ بِطَاناً وَتَصَحُّ لُهُمْ سِيراً وَأَعْلاناً.

خدا کی قسم میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں تمہاری دنیا سے بیزار
اور تمہارے قروں سے ناراض ہوں۔ میں نے لوگوں کو برداشت کرنے کے بعد
دور کر دیا ہے اور انہیں پرکھے کے بعد ان سے ناراض ہو گئی ہوں۔ حیف
ہے کہ شمشیر اس طرح کند ہو جائے اور سنجیدگی کے بعد یہ تماشے شروع ہو جائیں
سرچھڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ نیزے سے منگافتے ہو جائیں فکر میں بہک جائیں اور خیالات
میں لغزش پیدا ہو جائے، ان لوگوں نے بہت بڑا انتظام آخرت کے لئے کیا
ہے کہ خدا کو ناراض کیا ہے اور یہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔ یقیناً یہ
ذمہ داری ان کی گردن پر ہے اور یہ بوجھ ان کے کاندھے پر ہے۔ اس کا
عار انہیں کے سر ہے۔ اب تو اونٹ کی ناک کٹ چکی ہے اور وہ زخمی ہو چکا
ہے اور اب ظالمین کے لئے صرف ہلاکت ہے۔

حیف! کس طرح ان لوگوں نے خلافت کو مرکز رسالت، قواعد نبوت
ورہنمائی۔ محل نزول روح الامین اور منزل واقفین امور دنیا و آخرت سے
دور کر دیا ہے۔

آبادہ ہو جاؤ کہ یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔ آخر ان لوگوں کو ابو الحسن کی
کونسی بات غلط محسوس ہوئی۔ یقیناً یہ لوگ ان کی تلوار کی کاٹ اور موت کے
مقابلہ میں ان کی بیخونی اور میدانوں میں ان کے شدید حملوں اور ان کی سخت
سزائوں اور راہ خدا میں ان کے غیظ و غضب سے ناراض ہیں خدا کی قسم
اگر یہ لوگ روشن راستے سے ہٹ جاتے اور واضح دلیل کو قبول کرنے سے
کنارہ کش ہو جاتے تو وہ یقیناً انہیں واپس لے آتے اور بات منوالیتے اور
زہی کے ساتھ راستے پر چلا تے کہ نہ اونٹ زخمی ہوتے۔ نہ مسافر کو زحمت ہوتی
نہ سوار خستہ حال ہوتا بلکہ انہیں صاف و شفاف چشمہ پر وارو کر دیتے جس کے
کنارے چمک رہے ہوں اور اطراف میں کوئی کشتاف نہ ہو۔ وہاں یہ سب کو
سیراب کر کے باہر لاتے اور خفیہ و علانیہ نصیحت کرتے

وَلَمْ يَكُنْ يَسْخَلِي مِنَ الدُّنْيَا بَطَانِلًا، وَلَا يَسْخَطِي مِنْهَا
بِنَاتِلٍ، غَيْرَ رَى الثَّاهِلِ وَشَبَعَةِ الْكَافِلِ، وَبَانَ لَهُمُ الزَّاهِدُ مِنَ
الرَّاعِبِ وَالصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ.

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ
مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ، وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتٌ مِمَّا
كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ.

أَلَا هَلُمَّ فَاسْتَعِ، وَمَا عِشْتَ أَرَاكَ الدَّهْرَ عَجَبًا، وَإِنْ
تَعَجَبْتَ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ، لَيْتَ شِعْرِي إِلَى أَيِّ سِنَادٍ اسْتَدَدُوا،
وَالِى أَيِّ عِمَادٍ اعْتَمَدُوا، وَبِأَيِّ عُرْوَةٍ تَمَسَّكُوا، وَعَلَى آيَةِ
ذُرِّيَّةٍ أَقْدَمُوا وَاسْتَنَكُوا؟ لَبَسَ الْمُؤَلَى وَ لَبَسَ الْعَشِيرُ،
وَبَسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا.

اسْتَبَدَلُوا وَاللَّهِ الذَّنَابِي بِالْقَوَادِمِ، وَالْعَجَزَ بِالْكَاهِلِ،
فَرَعْمًا لِمُعَاطِسِ قَوْمٍ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا، أَلَا إِنَّهُمْ
هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ، وَيَحْتَمُّ أَمَّنْ يَهْدَى إِلَى
الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُسَبِّحَ أَمَّنْ لَا يَهْدَى إِلَّا أَنْ يَهْدَى، فَمَا لَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُونَ.

وہ خلافت حاصل کر لیتے تو نہ دنیا کا کوئی فائدہ حاصل کرتے اور نہ کسی
عطیہ کو اپنے لئے مخصوص کرتے علاوہ اس کے کہ صرف پیاس بجھانے اور
شکم سیر کرنے بھر کا سامان لے لیتے۔ ان کا زہد دنیا پرستوں سے نمایاں ہوتا
اور لوگ بچے اور چھوٹے کو محسوس کر لیتے۔

”اگر اہل قریہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کے لئے آسمان زمین
کی برکتوں کے راستے کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے
ان کے اعمال کی گرفت کر لی۔ اور جو ان میں سے ظالم ہیں عنقریب ان تک ان کے
اعمال کی برائیاں پہنچ جائیں گی اور وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ہیں۔“

آگاہ ہوجاؤ۔ آؤ اور سنو اور جب تک زندہ رہو گے دنیا کے عجائبات
دیکھتے رہو گے اور سب سے زیادہ عجیب تو ان کے اقوال ہیں۔ کاش مجھے
معلوم ہوتا کہ ان لوگوں نے کس مدرک کا سہارا لیا ہے اور کس ستون پر بھروسہ
کیا ہے۔ یہ کس دستہ سے وابستہ ہیں اور کس ذریت پر ظلم کر کے تسلط پیدا کیا
ہے۔ یقیناً یہ بدترین رہبر اور بدترین قوم ہے اور ظالمین کو اسی طرح بدترین
بد نصیب ہوتا ہے۔

خدا کی قسم ان لوگوں نے سر پر آور دہ افراد کے بدلے پست اقوام کو
لیا ہے اور پشت کے بجائے دم پر ہاتھ رکھا ہے۔ ذلت اس قوم کا حصہ ہے
جس کا خیال یہ ہے کہ وہ بہترین اعمال انجام دے رہی ہے۔

آگاہ ہوجاؤ کہ یہ لوگ مفسد ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ انہیں اپنے فساد
کا شعور تک نہیں ہے۔ داتے بر حال قوم۔ کیا حق کی ہدایت کرنے والا پیروی
کا زیادہ حقدار ہوتا ہے یا وہ جو خود دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہے۔ آخر تمہیں
کیا ہو گیا ہے اور تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو۔

أَمَّا لَعْنَتِي لَقَدْ لَقَعَتْ، فَتَنْظِرَةٌ رَيْنَمَا تُنْتَجِعُ ثُمَّ اخْتَلَبُوا مِلًّا
الْقَعْبِ دَمًا عَيْطًا وَذِغَافًا مُبِيدًا، هُنَالِكَ يَخْسِرُ الْمُبْطِلُونَ
وَ يَعْرِفُ الثَّالُونَ غَيْبَ مَا أَسَسَ الْأَوَّلُونَ، ثُمَّ طَيَّبُوا عَنْ دُنْيَاكُمْ
أَنْفُسًا وَاطْمَئَنُّوا لِإِلْفَتَةِ جَاشَأَ، وَأَبْشَرُوا بِسَيْفِ صَارِمٍ
وَ سَطْوَةِ مَعْتَدِ غَاشِيمٍ، وَ يَهْرَجُ شَامِلٍ، وَ اسْتَبْدَادِ مِنْ
الظَّالِمِينَ، يَدْعُ قَيْتَكُمْ زَهِيدًا، وَ جَنَّعَكُمْ حَصِيدًا، فَيَا حَسْرَتَا
لَكُمْ، وَ آتَى بِكُمْ وَ قَدْ عَمِيَتْ عَلَيْكُمْ، أَنْزَلِ مَكْمُوها وَ أَنْتُمْ لَهَا
كَارَهُونَ.

قال سويد بن غفلة: فأعادت النساء قولها ﷺ على رجالهن،
فجاء إليها قوم من المهاجرين والانصار معتذرين، وقالوا: يا سيدة
النساء لو كان أبو الحسن ذكر لنا هذا الامر قبل أن يبرم العهد ويحكم
العقد لما عدلنا عنه الى غيره.

فقلت ﷺ: إِلَيْكُمْ عَنِّي، فَلَا عُدْرَ بَعْدَ تَعْدِيرِكُمْ، وَ لَا أَمْرَ بَعْدَ
تَقْصِيرِكُمْ.

میری جان کی قسم۔ نسا کا بیچ بو دیا گیا ہے اب نتیجہ کے وقت کا انتظار
کرو اور اس کے بعد پیالہ بھر بھر کر گاڑھا خون اور جھلک زہر حاصل کرو گے۔
اس وقت اہل باطل کو خواہ وہ کا احساس ہوگا اور بعد والوں کو معلوم ہوگا کہ
پہلے والوں نے کیا بنیادیں قائم کی ہیں۔ چلو اپنی دنیا میں عیش کرو اور اپنے
دل کو فتنوں سے مطمئن کرو اور بشارت حاصل کرو کہ عنقریب کاٹنے والی تلوار
اور بدترین ظالم کے حملے، ہمہ گیر ہرج و مرج اور سنگروں کا ستم سامنے آنے
والا ہے جو تمہارے حصہ کو مختصر کر دے گا اور تمہاری جماعت کو کاٹ کر پھینک
دے گا۔ اس وقت تمہارے واسطے حسرت کا موقع ہوگا کہ تمہارا انجام کیا ہوگا
اور تمہیں اس کی خبر بھی نہیں ہے۔ کیا ہم تمہیں زبردستی اس بات پر آمادہ کر سکتے
ہیں جسے تم پسند نہیں کرتے ہو۔

سويد بن غفلة کا بیان ہے کہ عورتوں نے اس پیغام کو مردوں تک
پہنچایا تو ہاجرین و انصار کی ایک جماعت معذرت کے لئے حاضر ہو گئی اور
کہنے لگی، سیدۃ النساء! اگر ابو الحسن نے بیعت تمام ہونے اور عہد کے پختہ
ہونے سے پہلے ان باتوں کا ذکر کر دیا ہوتا تو ہم انہیں چھوڑ کر کسی طقت
نہ جاتے۔ مگر.....

تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ دور ہو جاؤ۔
اب اتنا مجھت کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے اور تقصیر کے
بعد کوئی مسئلہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔

احتجاج طبری مشن ۱، دلائل الامارہ طبری مشن ۲، معانی الاخبار صدوق
۳۵۶، بحار ۳۳ مشن ۱۵۸، انالی طوسی مشن ۲۵۴، کشف القمہ مشن ۲۹۲، اعلام النساء
عمرضا کمار ۳ مشن ۱۲۱۹، احتجاج الحق ۱۰ مشن ۲، بلاغات النساء ۱۹ فقہات
محقق کرک مشن ۲۲۲، معالم العلوم ۱۱ مشن ۲۲۵

(۳) خطبتہا ﷺ

لقوم غصبوا حق زوجها ﷺ

روی أن بعد رحلة النبي ﷺ و غصب ولاية وصيته، احتزم عمر بازاره و جعل يطوف بالمدينة و ينادي: ان ابا بكر قد بويع له، فہلموا الى البيعة، فيتال الناس فيبايعون، حتى اذا مضت ايام اقبل في جمع كثير الى منزل علي ﷺ فطالبه بالخروج، فانس، فدعا عمر بحطب و نار و قال: والذي نفس عمر بيده ليخرجن اولا حرقته علي ما فيه - الى ان قال: - و خرجت فاطمة بنت رسول الله ﷺ اليهم، فوقفت علي الباب ثم قالت:

لَا عَهْدَ لِي بِقَوْمٍ أَسْوَأَ مَخْضَرٍ مِنْكُمْ، تَرَكْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
بِحَنَازَةٍ بَيْنَ أَيْدِينَا، وَقَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ فِيمَا يَتَنَكَّمُونَ، فَلَمْ تُؤْمَرُوا
وَلَمْ تَرَوْا لَنَا حَقًّا، كَأَنَّكُمْ لَمْ تَعْلَمُوا مَا قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ.
وَاللَّهِ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ يَوْمَئِذٍ الْوَلَاءَ، لِيُقَطَعَ مِنْكُمْ بِذَلِكَ
مِنْهَا الرِّجَاءُ، وَلَكِنَّكُمْ قَطَعْتُمْ الْأَسْبَابَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ نَبِيِّكُمْ،
وَاللَّهُ حَسِبْتُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۳۔ غاصبین حق علی سے آپ کا خطاب

روایت میں ہے کہ پیغمبر اکرم کے انتقال اور وصی رسول کے حق و لاہ کے غصب ہو جانے کے بعد عمر کے تلوار لگانے مدینہ کی گلیوں میں آواز لگایا کہ ابوبکر کی بیعت ہو چکی ہے۔ اب سب لوگ آکر بیعت کر لیں۔ چنانچہ لوگ بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ چند روز گزر گئے تو ایک جماعت کو لے کر حضرت علی کے دروازہ پر پہنچ گئے اور ان سے باہر نکلنے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے انکار کر دیا تو عمر نے آگ اور لکڑی منگوا کر کہا کہ اس کی قسم جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے کہ اگر باہر نہ نکلیں گے تو گھر کو آگ لگا دی جائے گی۔ جس کے بعد جناب فاطمہ نے دروازہ کے پاس کھڑے ہو کر فریاد کی۔ میں کسی قوم کو نہیں جانتی ہوں جس کا بڑا تو تم سے بدتر ہو۔ تم نے رسول اکرم کے جنازہ کو ہمارے گھر میں چھوڑ دیا اور اپنے معاملات طے کرنے میں لگ گئے۔ تم نے ہماری حکومت تسلیم کی اور نہ ہمارے حق کا خیال کیا۔ جیسے تمہیں خبر ہی نہیں کہ رسول اکرم نے روز غدیر کیا فرمایا تھا۔ خدا کی قسم۔ پیغمبر نے اسی دن ولایت کا فیصلہ علی کے حق میں کر دیا تھا تاکہ تمہاری امیدوں کو منقطع کر دیں لیکن تم نے اپنے اور نبی کے رشتہ کو بھی توڑ دیا تو اب اللہ ہی ہمارے تمہارے درمیان دنیا و آخرت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

امال مفیدہ، احتجاج طبری ۱۵۰، بحار ۲۸، ۲۵، معالم العلوم ۱۱، ۱۵۹۵
الامامۃ السیاستہ ۱۱، اعلام النساء ۱۱، کوكب درى ۱۹۲

(۱) قولہا ﷺ

فی وصف اللہ جل جلالہ

اِتَدَعَ الْأَشْيَاءَ لَا مِنْ شَيْءٍ بِحَسَبِ قَبْلِهَا، وَانْشَأَهَا
بِلَا اخْتِذَاءٍ أَمْثَلَةٍ اِمْتَتَلَهَا، كَوْنَهَا بِقُدْرَتِهِ، وَذَرَأَهَا بِمَشِيئَتِهِ، مِنْ
غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى تَكْوِينِهَا، وَلَا فَايِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا، إِلَّا
تَثْبِتًا لِحُكْمَتِهِ، وَتَنْبِيْهًا عَلَى طَاعَتِهِ، وَإِظْهَارًا لِقُدْرَتِهِ،
وَ تَعَبُّدًا لِجَبْرِيَّتِهِ، وَإِعْزَازًا لِذَعْوَتِهِ.

(۲) قولہا ﷺ

فی وصف القرآن

بِهِ تُنَالُ حُجَجُ اللَّهِ الْمُتَوَرَّةُ، وَعَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ،
وَمَخَارِمُهُ الْمُحَدَّرَةُ، وَبَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَّةُ، وَبَرَاهِينُهُ الْكَافِيَّةُ،
وَقَضَائِلُهُ السَّنْدُوبِيَّةُ، وَرُخَصُهُ السَّوْهُوبِيَّةُ، وَشَرَائِعُهُ
الْمَكْتُوبَةُ.

فصل سوم

آپ کے منتخب ارشادات

توصیف پروردگار

توصیف قرآن

توصیف قرآن

توصیف قرآن

توصیف پر بزرگوار

توصیف پر بزرگوار

اپنے پر بزرگوار اور شوہر گرامی قدر کے بارے میں

اپنے شوہر نامہ دار کے فضل کے بارے میں

اپنے شوہر نامہ دار کے فضل کے بارے میں

کیفیت خلقت کے بارے میں

معرفت البیت

توصیف شیعہ

اوصاف شیعہ

فضیلت دانشمندان شیعہ

محبت امت اسلامیہ کے بارے میں

قاتلان حسین کے بارے میں

قاتلان حسین کے بارے میں

فضیلت صلوات و سلام البیت اطہار

پسندیدہ اشیاء کے بارے میں

فضیلت تلاوت سورہ قرآن

(۳) قولها ﷺ

في وصف القرآن

اِسْتَخْلَفَ عَلَيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ النَّاطِقَ، وَالْقُرْآنَ الصّٰدِقَ،
وَالتَّوْرَ السّٰطِعَ، وَالصِّیَآءَ اللّٰمِعَ، بَيِّنَةً بَصَائِرُهُ، مُنْكَشِفَةً
سَرَائِرُهُ، مُنْجِلِيَةً ظَوَاهِرُهُ، مُعْتَبَطَةً بِهٖ اَشْيَاعُهُ، قَائِدًا اِلَى
الرِّضْوَانِ اَتْبَاعُهُ، مُوَدِّ اِلَى التَّجَاةِ اِسْتِمَاعُهُ.

(۴) قولها ﷺ

في وصف القرآن

اُمُوْرُهُ ظَاهِرَةٌ، وَ اَحْكَامُهُ زَاهِرَةٌ، وَ اَعْلَامُهُ بَاهِرَةٌ،
وَ زَوَاجِرُهُ لَآئِحَةٌ، وَ اَوَامِرُهُ وَاضِحَةٌ.

(۵) قولها ﷺ

في وصف آية ﷺ

اِبْتَعَثَهُ اللّٰهُ اِثْمَامًا لِاَمْرِهِ، وَ عَزِيْمَةً عَلٰى اِمْضَاءِ حُكْمِهِ،
وَ اِنْفَاذًا لِتَقَادِيْرِ رَحْمَتِهِ.

۱- توصیف پروردگار

اس نے اشیاء کو ایجاد کیا مگر کسی ایسے مادہ سے نہیں جو پہلے سے
موجود رہا ہو اور ان کی ایجاد میں کسی نمونہ کو بھی مثال نہیں قرار دیا بلکہ سب کو
اپنی قدرت کاملہ سے ایجاد کیا اور اپنی مشیت سے خلق کیا۔ نہ اسے اس تخلیق
کی کوئی ضرورت تھی اور نہ اس کا اس صور نگاری میں کوئی فائدہ تھا۔ علاوہ
اس کے کہ اپنی حکمت کو ثابت کر دے۔ اپنی اطاعت کی تنبیہ کر دے اپنی
قدرت کا اظہار کر دے۔ اپنے بندوں کو عبادت کی دعوت دیدے اور
اپنی دعوت کو مستحکم بنا دے۔

۲- توصیف قرآن

اسی قرآن کے ذریعہ پروردگار کی روشن دلیلیں، اس کے مفصل
احکام۔ اس کے قابل اجتناب گھمات، اس کے روشن بیانات، کافی
براہین۔ قابل عمل نضائل۔ قابل معانی مباحث اور مثبت شدہ شریعوں
کو حاصل کیا جاتا ہے۔

علمہ احتجاج طبرسی ۱ ص ۹۱، دلائل الامامہ طبرسی ص ۲، الشافی سید مرتضیٰ ص ۲،
شرح نیج البلاغہ ابن ابی الحدید ۱۶ ص ۲
علمہ احتجاج ۱ ص ۹۱، دلائل الامامہ ص ۲، الشافی ص ۲، بلاغات النساء ص ۱۳

(۶) قولہا ﷺ

فی وصف اہیہ ﷺ

بَلَغَ الرِّسَالَةَ ضَادِعًا بِالتَّنَادُرِ، مُنْبِئًا عَنِ مَدْرَجَةِ
مُرَكَّبِينَ، ضَارِبًا تَبَجُّهْمَ، أَخِذًا بِأَكْطَامِهِمْ، دَاعِيًا إِلَى سَبِيلِ
الْحِكْمَةِ وَالتَّوَعُّظِ الْعَسَنَةِ، يَخْفُفُ الْأَضْمَامَ، وَ يَتَنَكَّهُ

(۷) قولہا ﷺ

فی فضل اہیہ وبعلمہ ﷺ

أَبَوَا هَذِهِ الْأُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ، يُقِيمَانِ إِيوَدَهُمْ،
وَيُغْنِيَانِهِمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ إِنْ أَطَاعُوا هُنَا، وَ يُسَخِّطَانِهِمْ
الْعَذَابَ الدَّائِمَ إِنْ وَافَقُوا هُنَا.

(۸) قولہا ﷺ

فی فضل اہیہ وبعلمہ ﷺ

أَرْضِي أَبَوِي دِينِكَ، مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا، بِسَخَطِ أَبِي
نَسَبِكَ، وَلَا تَرْضَى أَبَوِي نَسَبِكَ بِسَخَطِ أَبِي دِينِكَ، فَإِنَّ

۳- توصیف قرآن

پروردگار نے تمہارے درمیان کتاب ناطق - قرآن صادق - روشن نور - چمکدار ضیاء کو چھوڑا ہے۔ جس کی بصیرتیں روشن، اس کے اسرار واضح - اس کے نواہر جلی اور اس کا اتباع کرنے والے قابل رشک ہیں وہ خود لوگوں کو دھماکے آگے تک لے جانے والا اور اس کے پیغام کا سنتا تو مگر منزل نجات تک پہنچانے والا ہے۔

۴- توصیف قرآن

اس کے امور ظاہر اس کے احکام روشن - اس کے نشانات عیاں، اس کے نہیات نمایاں اور اس کے اوامر واضح ہیں۔

۵- توصیف پدر بزرگوار

اللہ نے انہیں اپنے امر کو تام کرنے - اپنے حکم کے نفاذ کو مستحکم بنانے اور اپنی رحمت کے مقدرات کو نافذ کرنے کے لئے بھیجا تھا

عنه احتجاج ۱ ص ۹۹، دلائل الامامة ۲، الثاني ص ۲۲، شرح النهج ۱۶ ص ۲۱۱،

بلاغات النساء ۱۳،

عنه احتجاج ۱ ص ۹۹، دلائل الامامة ۲، الثاني ص ۲۲، شرح النهج ۱۶ ص ۲۱۱،

بلاغات النساء ۱۳،

عنه احتجاج ۱ ص ۹۹، دلائل الامامة ۲، الثاني ص ۲۲، شرح النهج ۱۶ ص ۲۱۱،

بلاغات النساء ۱۳،

۶- توصیف پروردگار

انھوں نے واضح طور پر عذاب الہی سے ڈراتے ہوئے اس کے پیغام کو پہنچایا اور مشکین کی روش سے الگ رہے ان سے جاو کرتے رہے اور ان کی گردنوں کو اپنی گرفت میں رکھا۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ ہدایت دیتے رہے۔ جو ان کو سرنگوں کرتے رہے اور سروں کو جھکاتے رہے۔

۷- اپنے پدر بزرگوار اور شوہر گرامی قدس کے بارے میں

اس امت کے دو باپ محمد و علی ہیں جو اس کی کبھی کے سیدھا کرنے والے اور اسے عذاب الیم سے نجات دلانے والے ہیں اگر لوگ ان کی اطاعت کریں — اور انھیں دائمی نعمتیں دلوانے والے ہیں — اگر ان کے ساتھ رہیں۔

۸- اپنے پدر بزرگوار اور شوہر نامدار کے بارے میں

اپنے دینی باپ محمد و علی کو اپنے نبی باپ کو ناراض کر کے بھی رضی رکھو اور خیر دار نبی والدین کی رضا کے لئے دینی باپ کو ناراض نہ کرنا۔

علہ احتجاج امتنا ، دلائل الامامہ ص ۳۲ ، الثانی ص ۱۶ ، شرح تفسیر ۱۶ ص ۲۱۱

یلاغات النساء ص ۱۱۱

علہ تفسیر امام عسکری ص ۳۳ ، بحار ۲۳ ص ۲۹۵ ، تفسیر برہان ۳ ص ۲۴۵

علہ تفسیر عسکری ص ۳۳ ، بحار ۲۳ ص ۲۴۵

۲۶۸

﴿ صحیفۃ الزہراء (ج) ﴾

أَبُو نَسِيكِ إِن سَخَطَ أَرْضَاهُنَا مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِتَوَابٍ
جُزْءٍ مِنَ الْآلِ الْبُرْجَانِ مِنْ سَاعَةِ مِنْ طَاعَاتِهِمَا. وَإِنَّ أَبُو نَسِيكِ
دِينِكَ إِن سَخَطَ لَمْ يَقْدِرْ أَبُو نَسِيكِ أَنْ يُرْضِيَاهُنَا. لِأَنَّ
تَوَابَ طَاعَاتِ أَهْلِ الدُّنْيَا كُلِّهِمْ لَا يَفِي بِسَخَطِيهِمَا.

(۹) قولہا

فی فضل زوہرہا

إِنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ حَقَّ السَّعِيدِ، مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي
حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ.

(۱۰) قولہا

فی کیفیت خلقہا

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ نُورِي، وَكَانَ يُسَبِّحُ اللَّهَ جَلَّ
جَلَالُهُ، ثُمَّ أَوْدَعَهُ شَجَرَةً مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، فَأَضَاءَتْ، فَلَمَّا
دَخَلَ أَبِي الْجَنَّةَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِلَهُمَا أَنْ أَتَّخِذْ
الْتَّمَرَةَ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَادْرِهَا فِي لَهْوَاتِكَ، فَفَعَلَ،
فَأَوْدَعَنِي اللَّهُ سُبْحَانَهُ صُلْبَ أَبِي، ثُمَّ أَوْدَعَنِي خَدِيجَةَ بِنْتَ

﴿ صحیفۃ الزمراء (ع) ﴾

تَوَيْلِدًا، فَوَضَعْتَنِي، وَأَنَا مِنْ ذَلِكَ التَّوْرِ، أَعْلَمُ مَا كَانَ وَمَا
تَكُونُ وَمَا لَمْ يَكُنْ.

(۱۱) قولہا ﷺ

في التعريف بأهل البيت

نَحْنُ وَسَيَلَتُهُ فِي خَلْقِهِ، وَنَحْنُ خَاصَّتُهُ، وَمَحَلُّ قُدْسِهِ،
وَ نَحْنُ حُجَّتُهُ فِي عَالَمِهِ، وَنَحْنُ وَرَثَةُ أَنْبِيَائِهِ.

(۱۲) قولہا ﷺ

في وصف الشيعة

إِنْ كُنْتَ تَفْعَلُ بِمَا أَمَرْنَاكَ، وَتَنْتَهِي عَمَّا زَجَرْنَاكَ عَنْهُ،
فَأَنْتَ مِنْ شِيعَتِنَا، وَالْأَقْلَابُ.

(۱۳) قولہا ﷺ

في وصف الشيعة

إِنَّ شِيعَتَنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلُّ مُحِبِّينَا وَمَوَالِي
أَوْلِيَانِنَا وَمُعَادِي أَعْدَائِنَا وَالْمُسَلِّمِ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ لَنَا، لَيْسُوا

کرسی والدین ناراض بھی ہو جائیں تو حضرت محمد و علیؑ اپنی اطاعت
کی ایک ساعت کے اجر کا دس لاکھواں حصہ دے کر بھی راضی کر سکتے ہیں۔
لیکن اگر دینی باپ ناراض ہو گئے تو نبی والدین انھیں کسی قیمت پر راضی
نہیں کر سکتے ہیں اس لئے کہ ساری دنیا کے اعمال کا اجر و ثواب مل کر بھی
ان کی ناراضگی کا مداوا نہیں کر سکتا ہے۔

۹۔ اپنے شوہر نامدار کے فضل کے بارے میں

نیک بخت، مکمل نیک بخت۔ واقعی نیک بخت وہ ہے جو علیؑ سے
محبت کرے ان کی زندگی میں بھی اور ان کے انتقال کے بعد بھی۔

۱۰۔ کیفیت خلقت کے بارے میں

پروردگار نے میرے نور کو پیدا کیا جو روز اول سے تسبیح پروردگار کر رہا
تھا۔ اس کے بعد اسے جنت کے ایک شجرہ میں ودیعت کیا جس سے وہ جگمگا
اٹھا۔ پھر جب میرے پروردگار جنت میں داخل ہوئے تو پروردگار نے انھیں
الہام فرمایا کہ اس درخت سے ایک میوہ توڑ کر کھالیں۔ انھوں نے
ایسا ہی کیا اور اس طرح پروردگار نے مجھے ان کے صلب تک پہنچا دیا اور
انھوں نے میری مادر گرامی خدیجہ کے حوالہ کر دیا۔

۱۔ علیہ السلام المودة ۲۱۳، مناقب خوارزمی ۲۳، ذخائر العقبی ۱۹۳، الریاض النضو

۲ ۲۱۳، احسن الطالب ۶۶، بشارة المصطفى ص ۱۵۸

۳ بحار ۴۲۳، عالم ۱۱ ص ۱۱۱، عیون العیون ص ۲۵

﴿ صحيفة الزهراء (ع) ﴾

مِنْ شِيعَتِنَا إِذَا خَالَفُوا أَوْامِرَنَا وَتَوَاهَبْنَا فِي سَائِرِ الْمُؤَبَقَاتِ،
وَهُمْ مَعَ ذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ، وَلَكِنْ بَعْدَ مَا يَطْهَرُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ
بِالْبَلَايَا وَالرِّزَايَا، أَوْ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ بِأَنْوَاعِ شِدَائِدِهَا،
أَوْ فِي الطَّبَقِ الْأَعْلَى مِنْ جَهَنَّمَ بِعَاقِبَتِهَا، إِلَى أَنْ نَسْتَقْدِمَهُمْ
بِحُبِّنَا مِنْهَا، وَنَنْقُلَهُمْ إِلَى حَضْرَتِنَا.

(۱۴) قولها

فی فضل علماء الشيعة

حضرت امراء عند الصديقة فاطمة الزهراء عليها السلام فقالت: ان لي
والدة ضعيفة و قد لبس عليها في امر صلاحها شيء، و قد بعثني
اليك اسالك، فاجابتها فاطمة عليها السلام عن ذلك، ثم ثنت فاجابت، ثم
ثلثت فاجابت، الى ان عثرت فاجابت، ثم خجلت من الكثرة، فقالت:
لاشق عليك يا بنت رسول الله، قالت فاطمة عليها السلام: هاتي و سلي عما
بدالك - الى ان قالت:-

سمعت ابي رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: ان علماء شيعتنا يحشرون
، فيخلع عليهم من خلع الكرامات على قدر كثرة علومهم و جدهم
في ارشاد عباد الله، حتى يخلع على الواحد منهم الف الف خلعة من
نور - الى ان قالت:

اور انھوں نے اس دنیا تک پہنچا دیا۔ میری اصل اسی نور سے
ہے اور میں ماضی۔ حال اور مستقبل میں تمام ہونے والے اور نہ ہونے والے
امور سے باخبر ہوں۔

۱۱۔ معرفت اہلبیت

ہم مخلوقات کے درمیان پروردگار کے وسیلہ ہیں اور اس کے
خاص بندے ہیں۔ ہم اس کی تقدیس کی منزل غیب کے عالم ہیں اس کی
حجت اور اس کے انبیاء کے وارث ہیں۔

۱۲۔ توصیف شیعہ

اگر تم ہمارے احکام پر عمل کر لو اور جس چیز سے ہم روک دیں اس سے
رک جاؤ تو تمہارا شمار ہمارے شیعوں میں ہے ورنہ نہیں۔

۱۳۔ اوصاف شیعہ

ہمارے شیعہ بہترین اہل جنت ہیں۔ ہمارے تمام محب، ہمارے دوستوں
کے دوست، ہمارے دشمنوں کے دشمن دل و زبان سے ہیں تسلیم کرنے والے۔
اگر ہمارے اوامر کی اطاعت نہ کریں

عنه شرح نهج البلاغه صديري ۱۶ ص ۲۱۱

عنه تفسير عسكري ص ۳۵۸، بحار ۶۸ ص ۱۵۳، تفسير برهان ۳ ص ۲۱۱

عنه تفسير عسكري ص ۳۵۸، بحار ۶۸ ص ۱۵۳، تفسير برهان ۳ ص ۲۱۱

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

يَا أُمَّةَ اللَّهِ إِنَّ سِيلَكَ مِنْ تِلْكَ الْعُلُغِ لَأَفْضَلُ مِمَّا طَلَعَتْ
عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَلْفَ مَرَّةٍ وَمَا أَفْضَلُ فَيَأْتِي مَشُوبٌ
بِالتَّنْفِيسِ وَالْكَدْرِ.

(۱۵) قولہا ﷺ

في محبتها لامة ايها

روى انها لما سمعت بان اباها زوجهها و جعل الدراهم مهراً لها
سالت اباها ان يجعل مهرها الشفاعة في عصاة امته، نزل جبرئيل و
معه بطاقة من حرير مكتوب فيها: جعل الله مهر فاطمة الزهراء
شفاعة المذنبين من امة ايها، فلما احتضرت اوصت بان توضع تلك
البطاقة صدرها تحت الكفن فوضعت و قالت:
اِذَا حَشُرْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَفَعْتُ تِلْكَ الْبِطَاقَةَ بِسَيِّدِي وَ
شَفَعْتُ فِي عَصَاةِ أُمَّةٍ أَبِي.

(۱۶) قولہا ﷺ

في قاتل ولدها الحسين ﷺ

قَاتِلُ الْحُسَيْنِ فِي النَّارِ.

ادرجن چیزوں سے ہم روک دیں ان سے پرہیز کریں تو وہ بھی جنتی
ہو سکتے ہیں لیکن گناہوں سے پاک کئے جانے کے بعد۔ چاہے یہ تطہیر بلاؤں
اور مصیبتوں کے ذریعہ ہو یا عرصہ محشر کی سختیوں کے ذریعہ ہو۔ یا جہنم کے
پہلے طبقہ میں رہنے کی بنا پر ہو۔ یہاں تک کہ ہم انھیں اپنی محبت کی
بدولت وہاں سے نکال کر اپنی بارگاہ میں لے آئیں۔

۱۴۔ فضیلتِ دانشمندانِ شیعہ

ایک خاتون معصومہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میری
ماں ضعیف ہے اور ناز کے بعض مسائل دریافت کرنا چاہتی ہے۔ اس نے
مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں۔ فرمایا دریافت کرو؟۔ اس نے
دریافت کیا آپ نے جواب دیا۔

پھر دوسرا سوال کیا۔ آپ نے اس کا بھی جواب دیدیا۔

پھر تیسرا سوال کیا۔ آپ نے اس کا بھی جواب دیدیا۔

یہاں تک کہ شرمندہ ہو گئی اور کہنے لگی کہ اب میں آپ کو زیادہ زحمت
نہیں دینا چاہتی ہوں فرمایا کہ نہیں نہیں تم دریافت کرو۔

میں نے اپنے پر بزرگوار سے مستابہ کہ ہمارے شیعوں کے علماء
اس عالم میں محصور ہوں گے کہ انھیں علوم کی کثرت اور ہدایت امت کی
زحمت کے مطابق خلعت کرامت عنایت فرمائے جائیں یہاں تک کہ بعض افراد
کو نور کے دس لاکھ خلعت دیئے جائیں گے۔

مسند فاطمہ ص ۳۳، منیۃ المرید ص ۳۲، بحار ص ۲۳، الحجۃ البیضاء ص ۱۶، عالم ص ۳۳

(۱۷) قولہا علیہ السلام

فیمن قتل ولدها علیہ السلام

خَابَتْ أُمَّةٌ قَتَلَتْ إِبْنَ بِنْتِ نَبِيِّهَا

(۱۸) قولہا علیہ السلام

فی فضل التسلیم علیہم

عن یزید بن عبد الملک النوفلی، عن ابیہ، عن جدہ قال: دخلت علی فاطمة بنت رسول اللہ علیہ السلام فبدأتني بالسلام، قال: وقالت: قال ابی، وهو ذاحی: من سلم علی وعلیک ثلاثة ایام فله الجنة، قلت له: ذافی حیاته و حیاتک او بعد موته و موتک؟ قالت: فی حیاتی و بعد وفاتی.

(۱۹) قولہا علیہ السلام

فیما یحبہا

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ: تِلَاوَةُ كِتَابِ اللَّهِ، وَالنَّظَرُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ، وَالْإِتِّفَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

یہاں تک کہ آپ نے فرمایا "اے کثیر خدا۔ ان غلطیوں کا ایک دھاگہ بھی ان تمام نعمتوں سے جن پر آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں دس لاکھ گنا بہتر ہے۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ سب ناگواری اور کمزورت سے ملا ہوا ہے۔"

۱۵۔ محبت امت اسلامیہ کے بارے میں

مشہور روایت ہے کہ جب جناب فاطمہ نے سنا کہ پیغمبر اسلام نے ان کا ہر درہم کو قرار دیا ہے تو گذارش کی کہ میں چاہتی ہوں کہ میرا ہر شفاعت کو قرار دیا جائے۔

تو جبریل امین ایک پارچہ حریر لے کر نازل ہوئے جس پر لکھا تھا کہ پروردگار نے فاطمہ کا ہر گنہگار ان امت کی شفاعت کو قرار دیا ہے اور آپ نے وقت آخر وصیت کی کہ اس پارچہ کو کفن کے ساتھ سینہ پر رکھ دیا جائے تاکہ میں روز قیامت اس پارچہ کو ہاتھ میں لے کر امت کے گنہگاروں کی شفاعت کروں۔

۱۶۔ قاتلان امام حسین کے بارے میں

قاتل حسین جہنمی ہے

علہ اخبار الدول دمشقی ص ۸۸، تجرید الجیش دہلی ص ۱۰، احقاق ص ۳۶۹

۱۹ ص ۱۲، دسیۃ النجاة ص ۲۱

علہ غایت المرام ص ۱۳۲، مدینۃ العاجز ص ۲۶۲

(۲۰) قولہا ﷺ

في فضائل بعض السور

قَارِئُ «الْحَدِيدِ» وَ «إِذَا وَقَعَتْ» وَ «سُورَةَ الرَّحْمَنِ»

يُذْعَى فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ: سُبْحَانَ الْفِرْدَوْسِ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

۱۷۔ قاتلانِ حسینؑ کے بارے میں

وہ امت ذلیل و ناکام ہے جو اپنے پیغمبر کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کر دے۔

۱۸۔ فضیلتِ صلوات و سلام اہلبیت اطہار ﷺ

یزید بن عبد الملک نوفل نے اپنے باپ - دادا کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے سلام کیا اور فرمایا کہ میرے بابا نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ جو مجھ پر اور ان پر تین دن تک سلام کرتا رہے وہ جنت کا حقدار ہے۔

تو میں نے سوال کیا کہ یہ زندگی کا مسئلہ ہے یا مرنے کے بعد بھی یہی

اجر ہے؟

تو آپ نے فرمایا کہ زندگی اور موت دونوں کا ایک ہی قانون ہے۔

۱۹۔ پسندیدہ اشیاء کے بارے میں ﷺ

مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔ تلاوت کتاب خدا۔

زیارت رسول خدا اور انفاق در راہ خدا

علہ مدینۃ المعاجز ۲ ص ۲۵۹

علہ مناقب آل ابی طالب ۳ ص ۳۲۵، مزار مفید ص ۱۵۳، تندیب الاحکام ۶ ص ۹، بحار

۱۰ ص ۱۹۳، مناقب ابن مغزیلی ص ۳۶۳

علہ دقائق الایام خیابانی کتاب الصیام ص ۱۹۵، بیج الحیاة ص ۲۴

فصل سیوم منتخب کلمات

آداب غذا
شدت عذاب جہنم
اموات کے لئے دعا کی تحقیق
تلاوت قرآن اور شب اول دفن کی دعا
فضیلت شب قدر
احترام جہان
تقدیم ہمایہ
مقام و منزلت مادر
وظائف زن و مرد
توصیف بہترین رجال
توصیف بہترین نسوان
بہترین شے برائے زن
اہمیت حجاب
حالت تقرب زن
ساعت قبولیت دعا
فضیلت عمل خالص
کامیابی مومنین سے مسرت ملائکہ
توصیف مومن
فضیلت خوش روئی
دلچسپہ روزہ وار

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

۲۔ فضیلت تلاوت سورہ قرآن

سورہ صدیہ
سورہ واقعہ
اور سورہ رحمان کا پڑھنے والا آسمانوں پر ساکن جنت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

فردوس دلیلی ۳ ص ۲۶۶، مسند فاطمہؑ، الدر المنثور ۶ ص ۱۴۱، عوالم العلوم ۱۱ ص ۶۲۶

۲۱- آداب غذا

دستر خوان کے بارہ آداب ہیں جنہیں ہر مسلمان کو جاننا چاہئے۔
چار فرض ہیں۔ چار سنت ہیں اور چار آداب ہیں

فرائض: معرفت خدا

رضائے خدا

نام خدا

اور شکر خدا

سنت: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا

بائیں پلو پر بیٹھنا

تین انگلیوں سے کھانا (کھانے کے بعد ہاتھ دھونا)

آداب: اپنے سامنے سے کھانا

لقر کو چھوٹا بنانا

چبا کر کھانا

لوگوں کی طرف کم دیکھنا

۲۲- شدت عذاب جہنم

ویل دردیل ہے اس شخص کے لئے جو جہنم میں داخل ہو جائے۔

علہ نقائس الباب ۳ ۱۲۴ (مخطوط) عوالم العلوم ۱۱ ص ۶۲۹

علہ الدرر والواقیہ، بحار ۳۳ ص ۵۵

(۲۱) قولہا ﷺ

في خصال المائدة

فِي الْمَائِدَةِ اثْنَا عَشْرَةَ خَصْلَةً، يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَعْرِفَهَا، أَرْبَعٌ فِيهَا فَرَضٌ وَأَرْبَعٌ فِيهَا سُنَّةٌ، وَأَرْبَعٌ فِيهَا تَأْدِيبٌ.

فَأَمَّا الْفَرَضُ: فَالصَّرْفَةُ وَالرِّضَا وَالتَّسْمِيَةُ وَالشُّكْرُ.

وَأَمَّا السُّنَّةُ: فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّغَامِ وَالْجُلُوسُ عَلَى

الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ، وَالْاَكْلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعٍ.

وَأَمَّا التَّأْدِيبُ: فَالْاَكْلُ بِمَا يَلِيكَ وَتَضْغِيرُ اللِّقْمَةِ

وَالْمَضْغُ الشَّدِيدُ، وَقِلَّةُ النَّظَرِ فِي وُجُوهِ النَّاسِ.

(۲۲) قولہا ﷺ

في شدۃ عذاب النار

الْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ.

۲۳۔ اموات کے لئے دعا کی تلقین

امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ اپنے گھروالوں کو حکم دو کہ مردوں کے بارے میں اچھی باتیں کیا کریں کہ وفات پینیسیر پر جب ہاشمی خواتین نے جناب فاطمہ کو پر سہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ اب فضائل شمار نہ کرو۔ بلکہ دعا کرو۔

۲۴۔ تلاوت قرآن اور شب اول دفن کی دعا

روایت میں ہے کہ جناب فاطمہ نے وقت آخر امیر المومنین کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے مرنے کے بعد آپ ہی غسل دیجئے گا..... اور قبر کے سر اسے چہرہ کے رو برو بیٹھ کر بکثرت تلاوت قرآن کیجئے گا اور دعا پڑھے گا کہ یہ وہ ساعت ہے جب مرنے والا زندہ لوگوں کے انس کا محتاج ہوتا ہے۔

۲۵۔ فضیلت شب قدر

روایت میں وارد ہوا ہے کہ آپ اس رات گھر میں کسی کو سونے نہ دیتی تھیں اور دن میں مختصر فزادے کرات کے لئے آمادہ کیا کرتی تھیں۔

عنه کافی ۳ مشا، ۲۱۵، نصال صلا

عنه بحار ۸۲ صلا

عنه بحار ۹ صلا

(۲۳) قولها عليها السلام

في التحريض للدعاء للميت

عن علي عليه السلام: مروا اهل بيكم بالقول الحسن عند موتاكم، فان فاطمة عليها السلام لما قبض ابوها عليه السلام اسعدتها بنات هاشم، فقالت: اَتُرَكَّنُ التَّعْذَادَ وَ عَلَيْنَكُنَّ بِالْأَدْعَاءِ.

(۲۴) قولها عليها السلام

في الحث على قراءة القرآن والدعاء في ليلة الدفن
روى انها عليها السلام لما احتضرت اوصت عليا عليه السلام فقالت: اذا انا مت فتولى انت غسلي - الى ان قالت: - واجلس عند رأسي قبالة وجهي

فَاكْثِرْ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ الدُّعَاءِ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ يَخْتِاجُ الْمَيِّتُ فِيهَا إِلَى أَنْسِ الْأَحْيَاءِ.

(۲۵) قولها عليها السلام

في فضل ليلة القدر

روى انها عليها السلام لاتدع احداً من اهلها ينام تلك الليلة (ليلة

اور فرماتی تھیں کہ محرم وہ شخص ہے جو اس رات کی فضیلت سے محروم رہ جائے

۲۶۔ احترام مہمان

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر اکرم کے پاس آکر بھوک کی شکایت کی تو آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ کون اسے آج کی رات جمان کر سکتا ہے! حضرت علی نے یہ ذمہ داری لے لی اور اگر جناب فاطمہ سے دریافت کیا کہ گھر میں کیا ہے؟ عرض کی کہ گھر میں صرف بچی کی غذا ہے لیکن ہم جانوں کو مقدم رکھتے ہیں۔

۲۷۔ تقدیم ہمسایہ

امام حسن کا بیان ہے کہ میں نے مادرِ حرامی کو دیکھا کہ شب جمعہ محرابِ عبادت میں تمام رات رکوع و سجود کرتی رہیں یہاں تک کہ سپیدہ سحری نمودار ہو گیا اور تمام رات نام لے لے کر مومنین و مومنات کے حق میں دعا کرتی رہیں اور اپنے ہارے میں کوئی دعا نہ کی تو میں نے عرض کی کہ مادرِ گرامی آپ نے اپنے واسطے دعا کیوں نہیں کی!

فرمایا کہ بیٹا چلے ہمسایہ پھر گھر

علہ انال طوسی ۱۸۵ھ، بحار ۳۴۳، وسائل الشیعہ ۶/۳۲۳، البرہان ۳/۳۱۴،
تأویل الآیات ۲/۱۸۵، شواہد التنزیل ۲/۱۸۵، تفسیر برہان ۳/۳۱۴
علہ علی الشرائع ۱۸۲، بحار ۳۳۳، وسائل الانوار ۵/صباح الانوار ۳۲۳
(مخلوط) مستدرک الاسائل ۵/۲۳۳، روضۃ الراغبین ۳۸۶، کمال الانساب ۱/۱۸۵

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

القدن، وتدأویہم بقلة الطعام و تأہب لها من النهار، و تقول:
مَحْرُومٌ مِّنْ حُرْمِ خَيْرِهَا.

(۲۶) قولہا ﷺ

فی ایشار الضیف

روی ان رجلاً جاء الى النبي ﷺ، فشكا اليه الجوع، فقال
رسول الله: من لهذا الرجل الليلة؟ فقال علي عليه السلام: انا له يا رسول
الله، فاتي فاطمة عليها السلام فقال لها: ما عندك يا ابنة رسول الله؟ قالت:
ما عندنا الا قوت الصبيّة، لكننا نؤثر به ضيقنا.

(۲۷) قولہا ﷺ

فی تقدیمہا الجار علی نفسہا

عن الحسن عليه السلام: رایت امی فاطمة عليها السلام قامت فی محرابہا
لیلة جمعتها، فلم تزل راکمة ساجدة، حتی اتضح عمود الصبح،
وسمعتها تدعو للمؤمنین و المؤمنات و تسمیہم و تكثر الدعاء
لہم، و لا تدعو لنفسہا بشیء، فقلت لها: یا امّاء، لم لا تدعین لنفسک
كما تدعین لغيرک؟ قالت:

یا بَنِي! الْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ.

۳۸۔ مقام و منزلت مادر

ماں کے قدموں سے وابستہ رہو کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

۳۹۔ وظائف زن و مرد

جناب امیر اور جناب فاطمہؑ، رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے
و آپ نے فرمایا کہ دروازہ کے اندر کی ذمہ داری فاطمہؑ پر ہے اور دروازہ کے
باہر کی ذمہ داری علیؑ پر ہے۔

اور یہ سن کر جناب فاطمہؑ نے کہا کہ
میری مسرت کو پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ رسول اکرمؐ
نے مجھے مردوں کی ذمہ داری سے معاف کر دیا۔

۳۰۔ توصیف بہترین رجال

تم میں بہترین مرد وہ ہے جس کے شانے نرم ہوں اور عورتوں کا
سب سے زیادہ احترام کرتا ہو۔

﴿ صحیفۃ الزمراء (ع) ﴾

(۲۸) قولہا ﷺ

فی فضل مقام الام

الزوم رجلها فان الجنة تحت اقدامها.

(۲۹) قولہا ﷺ

فی تحديد خدمة الزوجين

تقاضي علي وفاطمة ﷺ الي رسول الله ﷺ في الخدمة.

نقضى علي فاطمة بخدمة ما دون الباب، وقضى علي علي ما خلفه.

نقالت فاطمة ﷺ:

فَلَا يَعْلَمُ مَا دَاخَلَنِي مِنَ الشَّرِّ إِلَّا اللَّهُ يَا كَفَّابِي رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَعَمَّلَ رِقَابِ الرِّجَالِ.

(۳۰) قولہا ﷺ

فی توصیف خیر الرجال

خياركم اليكم مناكبة و اكرمهم لينساتهم.

۳۱۔ توصیف بہترین نسواں

روایت میں وارد ہوا ہے کہ امیر المؤمنین نے آپ سے دریافت کیا کہ عورتوں کے لئے بہترین شے کیا ہے تو فرمایا کہ بہترین شے یہ ہے کہ زندہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد انہیں دیکھیں

دوسری روایت

انہیں مرد نہ دیکھیں۔

۳۲۔ بہترین شے برائے زن

روایت میں ہے کہ رسول اکرم نے آپ سے دریافت کیا کہ عورت کے لئے بہترین امر کیا ہے۔

تو آپ نے کہا کہ نہ عورت کسی مرد کو دیکھے اور نہ مرد اسے دیکھے۔

دوسری روایت

زندہ مردوں کو دیکھے اور نہ مرد اسے دیکھیں

﴿ صحیفۃ الزہراء (ج) ﴾

(۳۱) قولہا ﷺ

فی وصف خیر النساء

روی أن أمير المؤمنين ﷺ سألتها: ما خير النساء؟ قالت:

أَنْ لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرُونَهُنَّ.

دلی روایت:

لَا يَرَاهُنَّ الرِّجَالَ

(۳۲) قولہا ﷺ

فی ما هو خیر للمرأة

روی أن النبي ﷺ قال لها: ما هو خیر للمرأة؟ قالت:

أَنْ لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاكِ رَجُلٌ.

دلی روایت:

أَنْ لَا تَرَى الرِّجَالَ وَلَا يَرُونَهَا.

علہ الحدائق القریة ۲۲۵، بحار ۳۳ ص ۵۳، حلیۃ الاولیاء ۲ ص ۳۳، مقتل خوارزمی
ص ۶۳، الخاری مناقب الانبیا جز ۱ ص ۱۰۱، مجمع الزوائد ۳ ص ۱۰۱، ارجح الطالب
ارثی ص ۲۳۳، اسماء الراحمین ص ۱۹۱، احق الحق ۱۰ ص ۲۵۴
علہ مناقب آل ابی طالب ۳ ص ۱۱۹، بحار ۳۳ ص ۳۳، عوالم العلوم ۱۱ ص ۲۲۳،
الکبائر ۱ ص ۱۴۱، احق الحق ۱۰ ص ۲۵۸

۳۳۔ اہمیت حجاب

اسیر المؤمنین سے روایت ہے کہ ایک نابینا نے ورسیدہ پر اگر اجازت طلب کی تو آپ نے حجاب کا انتظام شروع کر دیا۔ رسول اکرم نے فرمایا کہ پردہ کا اہتمام کیوں؟ — یہ تو تمہیں دیکھ لیں نہیں سکتا ہے عرض کی کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا ہے لیکن میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں وہ انسان کی بومحسوس کر سکتا ہے۔

۳۴۔ حالت تقرب زن

رسول اکرم نے دریافت کیا کہ عورت کے لئے پروردگار سے تقرب کا سب سے اہم وقت کونسا ہوتا ہے؟ عرض کی جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حجرہ میں رہتی ہے۔

۳۵۔ ساعت قبولیت دعا

آپ نے اپنے غلام سے فرمایا چھت پر چلے جاؤ اور دیکھو جب آفتاب ڈوب رہا ہو تو مجھے فوراً اطلاع کرنا تاکہ میں اسی وقت دعا کروں۔

﴿ صحیفۃ الزہراء (ج) ﴾

(۳۳) قولہا ﷺ

فی اہمیۃ الحجاب

عن علیؑ: استأذن أعمى على فاطمةؑ فحجبتہ، فقال رسول اللہ ﷺ: لم حجبتہ و هو لا یراک؟ قالت: إن لم یکن یرانی فإنی آراءہ، و هو یشم الریح.

(۳۴) قولہا ﷺ

فی أدنی ما تكون المرأة من ربها

سأل رسول اللہ ﷺ عن المرأة متى تكون أدنی من ربها؟

قالت:

أدنی ما تكون من ربها أن تلزم فقر بیتهما.

(۳۵) قولہا ﷺ

فی تعیین ساعة الاجابة

كانت تقول لعلامها:

إصغد علي السطح، فإن رأيت عين الشمس قد تدلى للغروب فأعلمني حتى أدعوك.

۳۶۔ فضیلتِ عملِ خالص

جو پروردگار کی بارگاہ میں خالص عبادت کا ہدیہ بھیج دے اللہ اس کی طرف بہترین مصلحت کو نازل کر دیتا ہے۔

۳۷۔ کامیابی مومنین سے مسرت ملائکہ

آپ کی خدمت میں دو عورتیں جھگڑا کرتی ہوئی آئیں جن میں سے ایک ہونہ تھی اور ایک دشمن تھا آپ نے مومنہ کو وہ دلیل تسلیم کر دی جس سے وہ دشمن پر غالب آگئی اور آپ بے حد مسرور ہوئیں اور فرمایا کہ تمہاری کامیابی سے ملائکہ کی مسرت خود تمہاری مسرت سے کہیں زیادہ ہے اور شیطان کا رنج و غم خود اس کے رنج و غم سے کہیں زیادہ ہے کہ وہ ناکام ہوگئی ہے۔

۳۸۔ توصیفِ مومن

مومن ہمیشہ نورِ آسمی کے سہارے دیکھتا ہے۔

عنه تفسیر امام عسکریؑ ۳۲۴، بحار، ۲۳۹، عدة الداعی مش۱، تنبیہ الخواطر ۲

مش۱، عوالم العلوم ۱۱ ص ۶۳۳

عنه تفسیر عسکریؑ ۳۲۴، بحار ۸ ص ۱۸۰، احتجاج اصلا، عوالم ۱۱ ص ۶۲۴

عنه تفسیر عسکریؑ ۳۵۴، بحار ۵ ص ۳۰۰، مستدرک الوسائل ۳ ص ۳۶۵

عوالم العلوم ۱۱ ص ۶۲۸

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

(۳۶) قولہا ﷺ

فی فضل العمل الخالص

مَنْ أَصْعَدَ إِلَى اللَّهِ خَالِصَ عِبَادَتِهِ، أَهْبَطَ اللَّهُ إِلَيْهِ

أَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ.

(۳۷) قولہا ﷺ

لمن غلب علی عدوہ

اختصم إليها امرأتان فتنازعتا في شيء من أمر الدين: احدهما

معاندة و الاخرى مؤمنة، ففتحت على المؤمنة حببتها فاستظهرت

على المعاندة، ففرحت فرحاً شديداً، فقالت ﷺ:

إِنْ فَرِحَ الْمَلَائِكَةُ بِاسْتِظْهَارِكَ عَلَيْنَا أَشَدُّ مِنْ فَرَحِكَ، وَ

إِنْ حُزِنَ الشَّيْطَانُ وَمَرَدَّتْ بِهِ بِحُزْنِهَا عَنْكَ أَشَدُّ مِنْ حُزْنِهَا.

(۳۸) قولہا ﷺ

فی وصف المؤمن

الْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ تَعَالَى.

۳۹۔ فضیلت خوشروئی

مومن کے سامنے خوش روی جنت کا باعث بنتی ہے اور مشرک کے سامنے
خوش روی انسان کو جہنم کے عذاب سے نکالتی ہے۔

۴۰۔ وظیفہ روزہ دار

اس روزہ دار کے روزہ کا کیا فائدہ جو اپنی زبان، اپنے کان،
اپنی آنکھ اور اپنے اعضاء کو قابو میں نہ رکھے۔

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

(۳۹) قولہا ﷺ

فی فضیلة حسن الوجه

الْبَشْرُ فِي وَجْهِ الْمُؤْمِنِ يُوجِبُ لِصَاحِبِهِ الْجَنَّةَ، الْبَشْرُ

فِي وَجْهِ الْمُعَادِي يَبْقَى صَاحِبَهُ عَذَابَ النَّارِ.

(۴۰) قولہا ﷺ

فی ادب الصائم

مَا يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيَامِهِ، إِذَا لَمْ يَصُنْ لِسَانَهُ وَ سَمْعَهُ

وَبَصَرَهُ وَ جَوَارِحَهُ.

عہ ۳۳ ص ۱۱، عوالم ۱۱ ص ۱۱، عیون العیون ص ۵

عہ دعائم الاسلام ص ۲۴۳، مستدرک الوسائل ص ۵۶۵، بحار ۹۶ ص ۲۹۵

عوالم العلوم ۱۱ ص ۶۲۵

﴿ صحيفة الزمراء (ج) ﴾

(١) الاستغانة اليها ﷺ

بالصلاة والدعاء

عن الصادق عليه السلام: اذا كانت لاجلكم استغانة الى الله تعالى،
فليصل ركعتين، ثم يسجد ويقول:
يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا عَلِيُّ يَا سَيِّدَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ، بِكُمَا اسْتَنْهَيْتُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ
اسْتَنْهَيْتُ بِكُمَا، يَا عَزَّوَجَاهُ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ - وَ
تَعَدَّ الْأُمَّةَ ﷺ - بِكُمْ أَتَوْسَّلُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

فانك تغاث من ساعتك ان شامله تعالى .

(٢) الاستغانة اليها ﷺ

بالصلاة والدعاء

عن الصادق عليه السلام: اذا كانت لك حاجة الى الله تعالى و تضييق
بها ذرعاً، فصل ركعتين، فاذا سلمت كبر الله ثلاثاً، و سبح تسبيح
فاطمة عليها السلام، ثم اسجد و قل مائة مرة:
يَا مَوْلَاتِي فَاطِمَةُ، أَغِيثِي.

فصل چهارم

معصومه عالم سے استغاثہ

استغاثہ با نماز و دعا

استغاثہ با نماز و دعا

استغاثہ با نماز و دعا

استغاثہ با دعا

استغاثہ با دعا

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

۱۔ استغاثہ بانا زودعا

امام صادق سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو پروردگار کی بارگاہ میں استغاثہ کرنا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور سجدہ میں جا کر یوں کہے۔
اے محمد اے رسول خدا۔ اے علی اے سردار مومنین و مومنات میں آپ دونوں کے وسیلے سے مالک سے فریاد کرتا ہوں۔ اے محمد اور اے علی۔ میں آپ دونوں سے فریاد ہی ہوں۔

اے میرے فریاد رس میں محمد۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن۔ حسین۔ علی۔ محمد۔ جعفر۔ موسیٰ۔ علی۔ محمد۔ علی۔ حسن۔ عیسیٰ قائم کے واسطے سے تجھ سے فریاد ہی ہوں۔

ایسا کرنے سے اسی وقت فریاد رسی ہوگی

۲۔ استغاثہ بانا زودعا

امام صادق سے منقول ہے کہ جب تمہیں مالک کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو اور تم تنگدل ہو جاؤ تو دو رکعت نماز ادا کرو اور سلام کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ پھر تسبیح فاطمہ پڑھ کر سجدہ میں جاؤ اور تلو مرتبہ کہو۔

یا مولانا یا فاطمہ اغیثینی

اے میری شہزادی فاطمہ میری فریاد رسی کیجئے

علہ مکارم الاخلاق طبرستانی ۲ ص ۱۱۹، بحار ۹۱ ص ۳۵۴، عوالم ۱۱ ص ۵۶۴
علہ بحار ۱۰۲ ص ۱۵۴، عوالم ۱۱ ص ۵۲۶، بلد الامین کلمی ص ۱۵۹

﴿ صحیفۃ الزہراء (ج) ﴾

ثم ضع خذك الأيمن على الأرض وقل مثل ذلك، ثم عد إلى السجود وقل ذلك مائة مرة و عشر مرات، و اذكر حاجتك، فان الله يقضيها.

(۳) الاستغاثۃ الیہا

بالصلاة و الدعاء

تصلی رکعتین، ثم تسجد و تقول یا فاطمۃ۔ مائة مرة، ثم تضع خذك الأيمن على الأرض وقل مثل ذلك، و تضع خذك الأيسر على الأرض و تقول مثله، ثم تسجد و قل ذلك مائة و عشر دفعات، و قل:

یا امیناً من کل شیء و کل شیء ینتک خلیفت حنیز،
لنسالک یا منیلک من کل شیء و خوف کل شیء ینتک، ان
تصلی علی محمد و آل محمد و ان تطیبی اماناً تطیبی و
لغلی و مالی و ولدی، حتی لا أخاف أحداً و لا أختر من
شیء و أبداً، انک علی کل شیء قدیر.

﴿ صحیفۃ الزہراء (ع) ﴾

(۴) الاستغاثۃ الہیاء علیہا السلام

بالدعاء

تقول خمسمائة و ثلاثین مرة:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فاطمةَ و آئِبِہَا، و بَعْلِہَا و بَنِبِہَا، بِعَدَدِ مَا
أَخَاطَ بِہِ عِلْمُكَ .

(۵) الاستغاثۃ الہیاء علیہا السلام

بالدعاء

إِلٰہِی بِحَقِّ فاطمةَ و آئِبِہَا، و بَعْلِہَا و بَنِبِہَا، و السِّرِّ
المُسْتَوْدَعِ فِیہَا .

اس کے بعد داپنار خسار خاک پر رکھ کر سو مرتبہ اسی فقرہ کو دہرائو۔
پھر پیشانی رکھ کر ۱۱۰ مرتبہ کہو
اور اپنی حاجت طلب کرو۔ انشاء پوری ہوگی

۳۔ استغاثۃ پانا زودعا

دو رکعت نماز ادا کر کے سجدہ میں جاؤ اور سو مرتبہ کہو
"یا فاطمہ"

پھر داپنار خسار رکھ کر سو مرتبہ کہو۔

پھر پایاں رخسار رکھ کر سو مرتبہ کہو۔

پھر پیشانی رکھ کر ۱۱۰ مرتبہ کہو اور یوں دعا کرو

اسے وہ ہستی جو ہر ایک شے محفوظ ہے اور ہر شے اس سے

خوفزدہ ہے۔

میں تیری اس صفت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو ہر شے

سے مامون ہے اور ہر شے تجھ سے خوفزدہ ہے۔

محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما

اور میرے نفس و اہل و مال و اولاد کو اپنی امان میں رکھنا تاکہ

میں کسی سے ہراساں اور خوفزدہ نہ ہوں کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔

۴۔ استغاثہ با دعا

۵۳ مرتبہ کہو

خدایا قاطم۔ ان کے پدر بزرگوار۔ ان کے شوہر نامدار اور ان کی اولاد اطہار پر اپنے وسعت علم کے برابر رحمت نازل فرما۔

۵۔ استغاثہ با دعا

خدایا تجھے قاطم۔ ان کے پدر بزرگوار۔ ان کے شوہر نامدار اور ان کی اولاد اطہار اور اس راز کلام اسطہ جو ان میں ودیعت کیا گیا ہے۔

قطعاً

زہرا کو یوں ہیں شاہ رسالت لئے ہوئے
قرآن جیسے ہو کوئی آیت لئے ہوئے
آغوش مصطفیٰ میں ہیں اس شان سے بولے
رحمت ہے اپنی گود میں رحمت لئے ہوئے
جوادی

اشکِ غم

کر کے کوثر سے وضو نیت نبی کا نام لو

اشکِ غم کہتا ہے بڑھ کر میرا دامن غم نام لو
آگ سینے میں بھرا دکھ اٹھے تو مجھ سے کام لو
ٹھوکر میں کھاؤ تو سیری چھاؤں میں آرام لو
اور سنبھل جاؤ تو نیتِ مصطفیٰ کا نام لو
راحت دنیا کے بدلے لذتِ آلام لو
اتنی ہمت ہو تو آلِ مصطفیٰ کا نام لو
اس طرف دنیا سے عشقِ آل کا الزام لو
اس طرف اللہ سے اس جرم کا انعام لو
الفتِ آلِ نبی سے زینت کا پیغام لو
موت بھی آئے تو اس سے زندگی کا کام لو
ٹھوکر میں کھاؤ۔ گرد۔ سنبھلو۔ چلو۔ آرام لو
ہاں مگر ہر گام پر آلِ نبی کا نام لو

مدحِ زہرا

عجب شرف ہے یہ زہرا کے مدحِ خواں کے لئے
زبانِ ملتی ہے قرآن کی بجائے کے لئے
دوہ زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جو سر ہے وقف فقط ان کے آستاں کے لئے
زمیں پہ آگے اس در کو دیکھ کر وہ سب
جنہیں خدا نے بنایا تھا آسماں کے لئے
ستارہ سجدہ کرے اور نبی سلام کرے
شرفِ یہ خاص ہے زہرا کے آستاں کے لئے
عجب ہے کیا جو بناتِ نبی کو کہہ دیں چار
بڑھا بھی دیتے ہیں کچھ زیبِ داستاں کے لئے
خدا کرے رہے قائم نکلِ ریاضِ بتوں
یہ پھول کافی ہے اک پورے گلستاں کے لئے
ولائے آلِ محمد کے ناسوا یا رو
کوئی وسیلہ نہیں عمر جاوداں کے لئے
اُسی کی ڈیوڑھی پہ ہم کو سدِ تلاش کر دو
خدا نے ہم کو بنایا ہے جس مکاں کے لئے
ملا جو نقشِ کفِ پائے مادرِ حسنین
تو دل نے چھوڑ دیا سوچا جاں کے لئے

چادر

یہ جہاں میں ہے فقط تیسرا مقدر چادر
ساری دنیا میں نظر آتی ہے گھر گھر چادر
زندگی بھر رہی صدیقہ کے سر پر چادر
اس شرف میں رہی کونین سے بڑھ کر چادر
سر بسر رہتی تھی ہر کام میں بی بی کے ٹریک
سجدہ کرتی تھیں تو بڑھ جاتی تھی اکثر چادر
عرش سے چادر تپہ سیرا تر آئی ہے
لوح محفوظ سے گویا کہ ہے بہتر چادر
ہم غریبوں کے بھلا کیسے نہ کام آئے گی
دور کر دیتی ہے جب ضعف پیمبر چادر
فاطمہ عرصہ خجراں میں عیاذاً باللہ
گھر سے لے آئی ہے صدیقہ کو باہر چادر
تھے نبی سینہ سپر اور علی پشت پناہ
پھر بھی تھی سایہ نلگن بر سر اظہر چادر

صورت بہلول ہر لمحہ رہو ایساں بکفت
زید مجنوں کی طرح دیوانگی سے کام لو

خود پیمبر آ کے جس ڈیوڑھی پہ کرتے ہوں سلام
بس اسی ڈیوڑھی سے تم بھی مذہب اسلام لو
سیب جنت دے کے یہ خلاق اکبر نے کہا
لو محمد اپنی ساری عمر کا انعام لو
مرسل اعظم اٹھے ہیں بہر تنظیم جوان
ہوا اگر بدعت تو بڑھ کر ان کا دامن تمام لو
شدت غم میں نہ اٹھ جائیں کہیں زہرا کے ہاتھ
یا علی بڑھ کر ذرا زہرا کے بازو تمام لو

جنت فاطمہ کی ہے

زمانہ خاک سمجھے گا جو رنعت فاطمہ کی ہے
بنی تنظیم کرتے ہیں عظمت فاطمہ کی ہے
بنے جو حاصل جنت وہ الفت فاطمہ کی ہے
سزا جس کی جنم ہے اعداوت فاطمہ کی ہے
یہی ام المائمہ ہے یہی ام ابیہا بھی
رسالت فاطمہ کی ہے امامت فاطمہ کی ہے
بھلا کس طرح ہوں ازواج البیت میں شامل
کساء آواز دیتی ہے یہ آیت فاطمہ کی ہے
پے تسلیم آئے ہیں پیغمبر دس بیٹے تک
کہ تکمیل نماز حق زیارت فاطمہ کی ہے
پہ رسید۔ پس رسید۔ شریک زندگی سید
تویوں کہے کہ ہر رشتے سیادت فاطمہ کی ہے
فقط بیٹے کی نسبت سے تھی شان حضرت مریم کی
جہاں ہر سمت عصمت ہو وہ نسبت فاطمہ کی ہے

تجھ میں پیوند ہیں دھبہ نہیں لیکن کوئی
کتنا پاکیزہ ہے یہ تیرا مقدر چادر

ہو گئی خیرہ نگاہ ملک اسے بنت رسول
تیرے گھر آ کے ہوئی ایسی منور چادر

تیری چادر کے شرف سے رہا محروم جہاں

کوئی ہمسر نہیں اور پھر بھی ہے ہمسر چادر

رہن ہو جائے تو قوموں کو مسلمان کر دے

تیرے گھر کرنے لگی کار پیمبر چادر

بسمہ سبحانہ
عکس زندگی

نام : سید ذیشان حیدر رضوی

شہرت : علامہ جوادی

تخلص : کلیم آبادی

والد ماجد : جناب مولانا سید محمد جوادی رضوی طاب ثراہ

تاریخ ولادت : ۱۷ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۷ھ

جائے ولادت : قصبہ کراری - الہ آباد

وطن : محلہ شریف آباد قصبہ کراری ضلع الہ آباد (کوشامبی)

ابتدائی تعلیم : مدرسہ امجدیہ کراری - الہ آباد

دینی تعلیم : ۱۹۳۹ء میں مدرسہ ناظمیہ میں داخلہ

اعلیٰ دینی تعلیم : ۱۹۵۶ء میں حوزہ علیہ نجف اشرف روانگی

مستقل ہندوستان واپسی : ۱۹۶۵ء

آغاز تبلیغ : ۱۹۶۱ء مظفر پور بہار میں بحیثیت امام جمعہ و جماعت

اساتذہ حوزہ عالیہ : آیت اللہ عظمیٰ آقای السید محسن حکیم، آیت اللہ عظمیٰ

آقای سید ابوالقاسم الحکوی، آیت اللہ عظمیٰ آقای عبدالرشید شیرازی

شہید خامس آیت اللہ محمد باقر الصدر - شہید محراب آیت اللہ مدنی

آقای مدرس افغانی رضوان اللہ علیہم

الہ آباد میں قیام : ۱۹۶۵ء سے شہر الہ آباد کی مسجد قاضی صاحب میں

امامت جماعت کے علاوہ دیگر ندی سرگرمیاں اور مختلف ادارت کیلئے

دہ جس کو دیکھ کر سارے فرشتے ہاتھ پھیلا دیں

قسم ہے بل اتی کی وہ سخاوت فاطمہ کی ہے

اٹ جاتا نہ کیوں دربار سار ایک خطبہ میں

علی کے بیچ پر گویا بلاغت فاطمہ کی ہے

نہ کیوں ہوجائیں گویا خود بخود آیات قرآنی

صحیفہ کبریٰ کا ہے تلامذت فاطمہ کی ہے

گلے ستوارنے اور وصلے خطبہ نے کاٹے ہیں

وہ ضرب مرتضیٰ کی تھی یہ ضرب فاطمہ کی ہے

غلام بنت احمد کو بھلا رو کے گا کیا رضواں

تہیں یہ جنت رضواں ایہ جنت فاطمہ کی ہے

ادعیہ و زیارات

گوہر یگانہ

امام عصر عجل الشرف

علامہ السید زیشان حیدر جوانی اہل سنت

عصمت پبلیکیشنز

بی۔ او بکس نمبر۔ 18168 کراچی 74700 پاکستان

متعدد اداروں کی تاسیس۔
تنظیم المکتب: قیام تنظیم المکتب سے بانی تنظیم مولانا سید غلام عسکری طاب
کے شانہ بشانہ شہداء و مصائب برداشت کرتے ہوئے مصروف عمل
رہے رذائل بنیادی و مستحب ہوئے نیز علمی، فکری اور قلمی میدان
میں ہمیشہ فعال رہے ۱۹۵۷ء میں ادارہ کے صدر منتخب ہوئے۔ اور
آخری سانس تک اس کی صدارت اور سرپرستی فرمائی۔
جامعہ امامیہ انوار العلوم: اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے ۱۹۵۵ء میں شہر
الہ آباد میں جامعہ امامیہ انوار العلوم کا قیام فرمایا
ابوظہبی میں قیام: ۱۹۵۵ء سے ۱۹۹۵ء تک مستقل قیام
سفر: تقریباً ان تمام ممالک کا دورہ کیا ہے جہاں اپنی وداع مجانب اہلیت
آباد ہیں۔

پسماندگان: بہن - زوجہ - تین بیٹے - چار بیٹیاں
آخری مجلس: مجلس عاشورہ ۱۴۲۱ھ ابوظہبی
سرحلت: ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۵ اپریل ۲۰۰۰ء بروز شنبہ
ابوظہبی (امام بارگاہ مرکز حسینی)
نماز جنازہ: حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ صیب صاحب (ابوظہبی)
حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید علی عابد صاحب (الہ آباد)
تدفین: ۱۲ محرم ۱۴۲۱ھ قبرستان دریا یاد - الہ آباد
بعض اہم کتابیں: ترجمہ و تفسیر قرآن مجید، شرح شیخ البلاغہ،
ترجمہ و شرح صحیفہ کاملہ، ترجمہ اصول کافی، ترجمہ مفتاح الجنان،
مطالعہ قرآن، نقوش عصمت، ذکر و فکر، اصول و فروع، قرنی ہاشم
صحیفہ زہرا، ادعیہ امام زمانہ، اجتہاد و تقلید، بیاض کلیم،
کلام کلیم، سلام کلیم، پیام کلیم، (شعری مجموعہ)

﴿ صحيفة الزهراء (ج) ﴾

وَرَكَا تَكَ وَرَحْمَتِكَ، صَوْتِي، تَشْكُرُ إِلَيَّ الْوَيْلَ وَتَسْتَعِينُهُمْ
فِيهِ، وَلَا تَرُدَّنِي خَائِبًا، بِحَقِّ لَيْلَةِ الْآلِ، وَبِحَقِّ لَيْلَةِ الْآلِ
أَنْتَ، وَبِحَقِّ مُعْتَدٍ وَالْمُعْتَدِ، وَالْمَلِكِ كَذَا وَكَذَا يَا كَرِيمُ.

(۲۲) دعاؤھا

للخلاص من المهالك

روی اَنْ رجلاً كان محبوباً بالشام مدة طويلة مضطراً عليه.
فراى في منعه كان الزهراء (ع) فقلت له: ادع بهذا الدعاء.
فعمله و دعا به، فتخلص ورجع الى منزله. ومن:

اللَّهُمَّ بِحَقِّ النَّبِيِّ وَمَنْ عَلَيْهِ وَبِحَقِّ السُّوْحِيِّ وَمَنْ
أُوْحَاهُ، وَبِحَقِّ الشَّهِيدِ وَمَنْ تَبَّاهُ، وَبِحَقِّ الْوَيْلِ وَمَنْ بَنَاهُ.

يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، يَا جَامِعَ كُلِّ نَوْتٍ، يَا مُلْمِئِ
النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، صَلِّ عَلَيَّ مُعْتَدٍ وَالْمَلِكِ بِحَقِّهِ، وَإِيَّانَا

وَجَمِيعِ السُّلُوكِ وَبِحَقِّ الْوَيْلِ وَالْمَلِكِ وَالْمَلِكِ وَالْمَلِكِ وَالْمَلِكِ
وَمَنْ بَنَاهُ، فَرَجَا بَيْنَ عَيْنَيْكَ عَلِيًّا.

بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ مُعْتَدًا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ،
عَلَيَّ اللَّهُ عَلِيٌّ وَعَلِيٌّ ذُرِّيَّةُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَلَامٌ

تَسْلِيماً.

اور یہ وہ وقت ہے جس وقت تو نے اپنے اولیاء سے قبولیت کا وعدہ
کیا ہے لہذا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میری پریشانیوں کو اپنے
دستِ شفا سے محو کر دے اور میری طرف نگاہِ رحمت فرما اور مجھے اپنی وسیع
رحمت میں داخل کر لے۔

اور میری طرف اپنے کرم کا رخ کر دے جس کا رخ اسیر کی طرف ہو گیا
تو رہائی مل گئی اور گمراہ کی طرف ہو گیا تو ہدایت پا گیا۔

اور حیران و پریشان کی طرف ہو گیا تو حیرت سے آزادی مل گئی اور
فقیر کی طرف ہو گیا تو غمی ہو گیا اور ضعیف کی طرف ہو گیا تو قوی ہو گیا اور خوفزدہ پر
ہو گیا تو مومن ہو گیا۔

خدا سے اور اپنے دشمن کو میری ملاقات کا موقع نہ دینا اسے
صاحبِ جلال و اکرام۔

اسے وہ خدا جس کی حقیقت، حیثیت اور قدرت کو اس کے علاوہ
کوئی نہیں جانتا ہے۔ اسے وہ جس نے ہوا کو سارے روکا ہے اور زمین کو پانی
پر ٹھہرایا ہے اور اپنے لئے بہترین ناموں کو اختیار کیا ہے۔ اسے وہ خدا جس نے
اپنے لئے ہر اس نام کو اختیار کیا ہے جس سے دعا کرنے والوں کی حاجت کو پورا
کر دیتا ہے۔

میں تجھ سے تیرے ہی نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے پاس
اس سے زیادہ توی ترکوئی شفیع نہیں ہے اور تجھے محمد و آل محمد کے حق کا واسطہ دیتا
ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میری تمام حاجتوں کو پورا کر دے اور
حضرت محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین و آل محمد و جعفر و موسیٰ و علی و محمد و علی و حسن و
جعت قائم تک میری آواز کو پہنچا دے (ان سب پر تیری صلوات و رحمت)